وماھو بقول شاعر

شاہد عذرا عذار۔ دلبر لیلی رخسار۔ ارژنگ صور دلربائے عشق و محبت۔ گلدستۂ گلہائے متنوعۂ

توحید و نعت و منقبت

نزادۂ ابکار افکار پیر میخانۂ طریقت۔ ساقی عشرت کدۂ حقیقت۔ مرکز پرکار توحید۔ نقطۂ دائرۂ تفرید۔

ضیائے شمع وحدت۔ شمع بزم معرفت۔ برگزیدۂ انفس و آفاق۔ حضرت مولوی شاہ محمد دلدار علی صاحب

مذاق یعنی نور دیدۂ مشتاق۔ موسوم بہ

کلام دلدار علی مذاق

بہ تجلیۂ ترتیب۔ فخر الاماثل والافاضل۔ مرجع الکملا۔ محمودۃ الخصائل۔ ذو المجد العلی۔ والفخر الجلی۔

جناب مولوی محمد امتیاز علی۔ خلف الصدق و سجادہ نشین حضرت مصنف علام مرحوم مغفور

بشائستگی مساعی جمیلہ

[illegible] و نصف زادان جناب منشی محمد آغا جان صاحب لکھنوی مرید خاص حضرت مصنف

بکسمی طبع وکٹوریہ پریس [illegible] گردید

غزل

سچا ہے یہ بندہ نیازمند تیرا
نیاز کیا کرے مولا نیازمند تیرا

یہ نقد جان و دل اپنا ہی تجھ سے نذر و نیاز
کہ مال و زر نہیں رکھتا نیازمند تیرا

پڑے ہوں خاک میں سر ہیں نیاز کو کچھ
جھکائیں میں ہو سراپا نیازمند تیرا

ہو جو کے نذر وہ بہائے اشک قبول
بہائے آنکھوں سے دریا نیازمند تیرا

میں جان و دل سے ہوں اے نازنین تیری قربان
فدا ہی جی سے ہمیشہ نیازمند تیرا

جہاں ہے قدموں پہ ہر شے کا سر جھکا دیکھا
ہر ایک چیز کو پایا نیازمند تیرا

حضور میں ہو قبولیت یہ ہے مدح
یہ پیش کرتا ہی تحفہ نیازمند تیرا

قبول کیجیے مری اس نیازمندی کو
نیازمند ہوں تیرا نیازمند تیرا

کسلئے ہی بندہ نواز آپکا جو راز و نیاز
تو ناز کرتا ہی کیا کیا نیازمند تیرا

حلاوت دل و جان سے بنا کے لایا ہے
نیاز کے لیے حلوا نیازمند تیرا

سبھی زمانے میں شیریں ہے کلام مذاق
پڑھے ہے جو صفت لبوں کا نیازمند تیرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ

پڑہون مین بسم اللہ و الحمد مجہ سے حمد حمید کیا
صفات کیا ذات پاک کے ہون ہی سب اوسی ذات کا ظہورا
وہی احد ہی وہی ہی واحد وہی احمد ہی وہی نرالا
وہی ہی احمد وہی محمدؐ وہی سراہا گیا ہی سبکا
اوسکو پایا کبیر الاکبر ہی اکبر الاکبر اوس کا پایا
صفات مین پنجتن کے ہین عقول عشرہ مین مین کہون کیا
اونہین سے ہین شش جہت منور ہین انہین سے چودہ طبق ہین روشن
رسول سلطان جہان ہین خلیفہ چار اونکے رازدان ہین

وہی ہی حامد وہی ہی محمود اوسکو احمد نے ہی سراہا
وہ پاک ذات و صفات سے ہی وہی ہی ذات صفات اسما
ہی وحدہ لاشریک لاریب وہ فرید و وحید یکتا
اوسکو حمد و ثنا ہی لایق اوسکو صلّ علیٰ ہی زیبا
ہو العلی العظیم و اعظم ہو الجلیل الاجل و اعلے
کہ نور یکذات پانچ تن مین ہین کیون ہون ششدر جہت مین خمسا
ظہور نور محمدی مین ہوے جو بارہ امام پیدا
امیر اکبر امیر اعظم امیر اغنی امیر اعلیٰ

بزرگ ہین چاریار سرور ہوا ایک سے ایک افضل ہے — جو ایک اک ان مین سے ہے امیر ہے پیشوا امت نبی کا
یہی ہے تعریف انکی ہے حق نبی کے اصحاب ہین برحق — صحابہ کو حق نے ہے بخشا خدا ان سے راضی ہو صحابا

جو انبیا اور اولیا ہین شہید و صالح ملائکہ ہین
جو اہل ایمان باولا ہین مذاقؔ کو سب سے ہے تولا

سخن ہے ناخدا دیوان سفینہ بحر وحدت کا — روان اشعار کی بحرون سے اک طوفان ہے کثرت کا
نہتا کچھ امتیاز آلودہ دامن پاک دامن مین — سیہ کاری سے میری نور چمکا تیری عصمت کا
ہے نقل لوح محفوظ اپنے دیوان کا ہر اک صفحہ — وہی لکھتا ہون مین جو ہے نوشتہ کلک قدرت کا
لکھونگا لوح دل پر اب شہادت تیری وحدت کی — قلم ہاتھ آگیا ہے مجکو انگشت شہادت کا
اوسی اک اصل سے ہر فرع نکلی راست تو یون ہے — سمجھتا ایک ہی شجرہ ہون ہفتاد و دو ملت کا
بشکل آئنہ صورت نما ہے ریگ صحرائی — نظر آتا ہے ہر ذرہ مین نقشہ مہر طلعت کا
ہم اپنے قد کو بھی سمجھے ہین ہر ساعت وہی قامت — قیامت ہے کہ یان ہر دم ہے ہنگامہ قیامت کا
تصور ہے کسی صورت کا اوٹھتے بیٹھتے مجکو — اوٹھاتا ہون مین ہر اک انجمن مین لطف خلوت کا

مے دو آتشہ کو کفر و دین کی لے کے ساقی سے
مذاقؔ اک جام مین پی جا یہ مشرب ہے محبت کا

علیم توہی کلیم توہی سمیع تو ہے بصیر توہی — مراد کون و مکان توہی ہے مرید حیّ و قدیر توہی
توہی ہے ذات و صفات اسما توہی ہے ہر قول و فعل سبکا — محیط ہے تو بجملہ اشیا ہر ایک شے کا خبیر توہی
توہی ہے اول توہی ہے آخر توہی ہے باطن توہی ہے ظاہر — توہی ہے مظہر توہی مظاہر ظہور توہی ظہیر توہی

تو آگے پیچھے ہے دائیں بائیں تو نیچے اوپر تو باہر اندر ‏ ‏ تو جسم و جان ہے تو ہی جہان ہے جہان مین ضمیر تو ہے

ازل سے لے تا ابد ہے اے جان تو ہی الآن او کما کان ‏ ‏ ہے عرشی فرشی سے پاک سبحان ایک حبیب اسیر تو ہے

تو ہی ہے نے لے پردہ پر سے واللہ بدیدۂ دل ہے نور اللہ ‏ ‏ کھلی ہون یا بند ہون تجھین نظر ہے آتا تو بے نظیر تو ہے

تو ہی مکین ہے تو ہی مکان ہے تو آپ سیار لامکان ہے ‏ ‏ تو ہی ہے جان اور تو ہی جہان ہے جہان و جانکا منیر تو ہے

تو آپ ہے مشہود تو ہی شاہد تو ہی شہید اور شاہدہ ہے ‏ ‏ تو ذکر و شغل و مراقبہ ہے محیط جان دلپذیر تو ہے

تو ہی وجود و عدم ہے جانی تجھی سے ہے سبکی زندگانی ‏ ‏ تو ہی ہے اک جان دو جہانی بہر صغیر و کبیر تو ہے

تو لا تعین ہے اور تعین تو ہی ہے بے صورتی و صورت ‏ ‏ بمعنی نکتہ نواز تو ہی بہ لفظ پھر حرف گیر تو ہی

تو ہی ہے ہادی تو ہی مضل ہے تیرا سب اسلام و کفر ہے ظل ‏ ‏ ہے حکم سے تیرے حق و باطل شہنشہ ہے وزیر تو ہی

تو ہی ہے معبود تو ہی عابد تجھی سے ہے بندگی خدائی ‏ ‏ بشر کی امید و بیم تو ہی بشیر تو ہے نذیر تو ہی

بحول و قوۃ ہین آپ ہی کی یہ جنبشین اپنے دست و پا کی ‏ ‏ تجھی سے ہے لغزش پا پھر آپ ہی دستگیر تو ہی

تو ہی ہے مطلوب تو ہی طالب تو ہی طلب ہے تو ہی مطالب ‏ ‏ مرید و طالب کا تو ارادہ مراد پیر و فقیر تو ہی

تو ہی ہے مین اور تو ہی ہے تو اور تو ہی انا ہے تو ہی ہے انتا ‏ ‏ کلام ما و شما تو ہی ہے سب ان مین آن کی ضمیر تو ہی

تو ہی ہے ذوق علی علی تو ہی مذاق عشق تولا

تو ہی ہے ساقی تو ہی ہے مولا شراب خم غدیر تو ہی

ہے خدا سے یہ دعا ہر دم خدا کا ساتھ ہو ‏ ‏ ہر قدم پر سرور ہر دوسرا کا ساتھ ہو

جان و تن ہو نور اللہ و محمد کا ظہور ‏ ‏ جل و علے شانہ صلّ علے کا ساتھ ہو

ساتھ ہووے دین و دنیا مین رسول اللہ کا ‏ ‏ دونون عالم مین خدا کا مصطفےٰ کا ساتھ ہو

ساتھ ہو میرا نبی کا عترت قرآن کا
مصحفِ ناطق کلام کبریا کا ساتھ ہو

کام ہون دونون جہان کے خیر اور برکت کے ساتھ
دو جہان مین برکت خیر الوریٰ کا ساتھ ہو

ساتھ ہو اُنکا جو ساتھی ہون رسول اللہ کے
ساتھ اُن بندون کا ہو جنکا خدا کا ساتھ ہو

پنجتن بارہ امام اور چاردہ معصوم کا
چار یار جان نثار مصطفیٰ کا ساتھ ہو

ساتھ ہو حضرت کے آل اصحاب کا احباب کا
صالحین و انبیا و اولیا کا ساتھ ہو

خود معیت مین ہون خاصان و محبان خدا
جب حبیب خاص محبوب خدا کا ساتھ ہو

خیر سے جب وقت یارب خاتمہ بالخیر ہو
خاتم پیغمبران خیر الوریٰ کا ساتھ ہو

ساتھ ہون حضرت علیؑ حضرت حسنؑ حضرت حسینؑ
خاتمہ کے وقت حضرت فاطمہ کا ساتھ ہو

عشق مین شاہِ شہیدان کے شہادت ہو نصیب
میری قسمت مین شہید کربلا کا ساتھ ہو

یاالٰہی آئین جب دم قبر مین منکر نکیر
مین ہون تنہا محمد مصطفیٰ کا ساتھ ہو

خاک سے جب دمِ قیامت کو اُٹھون مین خاکسار
نور پاک بوتراب با صفا کا ساتھ ہو

حشر کے دن ہاتھ مین ہو دامن آلِ رسول
شافع روز جزا آل عبا کا ساتھ ہو

جسگھڑی اعمال تلنے کو ترازو ہو کھڑی
اپنا خاتون قیامت پارسا کا ساتھ ہو

جب لوا الحمد ہو مولا علی کے سر پہ تاج
حشر کے میدان مین سر الانبیا کا ساتھ ہو

ساتھ سکینون یتیمون اور اسیرون کے ہو حشر
مجمع محشر مین شاہِ ہل اتی کا ساتھ ہو

ہو وسے آسانی سے طے اُلدم مین راہِ الصراط
دو جہان کے رہنما مشکل کشا کا ساتھ ہو

پاس آل مصطفیٰ کے گھر ملے فردوس مین
یاالٰہی اہلبیتِ مجتبیٰ کا ساتھ ہو

ہووے محشر مین محمد کی شفاعت ساتھ
جنت الماوا مین دیدار خدا کا ساتھ ہو
ہو گئے باقی سے دلدار علیؑ ذوق و مذاق
ساقیٔ کوثر علیؑ ذوالعلا کا ساتھ ہو

عین عفو تو در نگاہ ہمہ
آستانِ تو سجدہ گاہ ہمہ
سر لطف تو سر براہ ہمہ
اے بدرماندگی پناہ ہمہ
کرم تست عذر خواہ ہمہ

کرتے ہین سالک رہِ وحدت
خاک پا ادنکی کل کی ہی عزت
قدم بوتراب سے بیعت
گرد نعلین رہروان رہت
شرفِ تکمۂ کلاہ ہمہ

ہون سیہ کار اور بادہ پرست
دھلے دفتر بدی کا سب یکدست
تیرے ابر کرم کی چھینٹ سے مست
قطرۂ آب رحمتِ تو بس است
شستنِ نامۂ سیاہ ہمہ

توہی واحد احد ہی وتر وصمد
چاہتا ہی مذاقؔ تجھ سے مدد
توہی پروردگار نیک و بد
خسروا تو پناہ می طلبد
اے پناہِ من و پناہ ہمہ

بخدا افضل ہو بندہ پہ جو تیرا مولے
آپکے ملنے سے ملتے ہین سبھی یا مولے
ہووے صاحب کے کرم سے ابھی بندہ مولی
تم جو ملجاؤ تو سب کچھ ملے عقبیٰ ہولے

دین کے ساتھ ملے دولت دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

عرش سے تحت سری تک ہے تو ہی تو موجود
کہتے ہیں عابد و معبود تجھے صاحب جود

احد و احمد حامد ہے محمدؐ ...
تجھ سے حاصل ہوں مرادیں دونوں جہاں کی ...

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

سرور کون و مکاں پشت و پناہ کونین
بہر زہرا و علی دو جگر و دل کا چین

میرے سلطان دو عالم ہیں یہ شاہ دارین
خوبیاں دونوں جہاں کی ملیں بہر حسنین

دین کے ساتھ ملے دولت دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

عابد و باقر و جعفر شہ کاظم و رضا
ہیں جو سردار دو عالم یہ امامِ دوسرا

تقی و شاہ نقی عسکری مہدی ہدیٰ
انکا صدقہ ہو بسر عیش سے دین و دنیا

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

صدق صدیقؓ کا صدقہ مری تصدیق بڑھا
کر غنی حضرتِ عثمان غنی کا صدقا

عدل فاروقؓ کا صدقہ شک و شبہات مٹا
حضرت شاہ کا صدقہ مجھے دو فقر و غنا

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے

مال و اولاد مجھے مثل انس کے ہو عطا

[illegible] کی دعا برکت تمنے جو لے شاہ امم — مال و اولاد انس کا ہوا افزون ہر دم
[illegible]یش و عشرت ملی دارین کی انکو باہم — یون ہی مین لئے جہان مین ہون بانازو نعم

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس کے ہو عطا

عبد رحمٰن کو دی آپنے جیسی ہو دعا — ویسی ہی میرے لئے ای شہِ عالی ہو دعا
جس طرح اپنے صحابی کے لئے دی ہو دعا — کچھ مرے حق مین بھی خیر و برکت کی ہو دعا

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس کے ہو عطا

آل و اولاد جو موجود ہے سب زندہ رہے — نیک اولاد بخیر و برکت اونکو دے
نسل قایم رہے پھر میری ہمیشہ آن سے — دائما جاری رہین فیض تری بخشش کے

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس کے ہو عطا

قرضداری سے سبکدوش کر دا بکی بار — زیر باری نہ رہے قرض ادا ہو یکبار
نہ غرض شاہ سے مجکو نہ گدا سے سروکار — عرض ہے اے شہ دارین یہی لیل و نہار

دین کے ساتھ ملے دولتِ دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس کے ہو عطا

ساتھ خیر و برکت کے ہو مری عمر دراز	عیش و عشرت سے کروں سیر حقیقت و مجاز
ہو وسے نہ سان وگمان غیب سے سامان اور ساز	قرض اور فرض ادا ہو مرا اے بندہ نواز

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رض کے ہو عطا

بارش ابر کرم سے ترے بدلے احوال	باغ دل پھولے پھلے جی ہو مرادیں بحال
مجھ سے نے برگ و نوا کو کرو خوشحال نہال	کیجیے حال فقیری میں شہا مالا مال

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رض کے ہو عطا

کس سے سائل ہوں سوا تیرے میں اے اہل سخا	نکہا تو نے کسی سے بھی کبھی حرف لا
میں بھی ہوں ای شہ دارین ترے در کا گدا	حرمت جاہ و جلال آل کا آپ کے صدقہ

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رض کے ہو عطا

یا مکرم نبی اللہ رسول اکرم	کرم اکرام ترا کیا کہوں اے شاہ امم
اے کریم ابن کریم اکرم آل ہاشم	اب تو بندہ پہ کچھ ایسا ہو شہا فضل و کرم

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس رض کے ہو عطا

تو وہ محسن ہے ادا ہو گا احسان تیرا	جان و دل اپنا تری آل کی حب میں فدا

دولتیں تیرے خزانہ سے ملی ہین کیا کیا — نقد ایمان اور اسلام اور احسان ملا

دین کے ساتھ ملے دولت دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

تیری سرکار ہے سلطان جہان عالی جاہ — مدح خوان ہون ترے دربار مین ای شاہنشاہ
ایسی سرکار سے پاوین صلہ خاطر خواہ — تیرے مداح کو مدحت کے صلہ مین للہ

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

ہے کریم اور سخی اور جواد آپ کی ذات — وصف کس منہ سے ہون کس کام و زبان سے ہون صفات
تجھکو کہتے ہین سب اک قبلہ عرض حاجات — عرض کرتا ہون ترے روبرو ایک بات کی بات

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

سرور و نکا ہے تو ہی سرور عالم سرتاج — دین و دنیا مین ترا صاحب سلطان ہے راج
تیرے ہی ہاتھ شہا مجھسے گدا کی ہے لاج — نہ رہون دونون جہانین مین کسیکا محتاج

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

خیر و برکت رہے ہووے نہ کوئی بد حرکت — نیک نیت رہے آفات سے ہو امنیت
مال و اولاد نہو فتنہ و شر و آفت — رزق اور مال مین ہووے مرے خیر و برکت

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

سب طرف پھر کے مین اب تیری طرف مائل ہون
کر شتابی سے تو غنی مجھے مین آئل ہون

بذل و احسان و سخاوت کا ترے قائل ہون
جلد کچھ دو مجھے لِللّٰہ مین اک سائل ہون

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

تم رکھو علم حقیقت سے جو ماہر مجکو
جسم اور جان سے رکھو طیّب و طاہر مجکو

ہون ظہور آپ ہی کا جملہ مظاہر مجکو
تم سے صحبت رہے باطن مین بظاہر مجکو

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

ذکر مولیٰ مین فراموش ہو سب جان جہان
دین کے کامون مین مضطر نہو ہر دم جی جان

فکر عقبیٰ کی نہ بھولون رہے قائم ایمان
دین و دنیا مین رہے دل کا مرے اطمینان

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

تم خوشی سے غم تقدیر کو میرے بدلو
تیرے اقبال سے ہو جلد فراغت مجکو

خوش نصیبی سے مری قسمتِ بد ہونیکو
تنگ آیا ہون خدا کے لیئے اب دیر نہو

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے

مال و اولاد مجھے مثلِ انسؓ کے ہو عطا

تیرا ہی دستِ شہادت ہی ترا دستِ غیب
تو ملا دستِ شہادت کہ ملا دستِ غیب
ہی کھلا دستِ شہادت تو ڈھکا دستِ غیب
کیمیا ہاتھ لگی خیر سے یا دستِ غیب

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثلِ انسؓ کے ہو عطا

مین گدا ہون ترا مادح تو شاہِ ممدوح
پاؤن گھر بیٹھے ہو رزقِ جسد رزقِ روح
تو ہی ہی فاتح و فتّاح درِ فتح و فتوح
رزقِ پاکیزہ کا دروازہ ہو مجھپر مفتوح

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثلِ انسؓ کے ہو عطا

یا نبیؐ تمکو قسم سیدہ مخدومہ کی
بڑھے خیر و برکت روزیِ مقسومہ کی
تمکو خاطر ہی بڑی عترتِ معصومہ کی
خیر خیرات مین سب اُمّتِ مرحومہ کی

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثلِ انسؓ کے ہو عطا

ہین جو محبوب و محب تیرے حبیب الرحمٰن
دونون محبوبونکا صدقہ کرو بذل و احسان
یعنی محبوب الٰہی و حبیبِ سُبحان
بخشدو مہر و محبّت سے مجھے دونون جہان

دین کے ساتھ ملے دولتِ دُنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثلِ انسؓ کے ہو عطا

مال پاکیزہ ملے خیر سے صالح اولاد
خوب ہو خاتمہ بالخیر دل اسدم ہو شاد
دین و دنیا مین رہے خیر و خوشی حسب مراد
رکھیئے دارین مین شاہا مجھے شاد و آباد

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس کے ہو عطا

اچھی صورت سے کہا تمنے طلب کر حاجت
وجہہ حاجت طلبی کی ہی یہہ اسے خوش خصلت
خوبصورت کوئی تمسا ہی نہ نیکو سیرت
دیجیئے دولت دارین بخیر و برکت

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

ازازل تا بہ ابد ہووے نہ دولت کا زوال
نعمتون سے رہے گھر بار مرا مالا مال
ملے ایمان اور اسلام اور احسان کا کمال
تندرست اور رہون خوش حال معہ اہل و عیال

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

دائم ایمان سلامت رہے ہر اک جا مین
رہے ثابت قدمی مجکو رہ مولے مین
دین و ایمان پہ قایم رہون مین دنیا مین
آبرو دین مین دنیا مین رہے عقبے مین

دین کے ساتھ ملے دولت دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

ہاتھ مٹی کو لگاؤن تو بنے سیم و زر
پارۂ خاک کو اکسیر بناؤن چھوکر

پاؤں پتھر پہ جو رکھدوں تو ہو پارس کیسر — آپ کی دولتِ پابوس میسر ہو اگر

دین کے ساتھ ملے دولتِ دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

بادشاہ دو جہاں شاہ زماں شاہِ زمین — دین و دنیا مجھے دلوائے شہ دین و دنیا
مانگوں میں تمسے دعا تم کہو آمین آمین — ہو دعا بندہ کی اللہ اجابت کے قرین

دین کے ساتھ ملے دولتِ دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

معجزہ ہیں لبِ جاں بخش میں کیا صلّ علےٰ — کام جاں پا کے کروں شکر ترا صلّ علےٰ
نام نامی پہ پڑھوں نام خدا صلّ علےٰ — جان و دل سے کہوں میں صلّ علیٰ صلّ علےٰ

دین کے ساتھ ملے دولتِ دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انسؓ کے ہو عطا

تو ہی معشوق تجھی سے ہے ظہور عشاق — تیرے ہی نور سے معمور ہیں انفس آفاق
ذوق اور شوق میں ہر دم رہے تیرا مشتاق — چھوڑ دے دل سے ترے عشق میں پھر سکو فراق

دین کے ساتھ ملے دولتِ دنیا مولے
مال و اولاد مجھے مثل انس کے ہو عطا

نعت شریف

نور و ظہور احمد احمد ہوا — حامد و محمود و محمّد ہوا

ظاہر احد سے ہوا احمدؐ کا نور
آپ وہ مطلق سے مقید ہوا

دفترِ توحید سے اُسکا نزول
صورت قرآن مجلّد ہوا

نکلا اُنہین حرفونسے ہر جزو و کل
وہ ہی مُرکّب وہی مفرد ہوا

ح سے احد کی جو مِلا میم حمد
مدح مین مجموعۂ احمدؐ ہوا

خلق سے لاکھون برس اوّل وہ نور
حمد مین مشغول جو بیحد ہوا

حق کی تجلّی سے ہوا پھر ظہور
جلوہ کنان نور محمدؐ ہوا

نورِ نبیؐ جلوۂ حسن قدیم
نور علی عاشقِ سرمد ہوا

نور علیؑ فاطمہؑ نورِ حسنؑ
نور حسینؑ اُس سے برآمد ہوا

چار طرف نور ہر اک یار کا
بیچ مین وہ نور خدا خود ہوا

پنجتنِ پاک کو جان ایک نور
لفظ دوئی یان نہین سرزد ہوا

حلم و حیا عدل و صداقت کا نور
زینتِ ہر گوشۂ مسند ہوا

گرد سب انوار نبیؐ و ولی
حلقہ مین اک نور کا وہ قد ہوا

نور ملک نے کیا اُسکا طواف
روحون کا وہ کعبۂ مقصد ہوا

نور سے پیدا ہوا نور و سرور
محفلِ انوار مین مولد ہوا

جان لیا خلق نے مقصودِ حق
روحون کا یون حاصلِ مقصد ہوا

جس نے کہ مانا اُسے مومن ہوا
جس نے نہ مانا وہی مرتد ہوا

نور سے معمور ہوئے دو جہان
نور سے ہر نیک ہوا بد ہوا

عبد ہوئے نور سے معبود کے ۔۔۔ نور سے ہر عابد و معبد ہوا
ارض و سما مین جو سما یا وہ نور ۔۔۔ شش جہت اک نور کا گنبد ہوا
خلق خدا نور سے نے لے انتہا ۔۔۔ ملک خدا نور سے بیحد ہوا
باعث ایجاد دو عالم مذاق ۔۔۔ عشق خدا حسن محمد ہوا

صلّ علیٰ نور و علیٰ آل نور
نور خدا نور کا مورد ہوا

احد احمد مجتبےٰ ہی محمد ۔۔۔ رسول خدا مصطفےٰ ہی محمد
عیان بندگی سے ہی اُسکی خدائی ۔۔۔ خداوند بندہ نما ہی محمد
مجھے نعت احمد مین حیرت ہی ہر دم ۔۔۔ مین حیران ہون کیا جانون کیا ہی محمد
وجودی شہودی ہین وحدت مین حیران ۔۔۔ ہی اللہ موجود یا ہی محمد
اسی نام سے مین پکارون خدا کو ۔۔۔ عجب نام نام خدا ہی محمد
بمعنی خدا ہی سراہا گیا ہی ۔۔۔ محمد خدا ہی خدا ہی محمد
محمد ہی شایان حمد و ثنا ہی ۔۔۔ سزاوار صلّ علیٰ ہی محمد
زمین آسمان جس سے روشن ہین دونون ۔۔۔ وہ اک نور بدر الدُجےٰ ہی محمد
نہین کوئی موجود ہر دو سرا مین ۔۔۔ خدا ایک ہی دوسرا ہی محمد
یہہ دونون ہین ایک اُنکو دو مت سمجھنا ۔۔۔ خدا باطن و ظاہرا ہی محمد
مین حق ہو کے پہنچا حقیقت کو اُسکی ۔۔۔ ہوا ہون تو مجھکو ملا ہی محمد

مجھے دو بدو ہو کے دیکھے نہ دیکھے
مری دید ہین جا بجا ہی محمد

شہنشاہ دین سید المرسلین ہی
شہ انبیا اولیا ہی محمد

ہین صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدر
وزیر اونکے اور بادشاہ ہی محمد

محمد علی ایک جان ہین دو قالب
علیؑ مصطفی مرتضی ہی محمد

بصورت بسیرت بظاہر بباطن
حسینؑ و حسنؑ فاطمہؓ ہی محمد

وہ عابد وہ باقر وہ جعفر محمد
وہ کاظم وہ موسی رضا ہی محمد

تقی و نقی عسکری بھی وہی ہی
وہ مہدی ہی ہادی ہدا ہی محمد

وہی ہادی و مہدی مہتدی ہی
ہدایت ہی نور الہدی ہی محمد

وہ محبوب سبحان و محبوب الہی
محب و حبیب خدا ہی محمد

کہین ہی وہ معشوق کی کبریائی
کہین عاشق کبریا ہی محمد

یہہ آنکھین تو بن دیکھے کب مانتی ہین
مرا دل تجھے جانتا ہی محمد

وہ صورت مجھے اپنی اے جان دکھلا
خدا جسپہ پیارا ہوا ہی محمد

ہی بندونکا تو ہی خداوند نعمت
سب انعام ہمپر ترا ہی محمد

جسے کہتے ہین سب کلام الہی
وہ تیری زبانی سنا ہی محمد

تجھی سے ہی پیدا و ناپید ہر شے
تو ہی ابتدا انتہا ہی محمد

تو ختم الرسل خاتم الانبیا ہی
ترے نام پر خاتمہ ہی محمد

حیات و ممات اور قبر و قیامت
ترے ساتھ ہو یہ دعا ہی محمد

توہی گور کی رات کا ہی اُجالا
توہی نور روزِ جزا ہی محمدؐ

ترا وصل جنت ترا ہجر دوزخ
ترہی دید دیدِ خدا ہی محمدؐ

جہانمین کسی سے نہ مین ملتجی ہون
یہہ تجھ سے مری التجا ہی محمدؐ

مری مشکلین ہونگی آسان تجھی سے
توہی میرا مشکل کشا ہی محمدؐ

محمدؐ سے ہی عاصیونکا سہارا
گنہگارون کا آسرا ہی محمدؐ

تہین اوّل آخر ہو ظاہر ہو باطن
یہہ سارا ظہور آپ کا ہی محمدؐ

مقام فنا فی الرّسول اب کھلا ہی
بہر شان جلوہ نما ہی محمدؐ

توہی اپنا مداح ہی توہی ممدوح
توہی مدح توہی صلا ہی محمدؐ

مئی معرفت سے ہون مست اور مدہوش
مزے مین مذاق آپ کا ہی محمدؐ

جو کہ ناپیدا تھا پیدا ہوگیا
ظاہرا بندہ خدا کا ہوگیا

ہوگئی ظاہر خدائی بندگی
سب خدائی کا ظہورا ہوگیا

خاک کا پہنچا دماغ افلاک پر
وہ زمین پر سر بسجدہ ہوگیا

آسمان سے ہوگئی اعلی زمین
فرش اب عرشِ معلی ہوگیا

آگیا میمِ محبت درمیان
میم سے احمد احد کا ہوگیا

سب ظہورِ ذات و اسمار صفات
نور احمد سے نہ کیا کیا ہوگیا

ہوگیا روپوش احمد مین احد
میم کے گھونگھٹ سے پردا ہوگیا

ہی رخ محبوب در پردہ عیان
ظاہر اس پردہ سے مکھڑا ہوگیا

یہ عجب پردہ برائے نام ہی
کام در پردہ ہمارا ہوگیا

دو جہان اسکے تماشائی ہوئے
ماشاء اللہ اک تماشا ہوگیا

یہ طلسمات الہی دیکھکر
اللہ اللہ اک اچنبا ہوگیا

معرفت مین اسکی حیران ہون مذاق
مین عجب حیرت زدہ سا ہوگیا

خلق مین آٹھون پہر مولود کی ہی دھوم دھام
رات دن شام وسحر مولود کی ہی دھوم دھام

شرق سے لے غرب تک روشن منور ہی جہان
دیکھ ای شمس وقمر مولود کی ہی دھوم دھام

آنکھین جب انسان کی نور معرفت سے کھل گئین
اوسکی منظور نظر مولود کی ہی دھوم دھام

ہی ازل سے تا ابد ہنگامہ نور ظہور
دیکھ آنکھین کھولکر مولود کی ہی دھوم دھام

شور وغوغے پڑ رہی خلق عالم ہژدہ ہزار
ہر صدا پر کان دھر مولود کی ہی دھوم دھام

ہوگیا کر کور وکر تو دلمین سوچ آٹھون پہر
شش جہت مین غور کر مولود کی ہی دھوم دھام

پنبۂ غفلت کو گوش ہوش سے باہر نکال
ہوش مین ہو بیخبر مولود کی ہی دھوم دھام

جابجا دو مین بہی ہین جتنے مخلوقات مین
ہر جگہہ نوع دگر مولود کی ہی دھوم دھام

دمبدم پیدا ہیا ہین ہوتی ہی خلق خدا
ہر دم اک مولود پر مولود کی ہی دھوم دھام

ہی سبب سبکی ولادت کا وہ مولود کبیر
اس ابوالاکبر سے ہر مولود کی ہی دھوم دھام

ہو رہی ہین گھر نگر مین شادیان آبادیان
باہر اندر گھر بگھر مولود کی ہی دھوم دھام

ہے ہر اک آواز پر مولود خوانی کا سماں ہر نوا و ساز پر مولود کی ہے دھوم دھام
گلشنِ نیرنگ میں آوازِ نگارنگ ہے کر رہا ہر جانور مولود کی ہے دھوم دھام
بلبل و قمری کا شور و غل مبارکباد ہے ہر گل و شمشاد پر مولود کی ہے دھوم دھام
کرتے ہیں تسبیح حیوان و جمادات و نبات جھومتے ہیں سب شجر مولود کی ہے دھوم دھام
برسے ہے بارانِ رحمت آئی بادل جھوم جھوم ایکی باری جوش پر مولود کی ہے دھوم دھام
جانور آپس میں دیتے ہیں خبر مولود کی آدمی ہو بے خبر مولود کی ہے دھوم دھام
خوش ہیں سارے جانور جوشاں خروشاں خشک و تر شادمان ہیں بحر و بر مولود کی ہے دھوم دھام
ماہ سے ماہی تلک اور فرش سے لے عرش تک جملہ عالم میں مگر مولود کی ہے دھوم دھام
تجکو ہر شئے دے رہی ہے خوش خبر میلاد کی تو بھی لے غافل خبر مولود کی ہے دھوم دھام
جسکو امت کی خوشی کی ہو خوشی اور غم کا غم تو خوشی اسکی بھی کر مولود کی ہے دھوم دھام
ہو کے انسان شادیِ مولود پر غصے میں ہو بنکے شیطان غم نکر مولود کی ہے دھوم دھام
تیرے غصے سے تجھی پر ہے خدا کا اک غضب ہم ہیں خوش تو نوحہ کر مولود کی ہے دھوم دھام
ڈر خدا سے تو بھی کر منکر خوشی مولود کی مت غضب سے ہو نڈر مولود کی ہے دھوم دھام
ہو کے ناخوش جس طرح شیطان پہاڑوں میں چھپا چھپ تو گھاٹی ڈھونڈھ کر مولود کی ہے دھوم دھام
قبر کہنہ میں کسی لحد کی چھپ رہ مردہ دل بھاگ جا گھر چھوڑ کر مولود کی ہے دھوم دھام
اس خوشی سے بولہب کا ہو گیا کمتر عذاب دوزخی میں اسقدر مولود کی ہے دھوم دھام
بولہب کے رشک سے جلتے ہیں ناری دوزخی گرما گرمی پر مگر مولود کی ہے دھوم دھام

مثلِ شیطان بحر و بر مین پھرتا ہی خانہ خراب
تیرے ہمسایون کے گھر مولود کی ہی دھوم دھام

خرچ کرتے ہین مسلمان اس خوشی مین مال و زر
تیرا کافر کیا ضرر مولود کی ہی دھوم دھام

نفع کیا ہمین ضرر پائیگا ای مناع خیر
منع سے کرنا حذر مولود کی ہی دھوم دھام

جیتے جی ہم تو نہ چھوڑینگے خوشی مولود کی
تو غم و غصہ مین مر مولود کی ہی دھوم دھام

گو موجد بنکے مشرک مانع مولود ہی
کلمہ گو یون نہین مگر مولود کی ہی دھوم دھام

محفلِ مولود ہوتی ہی خدا کے فضل سے
خود بخود کر یا نہ کر مولود کی ہی دھوم دھام

آتے ہین خیر البشر یہ جانکر از راہ خیر
کرتا ہر فرد بشر مولود کی ہی دھوم دھام

بہر تعظیم اٹھ کھڑا ہو سجدہ شکرانہ کر
سر جھکا دے خاک پر مولود کی ہی دھوم دھام

کافر و مشرک کی تعظیمون کو ہوتا ہی کھڑا
اٹھ کے یان تعظیم کر مولود کی ہی دھوم دھام

نور احمد کے سبب آدمؑ تھے مسجود ملک
اوس طرف جھک جا جدھر مولود کی ہی دھوم دھام

نے ادب بیٹھا کھلے بندون ہی اٹھ تعظیم کو
رہ کھڑا باندھے کمر مولود کی ہی دھوم دھام

بیٹھ منکر ہم ہین قائم مجلسِ مولود مین
تو پڑا انکار کر مولود کی ہی دھوم دھام

اس جہان مین منکرون پر آتی رحمت سے بلا
رحمتِ عالم کی پر مولود کی ہی دھوم دھام

فکر کر چارون کتابون مین ہی پیدایش کا ذکر
چار مذہب مین مگر مولود کی ہی دھوم دھام

دیکھ لے لا اقسم مین والدٍ اور ما ولد
اس قسم سے جلوہ گر مولود کی ہی دھوم دھام

ہین جو عبد اللہ والد تو رسول اللہ ولد
اللہ اللہ کس قدر مولود کی ہی دھوم دھام

والد و مولود کی خالق نے کھائی ہی قسم
خلقتِ والد پہ پر مولود کی ہی دھوم دھام

اس بشارت سے ہین گر آدم بنی آدم مراد
لو البشر خیر البشر مولود کی ہے دھوم دھام

سیدِ اولاد آدم وہ ہے اُسکی آل سے
ماولد سے اُسکی ہر مولود کی ہے دھوم دھام

ہے بہر صورت اُسی کا عالم آدم مین ظہور
ظاہرا ہر شکل پر مولود کی ہے دھوم دھام

آدم و حوا سے لیکر آپکے مان باپ تک
[illegible] کس وضع پر مولود کی ہے دھوم دھام

حال پیدایش سراسر ہے صحیفون مین لکھا
سب کتب مین سربسر مولود کی ہے دھوم دھام

شہرہ تھا قبل از ولادت صاحبِ لولاک کا
بعد پیدا اشتہر مولود کی ہے دھوم دھام

مخبرِ صادق نے دی مولود کی اپنے خبر
تو ہے کاذب بیخبر مولود کی ہے دھوم دھام

اُسکے مولد سے بڑہی مکہ کی قدر و منزلت
گھر گھر اُسکے کسقدر مولود کی ہے دھوم دھام

لات و عزیٰ سر کے بل کعبہ مین دہم سے گر پڑے
سرنگون مین زور پر مولود کی ہے دھوم دھام

ٹوٹا سر پھوٹا محل کسری کا ہو کر پاش پاش
کر رہے [illegible] نور و در مولود کی ہے دھوم دھام

ہو گیا دریا ساوہ اور سماوہ خشک و تر
اب [illegible] جاری مگر مولود کی ہے دھوم دھام

سجدۂ شکرانہ کرنے کو ہے بیت اللہ خم
[illegible] ہے ہین بام و در مولود کی ہے دھوم دھام

گھر مین عبداللہ کے پیدا ہوا بیٹا سپوت
آمنہ بی بی کے گھر مولود کی ہے دھوم دھام

آسیہ مریم ہین حاضر ہاجرہ اور سارہ
[illegible] خوش خبر مولود کی ہے دھوم دھام

مولدِ خیر البشر مین جمع ہین حور و ملک
[illegible] بجشن جن و بشر مولود کی ہے دھوم دھام

حورین گائین آمنہ دلہن کی زچہ گیریان
جنتی الحان پر مولود کی ہے دھوم دھام

محفلِ مولود مین ہے اُن لب و دندان کا وصف
[illegible] سخن لعل و گہر مولود کی ہے دھوم دھام

دائیان اور مائیان خلقِ خدا کی ہین ہم — چل حلیمہ جلد تر مولود کی ہے دھوم دھام

کہہ کے قُم قُم یا حبیبی کہہ تمام جبرئیل — لوریان دے آنکر مولود کی ہے دھوم دھام

خیر خیرات اوسکی آل اولاد صالح مانگ لے — یہ دعا اِسوقت کر مولود کی ہے دھوم دھام

دولتِ دُنیا و دین لُوٹو خوشی سے ای مذاق — لٹ رہا ہی مال و زر مولود کی ہے دھوم دھام

ہو درودِ خالق و مخلوق ازل سے تا ابد
اُسپہ اُسکی آل پر مولود کی ہے دھوم دھام

ہے عروجِ ماہ سے مولود خوانی اِن دنون — روز افزون ہے خدا کی مہربانی اِن دنون

جسقدر ہو رات دن حضرت پہ ہم بھیجین درود — کیا ہوا اِن روزونکی ہم سے قدردانی اِن دنون

کیون نہ بارہ دن ہون بارہ سو مہینون سے بزرگ — بڑھ گیا فضلِ مہ و سال زمانی اِن دنون

بڑھ چلے اُس ساعت کو بارہ لاکھ سو برسون سے جان — جسگھڑی پیدا ہوئے وہ جانِ جانی اِن دنون

ہر عمل مین پائے ہر دم نیکیان بارہ کرور — کر تو اعمالِ نکو ہر لحظہ جانی اِن دنون

کر عبادت پڑھ کے بارہ روز مولودِ شریف — گر ہو بارہ گو نہ ہر طاعت بڑہانی اِن دنون

پڑھ مناقب روز محبوبِ خدا کی شان مین — ذکر ہولے ہے محبت کی نشانی اِن دنون

رکھہ بجان و دل تو ان روزون کو مہمانِ عزیز — یوسفِ مصری کی کرلے میزبانی اِن دنون

اِن دنون مین خیر سے اوسپر فدا کر جان و مال — خیر اور خیرات کر جانی و مالی اِن دنون

ذکر کر وار الامانِ آمنہ کا روز و شب — یاد رکھہ دولت سرای اُمہانی اِن دنون

رات دن مولود اور معراج کا کر تذکرہ — ہے عروجِ اہلِ دل ذکرِ زبانی اِن دنون

آئے دن حضرت کے اگلے مرسلین کے دن گئے
کیجئے ختم الرسل کی مدح خوانی ان دنون

روز مولود آئے سارے مردہ دل زندہ ہوئے
از سرِ نو ہو گئی پھر زندگانی ان دنون

ہو گئی آخر خریف آئی ربیع الاوّلین
تازہ پیری مین ہوا عشقِ جوانی ان دنون

حسن محبوبِ خدا کا روز سُن قصہ نیا
قصہ یوسف کا سمجھ کہنہ کہانی ان دنون

دُرِ دریاے نبوّت نعت کا ہی ہر سخن
نقطہ ہر لفظ ہی بحرِ معانی ان دنون

دمبدم ہر روز پیغمبر خدا کے روبرو
بھیجئے پیغام جان و دل کی زبانی ان دنون

نعت مین بیتین بنالین وہ سخنور آج کل
جنکو جنت مین عمارت ہو بنانی ان دنون

بن پڑیگی اونکی مجلس مین بنے گی روز حشر
جو کہ اس جلسے کے ہین بانی مبانی ان دنون

رات دن ہون شوق دیدارِ شہِ دین مین فنا
ہی نظر مین ہیچ سب دنیاے فانی ان دنون

روز افزون عشق اُس محبوب لاثانی کا ہی
ہر محب اپنا نہین رکھتا ہی ثانی ان دنون

دور ہی روزانہ شب مولود خوانی کا مذاق
بس یہی ہی ذوق روزانی شبانی ان دنون

محفلِ مولود کی تدبیر ہی
جو یہان حاضر ہو خوش تقدیر ہی

خاکسار اُسکے شرف سے ہین غنی
ذکر مولودِ شریف اکسیر ہی

سلسلہ اوسکے نسب کا از ازل
تا ابد اک نور کی زنجیر ہی

حضرتِ آدم سے عبد اللہ تک
جلوہ گر اُس نور کی تنویر ہی

آدم اک خاکا ہی اُس تصویر کا
وہ سراپا نور کی تصویر ہی

صورت اوسکی بو... سیرت اوس قرآن کی تفسیر ہی
بات بات اوسکی کلام... اللہ اللہ کچھ عجب تقریر ہی
آیا اس دن مین زما... پیر کا دن سب دنونکا پیر ہی
پیر و مرشد خلق کا... خوش ہر اک طفل و جوان و پیر ہی
سال بھر رہتا ہی... محفل مولود پر تاثیر ہی
سال بھر کیا عمر بھر... ظاہر اک تاثیر پر تاثیر ہی
روز مولد سے بصد... روز افزون عزت و توقیر ہی
ہر بلا سے جی کو ہی امن... آہنہ جاسے کی یہ تاثیر ہی
ہی شب قدر اوسکی پہ... جاگ لے چمکی تری تقدیر ہی
لے خوشی سے دلکی منہ ما... خوش ہو پڑہ مولود کیون دلگیر ہی
خیر سے مولود مین تقد... بہر کار خیر کیون تاخیر ہی
گھر بھرا رہتا ہی آل او... مجلس میلاد پر تاثیر ہی
جس مکانمین ہو خوشی... خوش بنا وہ گھر ہی خوش تعمیر ہی
ہو جہان نور و ظہور اس... وان عیان تنویر پر تنویر ہی
ہی فرشتونسے بھرا وہ... نور سے معمور وہ تعمیر ہی
ہین فرشتونمین فرشتے... حاضر مولود کی توقیر ہی
جسکا دل مولود سے ہو... باغ جنت اوسکی بس جاگیر ہی

سب قصور اوسکے ہین جنت کے قصور
قصر جنت اوسکی پر تقصیر ہی

اس خوشی سے شہ کی عالم شاد ہی
شاد ہی مولود عالمگیر ہی

ہی شہ کونین کے دامن مین ہاتھ
حشر مین کون اب گریبان گیر ہی

گیسوی سرور کا سودا سر مین ہو
سرنوشت اپنی یہی تحریر ہی

عشق احمد مین گریبان پھاڑتے
شرم عصیان ہمکو دامنگیر ہی

ہی مری غفلت کی ہشیاری وہی
خواب کی میری وہی تعبیر ہی

دیدۂ و دل مین ہی صورت کا خیال
وہ تصور ہی وہی تصویر ہی

چومے ہاتھ اس شہ کے شیرین کوہکن
اونگلیون سے جاری جوی شیر ہی

چاند اک انگلی سے دو ٹکرے کیا
ہاتھ مین اعجاز کی شمشیر ہی

پھیرتے ہی ہاتھ منہ ہو چاند سا
کب ید بیضا مین یہ تنویر ہی

سنگریزی مثل موسی ہو کلیم
دست موسی مین یہ کب تاثیر ہی

ہو ید بیضا بھی جس سے دست پیچ
وہ ید اللہ دست پر تنویر ہی

قوت بازو ید اللہ اسد
بھائی اسکا شاہ خیبر گیر ہی

خادمہ دخت سلیمان جنکی ہی
بی بی مخدومہ کی وہ توقیر ہی

شافع ہر دو سرا روز جزا
ایک شبر دوسرا شبیر ہی

ہین جو قرآن کے مفسر اہلبیت
مصحف اہل بیت کی تفسیر ہی

پنجتن برحق ہین مطلق پاک ذات
اونکے حق مین آیۂ تطہیر ہی

چار قل قرآن کے چار تن یار ہین
لا کلام اونکی بڑہی توقیر ہی

نعت مین ہی بامذاق اپنا کلام
واہ کیا صل علی تقریر ہی

یون تو پڑھ لین گے بہر حال خوشی کرنیکو
تیرے محبوب کا احوال خوشی کرنے کو

یا الہی غم و اندوہ سے ہو ہمکو نجات
اوسکے مولود کی ہر سال خوشی کرنے کو

پیچ سے دام بلا کے ہو مجھے چھٹکارا
چھوڑ دے دم مین یہ جنجال خوشی کرنے کو

بزم عشرت مین ہی حاضر بسر و چشم و بجان
عین غم مین دل پامال خوشی کرنے کو

آپ نے آپ کری اپنی ولادت کی خوشی
کہا مولد کا سب احوال خوشی کرنے کو

اپنے مولود کی کرتے تھے خوشی پیر کے دن
روزہ رکھتے تھے وہ ہر سال خوشی کرنے کو

اے خوشا محفل مولود کہ آتے ہین رسول
معہ اصحاب و معہ آل خوشی کرنے کو

لائے تشریف شریف اپنی بصد جاہ و جلال
خود بدولت بصد اقبال خوشی کرنے کو

صاحب خلق عظیم آئے بخوش اخلاقی
خوش قد و خوش خد و خوش خال خوشی کرنے کو

آئے مولد مین نبی اور ولی غوث و قطب
جملہ اوتاد اور ابدال خوشی کرنے کو

حاضر مجلس مولود ہین حورین پریان
پہنے پوشاکین ہری لال خوشی کرنے کو

حورین ہین شادی مولد کی تری ڈومنیان
بنے غلمان ترے قوال خوشی کرنے کو

جمع مولد مین ہین آ شافع ہر نیک و بد
نیک اعمال و بد افعال خوشی کرنے کو

کرتے مولود ترا اے غربا پرور خلق
سب غریب اور ہین کنگال خوشی کرنے کو

خوش ہین سب عالم نیرنگ ہر اک عالم ہین
ہی بہر رنگ بہر حال خوشی کرنے کو

اوڑتے ہین روضہ اقدس پہ طیور قدسی
کھولکر اپنے پر و بال خوشی کرنے کو

تجھ سے اے سیّد عالم ہی جہان شاد آباد
سب جہان ہی تری فی الحال خوشی کرنے کو

پڑھ درود اور سلام اپنے نبی پر ہر روز
ہر شب و ہر مہ و ہر سال خوشی کرنے کو

خوش نصیب اونکا جو مولود کی شادی ہین فلّاقؔ
خرچ کرتے ہین زر و مال خوشی کرنے کو

منور ہی جو گھر باہر رسول اللہ آتے ہین
ہی مولود آجکل گھر گھر رسول اللہ آتے ہین

کرم فرماتے ہین شاہِ عرب ہندی غلامون پر
عرب کے ملک سے چلکر رسول اللہ آتے ہین

علیؑ و فاطمہؑ شبیرؑ و شبرؑ کو امامون کو
سب آل اصحاب کو لیکر رسول اللہ آتے ہین

محمدؐ بیچ ہین چارون طرف ہین چار یار اونکے
ستارون ہین مہِ انور رسول اللہ آتے ہین

سراپا نور عمامہ عبا تہمد ہی نورانی
وہ اوڑھے نور کی چادر رسول اللہ آتے ہین

ملائک انبیاء و مرسلین اونکی جلو مین ہین
نبی اللہ پیغمبر رسول اللہ آتے ہین

کھڑے ہین انبیاء و مرسلین اونکی سلامی کو
کرو تم بھی سلام اٹھکر رسول اللہ آتے ہین

پڑھو اے اہلِ محفل الصلوٰۃ والسلام علیک
صلوٰتین سب کہو ملکر رسول اللہ آتے ہین

صدائین مرحبا صل علی کی آئین کانونمین
یہ جانا دل نے سن سنکر رسول اللہ آتے ہین

مکین لامکان کی اس مکان مین آمد آمد ہی
خدا کی شان میرے گھر رسول اللہ آتے ہین

حضورِ احمد مرسل ہین کیا تحفہ کرون حاضر
کرون کیا پیشکش لاکر رسول اللہ آتے ہین

تکون ہون شش جہت جاؤن کدہر پہنچ سوائی کو
کھڑا ہون پیش ور ششدر رسول اللہ آتے ہین

نشانِ پاے پاک اونکا بناؤن سجدہ گہہ اپنی
رکھون نقشِ قدم سر پر رسول اللہ آتے ہین

یہ ہی اللہ اکبر محفلِ مولود کا رتبہ
نبیِ خالق اکبر رسول اللہ آتے ہین

خدا کے نور کی ہی روشنی مولود کی شب مین
یہ روشن ہی خدائی پر رسول اللہ آتے ہین

وہ یان حاضر ہون جنکو بخشوانا ہوگنا ہونکا
محمد شافعِ محشر رسول اللہ آتے ہین

تکلف برطرف تکلیف دنیا کا گیا سب غم
پڑہو مولود خوش ہوکر رسول اللہ آتے ہین

مذاقِ اِسجا پیالے چل رہے ہین آب کوثر کے
جنابِ ساقیِ کوثر رسول اللہ آتے ہین

محبت سے نورِ جنابِ الٰہی
ہوا نور حضرت رسالت پناہی

اوسی نور سے نکلین روحین فرشتے
رسالت پہ دی اوسکی سب نے گواہی

نبی وولی مومن وکافراوس سے
ہوے دم مین پیدا بامر الٰہی

اوسی نور سے نکلے اقرار و انکار
جزا اور سزا اور اوامر نواہی

اوسی نور سے دوست دشمن کی خاطر
بنائی جو کچھ جنّت ونار چاہی

بنے نور سے خاک وافلاک وانجم
منوّر ہوئے ماہ سے تا بماہی

اوسی زلف ورخ سے ہوا صاف ظاہر
اندہیرا اوجالا سفیدی سیاہی

محمدؐ ہی محمود حق دوسرا ہی
ہر اک سیرت اور صورت اوسکی سراہی

مین حامد ہون محمود کا للہ الحمد
ثناے محمدؐ ہی حمد خدا ہی

عجب ہی بلا عین احمد بلا میم ۔ منہ اوسکا بعینہ ہی وجہ الٰہی

جہان تک خدا کی خدائی ہی صاحب ۔ وہان تک محمد کی ہی بادشاہی

بنا بندہ اللہ عز و جل کا ۔ محمد نبی صاحب عز و جاہی

کہون کس طرح اسکی وصف کما کان ۔ بیان کیونکہ اوصاف ہووین کماہی

ابو الاکبر و کعبہ دو جہان ہی ۔ وہی عالم آدم کا ہی قبلہ گاہی

ہین محکوم ہژدہ ہزار عالم اوسکے ۔ اوسی شاہ کی شش جہت مین ہی شاہی

اوسیکا ہی خلوت مین جلوت مین جلوہ ۔ اوسی کی ہی جلوہ گری جلوہ گاہی

مذاق آگئے عرش سے جانب فرش
وہ کرتے ہوئے سیر ملک الٰہی

وہ ہوتے ہوے سارے عالم مین آئے ۔ وہ جان جہان جسم آدم مین آئے

پھر آدم سے عبد اللہ اور آمنہ تک ۔ دکھاتے ہوئے معجزے دم مین آئے

تفاخر ہی اولاد کو مطلب کی ۔ وہ فخر عرب آل ہاشم مین آئے

بڑی ہو گئی ان سے تعظیم مکہ ۔ وہ شہر معظم مکرم مین آئے

بھر شکل ظاہر وہ صورت دکھانے ۔ عجب شکل نور مجسم مین آئے

بجاہ و حشم پیر و مرشد جہان کے ۔ جو انانہ طفلی کے عالم مین آئے

خزاں دخزان جا چکی جب چمن سے ۔ ربیع بہارین کے موسم مین آئے

گیا غم کہ خیر الامم ہو گئے ہم ۔ وہ خیر البشر خیر سے ہم مین آئے

جماعت فرشتوں کی آئی خوشی میں
لگا لے گئے جو کہ بزم نبی سے
خوشی رنج و راحت میں ہو لودگی ہو

گردشیں یا میں سبھی غم میں آئے
وہ جنت سے نکلے جو ہم میں آئے
یہی ذکر یہ شادی غم میں آئے

مذاق آئیں وہ خیر سے میں قدم لوں
مزہ مرحبا خیر مقدم میں آئے

بہ امن و امان ملک دنیا میں آئے
صلوٰۃ اور سلام اونکو از بہر تعظیم
درود ان پہ ہر دم ہو یارب ابد تک
کہا امتی امتی ہو کے پیدا
شفیع الامم رحمت عالمین ہیں
صراحی سیمین و طشت زمرد
نہا دھو چکے آب کوثر سے جس دم
ہوئی آسیا لے کے دستار حاضر
بندھی فرق انور پہ جب سبز پگڑی
ملیں آکے خوشبوئیاں ہاجرہ نے
طبق زر کا لائیں نچھاور کو حوا
سراپا کی سارہ ہاجرہ نے

وہ جان جہان آمنہ جی سے کہ جائے
کھڑے ہو کے ہر اک بلائیں سنائے
ازل سے وہ امت کا دم بھرتے آئے
گنہ اپنی امت کے سب بخشوائے
گئیں زحمتیں رحمت عالم آئے
فرشتے نہلانے کو جنت سے لائے
تو رضوان نے خلق بہشتی پہنائے
کہ تا فرق اقدس پہ پگڑی بندھائے
تو یکسر خضر کے بھی طوطے اڑائے
عجب عطر جنت میں کپڑے بسائے
تو مولد میں جنت کے تحفے لٹائے
بلائیں لیں اور ہاتھ سر پر پھرائے

اونہین خلد سے دیکھنے آئین مریم — رہین دیکھتی غور سے سر جھکائے
جنہین جیتے جی بیت اقدس مین دیکھا — وہ انوار مکہ مین مریم نے پائے
ملائک مقرب جھلین اونکو پنکھا — قریب آکے جبریل جھولا جھلائے
غلامانہ جن و پری حور و غلمان — کمر باندھے خدمت مین سب حاضر آئے
کوئی عود اگر کو انگیٹھی مین سلگائے — کوئی چونری اور کوئی پنکھا ہلائے
زیارت سے فارغ ہوئے جب فرشتے — تو دیکھ آنے انسان اپنے پرائے
حلیم و کریم آپ پیدا ہوئے ہین — حلیمہ اونہین دودھ آکر پلائے
ہو اصاحب عدل و انصاف پیدا — نہ ظالم کوئی تا کسیکو ستائے
ہین مان آمنہ اور حلیمہ ہین دائی — کھلائی نبی ام ایمن کہائے
دل و جان سے ہو مطلب اونکا طالب — ابو طالب اونکی طلب جی مین لائے
بصد ناز و نعمت ابو طالب اونکو — کرے پرورش دل کا مطلوب پائے
اونہین حق سے بیٹا علیؑ ولی سا — نبی حق خدمت مین اپنے دلائے
بڑا خاندان ہے وہ عالی و اعلےٰ — محمدؐ - علیؑ جس گھرانے مین آئے
خدائی کو نور نبی و ولی نے — نبوت ولایت کے جلوے دکھائے
خود آیا وہ تنزیہ سے سوئے تشبیہ — کہ عرشی و فرشی کو صورت دکھائے
احد عرش پر آسمانون مین احمد — زمینون مین ہو کر محمدؐ پھر آئے

پہر شان و ہر آن ہر دم مزے سے

مذاقؔ اونکو صلّ علے کہہ سنائے

صدف مین رحم مادر کے عجب دُرِّ یتیم آیا
وہ دُرِّ بے بہا خلقت مین با خلقِ عظیم آیا

وصال رحمتِ عالم سے عبد اللہ جیتے تھے
ہوئے مرحوم مان کے رحم مین جب وہ رحیم آیا

قدم باہر رکھا سترِ قدم نے رحم مادر سے
پدر کے حادثہ کے بعد وہ نورِ قدیم آیا

کہ بعد از چہ ہزار اور پانسو پچاس برسون کے
پس از آدم وہ اس عالم کا حاکم او حکیم آیا

ارادہ اور قدرت علم و حکمت آ کے ظاہر کی
سمیع آیا بصیر آیا کلیم آیا علیم آیا

جمادِ اخرین کو پیٹ مین مان کے اقامت کی
ربیع اولین سب مقامون کا مقیم آیا

حمل مین نو مہینے رشکِ مہر و ماہ کے گذرے
مجسم نور جان سے ہو کے اک نورِ جسیم آیا

بوقتِ صبحِ صادق پیر کے دن بارھوین تاریخ
کہو اللہ بسم اللہ رحمن و رحیم آیا

اٹھین تعظیم نورِ پاک کو سب عرشی و فرشی
جہان مین وہ شہِ لولاک با شانِ عظیم آیا

مسلمانو یہ دن جانو مبارک اور سلامت کا
سلامت با کرامت صاحبِ قلبِ سلیم آیا

ہوا سب فرش و عرش و لامکان جس نور سے معمور
وہ روشن کرنے اسدم کعبۂ دل کے حریم آیا

ہی اوس خورشید کا مکہ مدینہ مشرق و مغرب
وہ ردِّ شمس دکھلانے قمر کرنے دو نیم آیا

رہے کیا کفر کی ظلمت وہ نورِ دین اور ایمان
وہ عین عروۃ الوثقےٰ صراط المستقیم آیا

رہینگے دوست خوش دشمن جلینگے نور روشن سے
زہے قسمت قسیم النار و جنات النعیم آیا

کرم اکرام مین آدم سے اپنی ذات اکرم تک
کریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم آیا

عنایت کیا کہین اوس عین رب کی ہم سمجھتے مین
دکھانے پرورش کی شان وہ رب رحیم آیا

معانی ہین حبیب اللہ کے اک جان اک قالب ۔ بصورت ہو گیا پردہ احد مین جبکہ میم آیا
پڑے گی موسی و عیسی کو اکدم نفسی نفسی کی ۔ پڑہو کلمہ کلامِ امتی کا وہ کلیم آیا
مرے عذرِ گنہ کو رحمتِ غفار آئے گی ۔ زبان پر نام نامی جب دمِ امید و بیم آیا
ہمیشہ کو رہین ممنون احسان خاص و عام اوسکے ۔ بافضال الٰہی خلق پر فضل عمیم آیا

مذاقؔ اس دور مین پیالہ طلب کا کیون رہے خالی
بھر گیا جام مطلب حوض کوثر کا قسیم آیا

عرشی و فرشی جھکے تسلیم احمد کے لئے ۔ اُٹھ کھڑے ہو مومنون تعظیم احمد کے لئے
نور سے اوسکے بنی آدم مکرم ہو گئے ۔ سجدے آدم کو ہوئے تکریم احمد کے لئے
اسم مین موجود ہو جیسے مسمےٰ کا وجود ۔ تھی جگہہ نام احد مین میم احمد کے لئے
خاص صورت پر عموماً ہو گئے سب خاص عام ۔ خاص کر تخصیص اور تعمیم احمد کے لئے
سب ہوا نور و ظہور اولین و آخرین ۔ آخرش تاخیر اور تقدیم احمد کے لئے
ہو معلم اپنے امی کا وہ علام الغیوب ۔ آگیا علم احد تعلیم احمد کے لئے
اوسکو خالق نے بنایا قاسم نار و جنان ۔ دوزخ و جنت بنے تقسیم احمد کے لئے
بیٹھکر پڑہیئے درود اوٹھکر اوسے کیجے سلام ۔ خاک پر رکھدیجے سر تسلیم کے لئے

ہو مرا سر تاج صرف نام نامی آپ کا
نام رکھا ہے مذاقؔ اک میم احمد کے لئے

مظہر کامل ظہور کن و مکان پیدا ہوئے ۔ اول و آخر ہویدا و نہان پیدا ہوئے

جو ہر اربع عناصر نور جان پیدا ہوئے
دھوم ہے عالم مین شاہ انس و جان پیدا ہوئے
شاہ شاہان جان جان جہان پیدا ہوئے

ساعت مسعود سے خوش ہون ملائک جن و انس
حاصل مقصود سے خوش ہون ملائک جن و انس
مولد محمود سے خوش ہون ملائک جن و انس
کیون نہ اس مولود سے خوش ہون ملائک جن و انس
جسکے صدقہ مین زمین و آسمان پیدا ہوئے

صاحب السلطان سر پر آراے عرش کبریا
صاحب معراج و مغفر صاحب جیش و لوا
صاحب تاج و براق و صاحب سیف و لوا
افسر فوج رسل سردار خیل انبیا
سرِ پنہان سرور پیغمبران پیدا ہوئے

فخر عرش و فخر فرش و فخر عز و فخر شان
فخر بطحا فخر یثرب فخر انس و فخر جان
فخر آب فخر عرب فخر عجم فخر جہان
فخر دنیا فخر دین فخر زمین فخر زمان
فخر آدم فخر روح قدسیان پیدا ہوئے

حامد اللہ ہے محمود ہے کونین کا
ساجد خالق ہے اور مسجود ہے کونین کا
مولد اوسکا قبلہ وہ معبود ہے کونین کا
وہ مکان اک کعبۂ مقصود ہے کونین کا
جس مکان مین وہ مکین لامکان پیدا ہوئے

تازہ ہے موج سخن سے اونکے باغ کن فکان
ہر شجر ہر برگ اونکے شکر مین ہے تر زبان
پرورش پاتے ہین اونکے قد سے اشجار جنان
سرو بے سایہ کا جسکے پرتوہ ہے سب جہان
باغ عالم مین وہ سرو دلستان پیدا ہوئے

نخلۂ نار جنان سے جلگئے اشجار کفر
نور ایمان سے ہوئی فی النار دم مین نار کفر
اوس گل دین سے ہوئی گل نار دم مین نار کفر
گلشن اسلام پھولے اور جلے گلزار کفر
جبکہ احمد قاسم نار و جنان پیدا ہوئے

ہی ظہور جلوۂ ذات و صفات کبریا
نور روشن مشعل تاریکی ارض و سما
قدرت حق جل و اعلیٰ شانہ صل علیٰ
مطلع مہر خدا شمس الضحیٰ۔ بدر الدجےٰ
رشک مہر و مہ منیر و مہربان پیدا ہوئے

جبکہ ظاہر مظہر جملہ مظاہر ہوگیا
من رانی کی حقیقت سے وہ ماہر ہوگیا
جسنے دیکھی شکل طیب اوسکی طاہر ہوگیا
مسئلہ وحدت وجود حق کا ظاہر ہوگیا
کنز مخفی مظہر ذات نہان پیدا ہوئے

ہی سراپا اوسکا نقشہ شکل بیچون و چگون
صاف ہی منہ سے ہویدا شکل بیچون و چگون
پس بعینہ ہی وہ مکھڑا شکل بیچون و چگون
اونکی صورت سے ہی پیدا شکل بیچون و چگون
شان بے شان و نشان بے نشان پیدا ہوئے

مؤمنان رحمت عالم کا کیا کہنا بھلا
ہم گنہگارون کا کیا مذکور ہی نام خدا
امت مرحومہ کا غبطہ کرینگے انبیا
امت عاصی کی اب کیا بات ہی نام خدا
امتی گویان شفیع امتان پیدا ہوئے

کلمۂ طیب مین ہی ہر بار اک تازہ مذاق
جان و تن سے پڑھ رہا ہے ایکا کلمہ مذاق
اپنے گھر بیٹھے اوٹھاتا ہون مزے کیا کیا مدعی
کلمہ گو ہی اونکا ہر اک رونگٹا اپنا مذاق

ذکر احمد کو سراپا ہم نہان پیدا ہونے

صلّی اللہ جمال محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
اونپہ ہمیشہ ہووین آلہی تیری طرف سے سلام و صلوٰتین
ساری خدائی سے اول ہین بعد رسول خدا کے صاحب
حسن ذات و صفات عیان ہے اول و آخر ظاہر و باطن
ہین قرآن و حدیث ہین گویا جذب و سلوک کی انکی باتین
قول شریعت فعل طریقت حال حقیقت ہے احمد کی
جبریل اوسکے ہمت عالی اُسکا عروج نزول قرآن
اپنے گمان مین ہے وہ سینہ ہر دم مکہ اور مدینہ
کلک روان قرآنی خط مین دلکی کتاب سادہ پہ لکھ لے
صل علی محبوب خدا کے ہین محبوب جمیع خصائل
خلق مین آیا خلق آلہی اوس کامل کی کیا ہو ثنائی
ساری خدا کی نے نخوۃ حکم رسول خدا کا قبولا
جانتے ہین سب جن و انسان ہے و قبول آدم و شیطان
کرتے ہین سب خوبان جہان ہر حالمین وس محبوب کی پاس
جی ہے فقیری حالمین مت اللہ غنی کیا نفس غنی ہے
صدقے ہین جی جان تیرے سر مان باپ اہل و عیال

صلّ علیہ آل محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
جو ہین اہل و عیال محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
سب اصحاب اور آل محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
نور محیط جمال محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
صلّ علی اقوال محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
معرفت آپ جمال محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
اعلے حال و قال محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
جس دل مین ہے خیال محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
کچھ وصف خط و خال محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
خوب ہین جملہ خصال محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
خلق عظیم کمال محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
ہے بخدا اقبال محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
دیکھو جمال و جلال محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
خوب ہے قیل و قال محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
دل جو ہے مالا مال محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم
ہے سب جان و مال محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلم

بہر ہوای روضۂ اقدس کیونکہ نہ تڑپے دل ہی ہمارا — طائر بے پروبال محمد صلی اللہ علیہ وسلم
عشق مین اُس مولا عرب کے بندی بردہ ہون حبشی کا — مین ہون غلام بلال محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہی یہی ایمان ہی یہی عرفان ہی یہی عشق و محبت یزدان — حُب محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ساقی کوثر پیر مغان سے مجکو مذاق وصول ہوا ہی
ذوق وصل و وصال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو مرا مجرا قبول ای مرے پیارے رسول — ای مرے اچھے رسول ای مرے پیارے رسول
گلشن باغ قدم ہی تری خاک قدم — کیا کہون ملکھڑے کو پھول ای مرے پیارے رسول
بھول کے صاحب ذرا یاد نہ تمنے کیا — بندہ کو اپنے نہ بھول ای مرے پیارے رسول
دیکھکے تیرا جمال جائیگا میرا ملال۔ — مین رہون کب تک ملول ای مرے پیارے رسول
پیار سے بولو کبھی تم تو ہو پیارے نبی — ای مرے اچھے رسول ای مرے پیارے رسول
توہی ہی مقصد مرا تو ہی ہی میرا مدعا — ہو مرا مقصد حصول ای مرے پیارے رسول
توہی ہی عرضی مری توہی ہی مرضی مری — عرض ہو میری قبول ای مرے پیارے رسول
ایسی تری یاد آئے یاد کی بھی یاد جاسے — بھول کو بھی جاون بھول ای مرے پیارے رسول
ہون جو ترا خاک پا عرش پہ ہی سر مرا — گرچہ ہو مین خاک وہول ای مرے پیارے رسول
ہین جو ترے عاشقین رکھیو مجھے اونکے قرین — حشر ہوا اونکے شمول ای مرے پیارے رسول
سُن او مرا یہ سخن بہر حسین و حسن — بہر علی و بتول ای مرے پیارے رسول

دیکھنے کا اشتیاق رکھتا ہی ہر شب مذاق

دن ہوئے وعدے کے طول ای میرے پیارے رسول

سلام

السلام اے معنیٔ اللہ و نور
السلام اے احمد ذات احد
حامد و محمود و احمد السلام
السلام اے فخر فخر الاولین
السلام اے دین و ایمان اسلام
یا رسول اللہ لو میرا سلام

السلام اے صورت لفظ طہور
السلام اے حمد اللہ الصمد
یا محمد یا محمد السلام
السلام اے افتخار آخرین
السلام اے عین عرفان السلام
یا نبی مقبول ہو میرا سلام

ہو سلام اپنا قبول اہلبیت
یا نبی مقبول ہو ہر ایک بیت

لے سلام اللہ کے پیارے حبیب
ہووے صحت اے طبیب غیب دان
بھول جاؤں عقل و ہوش اور تن بدن
ہو حیات و موت و حشر اس حال مین
السلام اے چارۂ بیچارگان
مین غریب و عاجز و لاچار ہون
جا بنین گھیری ہین غم نے ہر چہار
السلام اے مقتدا و مہتدیٰ

عاشقون کے درد دل کا ہو طبیب
پاک ہر اک عیب سے ہو جسم و جان
ہون حواس خمسہ یا دو پنجتن
جاؤں جنت کو اسی احوال مین
السلام اے چارہ ساز بیکسان
غمزدہ ہون بیکس و بے یار ہون
یار و یاور ہو برائے چار یار
السلام اے رہنما نور الہدیٰ

از علی تا مہدئ عالی مقام — ہادئ رہ ہوں مرے بارہ امام

راہ ہو لائے ہیں رکھوں بڑھ کر قدم — ہو رہ صاحب قدم پر ہر قدم

السلام اے رحمۃ للعالمین — السلام اے رحم خیر الراحمین

عفو ہونگے آپ سے اپنے گناہ — آپ کی رحمت ہی اپنی عذر خواہ

نام نامی ہی شفیع المذنبین — عاصیوں کو بخشواؤ گے تمہیں

ہی بھروسا مجکو تیرے نام کا — کام جان ہی تو دل ناکام کا

ہی ترا ہر دم سہارا آسرا — تجھ سوا ہی کون میرا دوسرا

میرا حامی یاں تو ہی ہی واں تو ہی — ہی مرا دونوں جہاں میں ہاں تو ہی

میں برا ہوں یا بھلا ہوں یا نبی — ہوں گنہگار آپ کا اک امتی

حاضرین مجلس خیر الوریٰ — میں حضور دل سے کرتا ہوں دعا

مومنو آمین کہو بہر رسولؐ — ہر دعا میری تمہاری ہو قبول

یا رسول اللہ خدا کے واسطے — انبیا و اولیا کے واسطے

ہو ترقی دین اور اسلام کی — دھوم ہو دنیا میں تیرے نام کی

اپنی امت پر کرم فرمائیے — انکے کاموں کی طرف مت جائیے

دور کر اندوہ و غم دل شاد رکھ — دین و دنیا میں ہمیں آباد رکھ

ہر عمل کا دے ہمیں نعم البدل — ہر نحوست کو سعادت سے بدل

نام ہو ہر دم ترا ورد زبان — دمبدم حاصل ہو اس سے کام جان

بھیجوں ہر دم حاضر و غائب سلام
اول آخر باطن و ظاہر سلام

ہے جہانتک آپ کا نور و ظہور
تم کو سب کا واسطہ یا نور نور

ظاہر و باطن مرا پرنور ہو
جان و دل اوس نور سے مسرور ہو

دیدۂ و دل کو نظر آئے وہ نور
دیکھوں آنکھوں سے ترا نور و ظہور

تیرے حسن و عشق کا راز و نیاز
دل پہ کھلجائے مرے بندہ نواز

ہو محبت تیری آل اصحاب کی
اہلبیت ازواج کی احباب کی

تیرے قرب ہی سے مجھکو واسطہ
والدین و اقربا کو بخشوا

از برائے اہلبیت خوش خصال
خوش رہیں دارین میں اہل و عیال

بانی مجلس ہوں یا ہوں حاضرین
ہوویں جتنے قارئین و سامعین

یا نبی مقبول ہو سب کی دعا
ہوویں حاصل جان و دل کے مدعا

ہوں جہانتک مومنین و مومنات
زندہ مردہ مسلمین و مسلمات

مغفرت رحمت ہو سبکے حال پر
ہو کرم اور فضل میرے حال پر

بٹ رہی ہیں محفلِ مولود میں
دین اور دنیا کی سب کچھ نعمتیں

ہوں شہا امیدوار امداد کا
دیجے حصہ رزق اور اولاد کا

خیر و برکت سے مری اولاد میں
رزق و عمر و علم و دین و داد ہیں

دائماً جاری مری اولاد سے
سلسلہ تیری محبت کا رہے

صالحوں کے ساتھ ہو موت و حیات
چھوڑ جاویں باقیات الصالحات

نزع کے دم آپ ہی کا دم بھرون ‏ — شوق مین جان سے بدن خالی کرون
مرتے دم بھی آپ آجائین اگر — جی کی شادی مرگ ہو بار دگر
خاتمہ بالخیر سے ہو مجھکو کام — یا نبی ختم الرسل خیر الانام
گر جنازہ پر تم آؤ جان من — اٹھ کھڑا ہون پھاڑکر اپنا کفن
آتے ہین دفنا کے جب زیر زمین — قبر مین آتے ہین ختم المرسلین
مردہ جیتا ہو بحکم ذو الجلال — کرتے ہین منکر نکیر آکر سوال
کہتے ہین دکھلاکے شکل مصطفے — کون ہین یہ شخص تو ہمکو بتا
کہتا ہو مومن یہ ہین میرے نبی — اور نہین پہچانتا کافر کبھی
ملتی ہو مومن کو جنت بیحساب — ہوتا ہو کافر گرفتار عذاب
سوئین دولہہ سے بہشتی مومنین — اور پڑین کافر پہ گرز آتشین
مومنو ہو عاشق روے نبی — جان پہچان آپ کی کام آئیگی
جس گھڑی تشریف لائینگے حضور — قبر مین ہوگا عجب نور و ظہور
وہ قدم رکھینگے جسدم ناز سے — جی اوٹھونگا قبر مین اعجاز سے
پاے بوسی سے جناب پاک کی — مردہ پائیگا حیات سرمدی
دامن پاک آپ کا ہاتھ آئیگا — پھر نہ چھوڑونگا کبھی یا مصطفے
موت سے بر آئیگی منت مری — قبر ہوگی بہتر از جنت مری
لونگا جسدم نام پیر دستگیر — کیا کہینگے مجھ سے پھر منکر نکیر

قبر مین ضغطہ کو آئے گر زمین | ہونگے شاہ بوتراب آکر معین

خاکپاے بوترابی کا غبار | ہوگا نور تربت بر خاکسار

ناگہان آجاے وقت بعث و نشر | مردے قبرون سے اٹھین بہر حشر

جمع ہو وین اولین و آخرین | ہو وین جملہ آخرین و اولین

عدل پر آئے خداے ذو الجلال | خلق کا کھلجاے ہر نقص و کمال

شان جباری و قہاری دکھاے | ساری خلقت مین ہو شور ہاے ہاے

کیا کرون ہول قیامت کا بیان | روح انس و جان پکارے الامان

چھوڑ دین ماں باپ بھائی اور بہن | جورو لڑکے دور بھاگین جان من

وہان نہو کوئی کسیکا آشنا | ہووے کوئی جی نہ جی کا آشنا

اپنے اپنے حال مین ہون مبتلا | نیک و بد اعمال مین ہون مبتلا

پوچھتے ہو ہم گنہگارونکی کیا | ہو وین حیران انبیا و اولیا

الغرض آدم سے عیسے تک سبھی | نفسی نفسی وان پکارین سب نبی

اپنی اپنی جان کی سب کو پڑے | کانپتے ہو وین کھڑے چھوٹے بڑے

سر رکھے ساری خلائق آن کر | رحمۃ اللعالمین کے پاؤن پر

رحم فرما رحمۃ اللعالمین | امتی گویان شفیع المذنبین

اٹھکھڑے ہون خلق کا دیکھ اضطرار | درد مخلوقات سے ہو بیقرار

باندھ کر اودسدم شفاعت کی کمر | آپ فرمائین یہ چھاتی ٹھونک کر

آج کے دن یہ ہمارا کام ہی
حاضر دربار باری ہون حضور
مانگتا ہون کچھ نہ بہر فاطمہؓ
بھونکا پیاسا ہے گنہہ پیارا حسینؓ
مانگتا ہون کچھ نہ اونکے واسطے
ہی گنہگارونکی بخشش کا سوال
نکلیگا لفظ شفاعت منہ سے جب
ہو کے خوش جنت مین جائینگے نبی
ہو تمہارے ساتھ اسد میہ مذاقؔ

اور شفیع الخلق اپنا نام ہی
اور کہین رو کر کہ اے رب غفور
نے حسنؑ کے واسطے کچھ مانگتا
دشت غربت مین گیا مارا حسینؑ
اور نہ کچھ سائل ہون اپنے واسطے
سب گنہگارونکو دوزخ سے نکال
نکلینگے دوزخ سے سب از فضل رب
ساتھ لیکر اپنے سارے امتی
نعت کچھ پڑہتا چلے با اشتیاق

پاس تیرے ہاے جنت مین مقام
تجھپہ تیری آل پر بھیجے سلام

نبی جی کے پیدا ہوئے کی خوشی ہی
بہر رنگ سارا جہان شادمان ہی
محمد بنا دین و دنیا کا دولہا
صدا جسکی گونجے ہی تا آسمان تک
مبارک سلامت کا ہی ہر طرف غل
کھلا ہی گل باغ ختم رسالت

خوشی کے لئے سارے عالم کا جی ہی
یہہ نیرنگ عالم مین شادی رچی ہی
دو عالم براتی جہان امتی ہی
زمین پر وہ شادی کی نوبت بجی ہی
خوشی سے جنت مین ہی دھوم اک مچی ہی
گل و غنچہ کو کیا ہنسی اور خوشی ہی

وہ اک عطر مجموعہ انبیا ہی
خدائی معطر ہی خوشبو لبی ہی

ہو ہین دوزخین سرد اوسکے قدم سے
اوہی سے ہر اک دوزخی جنتی ہی

ولادت کے دن سے قیامت تک اوسکی
صدارات ون آمتی امتی ہی

حبیب خدا اشرف انبیا ہی
شرف بخش جملہ رسول ونبی ہی

محمدؐ کے مولد سے مکہ مشرف
شرف کعبۃ اللہ کا مولا علی ہی

گناہون کا ہم سب کے بخشانیوالا
وہی ہی وہی ہی وہی ہی وہی ہی

محمدؐ ہی نام اوسکا ہی وہ قریشی
لقب ابطحی یثربی ہاشمی ہی

خدا ایک ہی اور محمدؐ ہی برحق
ہر اک چار یار و نبین بیشک ولی ہی

نبی مظہر ذات یارون مین ظاہر
صفت صدق و عدل وحیا علم کی ہی

مین لایا ہون ایمان ذات وصفت پر
صفت اہل اسلام کی بس یہی ہی

محمدؐ کا مظہر ہین خاص آل احمد
ظہور نبی عام یون تو سبھی ہی

مودت ہوئی لا کلام اونکی واجب
یہی بات اسی دوستون واجبی ہی

الہی یہ بندہ ترا جان ودل سے
غلام غلامان آل نبی ہی

سلام سے علے احمد و آل احمد
اونہین کی سلامی مسلم ہوئی ہی

ہین ملنے کی اوسکی بڑی آرزوئین
بہت حسرتین عمر تھوڑی رہی ہی

اوسے دیکھون ہر آن جان وجہانین
جہانین وہی اور جانین وہی ہی

ہی ساری خدائی کا مختار احمدؐ
نہ کچھ کار خانہ مین اوسکے کمی ہی

مذاق ابکی لیجے صلہ حسب دلخواہ
محمد جواد و کریم و سخی ہے

ظاہر کیا خدا نے جو مولود نور کا
واللہ کیا وہ وقت تھا نور و ظہور کا

موسے بنا تھا ہر ملک و جن اور بشر
ہر اک شجر حجر پہ تجلی تھا طور کا

روشن تھے آمنہ پہ زمین و آسمان کے حال
پردہ اوٹھا تھا آنکھون سے نزدیک و دور کا

حوا تھین اور مریم و سارہ و ہاجرہ
حجرہ مین اک ہجوم تھا غلمان و حور کا

پیدا ہوئے تو سجدہ کیا امتی کہا
امت کا یہ خیال تھا عفو قصور کا

رضوان جہان سے لایا تھا طشت اور صراحیان
کوثر کے آب سے ہوا غسل اوس حضور کا

ہونے لگا وہ نور پہ نور اور جلوہ گر
نہلا کے جب پنہایا لباس اوسکو نور کا

مستی سے اوس نگہہ کی وہ گستاخ ہو گیا
رضوان نے بوسہ لے لیا چشم حضور کا

چلتا تھا اوسکی بزم ولادت مین ساقیا
کوثر کا جام جام شراب طہور کا

چشم و دل و زبان مین مزہ ذوق و شوق تھا
وہ کیف تھا مذاق مزے کے سرور کا

رحمت سے مغفرت سے مجسم تھا وہ رحیم
پتلا بنا تھا رحمت رب غفور کا

تھے زندے مردے خاک کی رحمت سے سرفراز
افلاک پر دماغ تھا اہل قبور کا

برسین زمین پہ چرخ سے رحمت کی بدلیان
بدلا ہوا ہی رنگ زمین کے بخور کا

بدلا زمانہ سرور عالم کے آتے ہی
عالم ہوا کچھ اور شہور و دہور کا

آب کرم سے بجھ گئی آتشکدون کی آگ
آکر پڑا مقابلہ جب نار و نور کا

بحر سما وہ تر ہوا اور بحر ساوہ خشک
جاری یہ معجزہ ہوا اس سے بحور کا

کسرائیوں کے قصر ہوئے منکسر بخاک
تھا زلزلہ زمین کا تنزل قصور کا

پامال عزتیں ہوئیں عزا و لات کی
سر خاک پہ جھکا دیا کبر و غرور کا

شیطان کے تخت تخت سلاطین اولٹ گئے
پلٹا وہ حکم خیر سے شرک و شرور کا

ہیبت سے شاہ دین کی ہوئے گنگ شاہ کفر
آوازہ تھا بلند نبی کے ظہور کا

بیٹا ہر ایک حاملہ کے اس برس ہوا
صورت کا اور شکل کا عقل و شعور کا

سوکھے شجر ہرے ہوئے میوؤں سے گھر بھرے
عالم تھا ہر مکان پہ جنان کے قصور کا

تسکین کو قحط جانی سے صبر و سکون ملا
تسکین بخش آیا ہر اک ناصبور کا

کعبہ کی چھت پہ شرق و مغرب میں تین جا
جھنڈا محمدی تھا عیاں سبز نور کا

کعبہ نے بھی خدا کو کیا سجدہ شکر کا
سر مسجدوں کی سمت جھکا ہر کفور کا

تھی روشنی تمام سماوات و ارض میں
روشن ہوا چراغ وہ اللہ و نور کا

عبداللہ باپ آپکے دادا تھے مطلب
بوطالب اک شفیق چچا تھا حضور کا

ماں آپ کی تھیں آمنہ خاتون صابرہ
کیا کہنا انکی دائی حلیمہ شکور کا

تھیں ام ایمن انکی کھلائی زمین پر
چاند آسمان پہ انکا کھلونا تھا نور کا

پوشیدہ نور غیب سے رہتا تھا ستر پاک
ننگا ہوا نہ جسم مبارک حضور کا

حاضر تھے خادمی و غلامی میں سب ملک
جھولا جھلاتے غیرت غلمان و حور کا

خوش رہتے فقر و فاقہ و جہد و جہاد میں
کرتے وہ صبر و شکر صبور و شکور کا

کافر ذلیل عزت اسلام سے ہوئے
غالب ہوا رسول خدائے غیور کا

بحر العلوم غیب وہ امی لقب ہوا
عالم ہوا یہ علم خدا کے عبور کا

معراج احمدی کی حقیقت کو حق سمجھ
ہو کر عروج احد ہوا احمد کے نور کا

ذات رسول سے ہین خدائی کے انتظام
بندے سے بندولبت ہی نزدیک و دور کا

ظاہر وہ اس جہان مین تریسٹھ برس رہا
اول جو حال تھا وہی آخر ہو نور کا

ہی لیلۃ القبور کا بدر الدجے وہی
شمس والضحے رخ اسکا ہی یوم النشور کا

بے صورتی اوسکی ہی صورت اوسکی ہو
ہی سب عدم وجود اوسی نور و ظہور کا

دیکھو تو آنکھ کھولکے اے مردمان چشم
انسان ہر ایک خاک کا پتلا ہی نور کا

پردہ اٹھا ہی مردم چشم مذاقؔ سے
دل مین مزہ ہی آنکھو نہین جلوہ ضور کا

صل علے محمد و آل محمد
ہے نور اور ظہور محمد کے نور کا

بہر خدا غلام کی تقصیر ہو معاف
ہر دم قصوروار ہی بندہ حضور کا

دیگر صلہ مذاقؔ کو خوش سے کیجئے شہا
یہ وقت ہی خوشی کا مزے کا سرور کا

ہی بسم اللہ اسم اچھا یا رسول اللہ
ہین رحمن و رحیم اسمار حسنی یا رسول اللہ

ہوا الحمد للہ حامد و محمود و احمد تو
بحمد اللہ محمد تو ہی ٹھہرا یا رسول اللہ

کہا صلوا علیہ و سلموا تسلیما اللہ نے
کہین صل علی لیکن نام تیرا یا رسول اللہ

صلوۃ اللہ سلام اللہ تجھپر آل پر تیری
ازل سے تا ابد ہووے ہمیشہ یا رسول اللہ

ملائک انبیا و مرسلین پر ہو سلام اللہ — ہر اک اونمین سلامی ہی تمہارا یارسول اللہ
رضی اللہ عنہم اور رضو عنہ کہا حق نے — رضائے حق پہ راضی تھے صحابا یارسول اللہ
نکیون ازواج و ذریت ہون یکسر طیب و طاہر — کہ تو ہی طیب و طاہر سراپا یارسول اللہ
ہین سب ازواج راضی آپکی مرضی پہ واجب ہی — بہر واحد رضی اللہ عنہا یارسول اللہ
نقیب اثنا عشر ثابت ہین شاہا نص قرآن سے — ہوے اثنا عشر تیرے آئمہ یارسول اللہ
تمامی تابعین اتباع و تبع التابعین ٹھہرے — کیا جب اتباع شرع تیرا یارسول اللہ
خدا کی خلق تیری امت دعوت اجابت ہی — ہی سب خلق خدا پر تیرا دعوٰی یارسول اللہ
تو وہ فخر رسولان جہان عیسیٰ دوران ہی — ترا کلمہ پڑہے آکر مسیحا یارسول اللہ
مسیحا سے تری آنکھونکے سب بیمار اچھے ہین — اشارون مین جلادیتے ہین مردا یارسول اللہ
گروہ انبیا کو امتی ہونیکی خواہش تھی — تری امت نے ہی پایا وہ رتبہ یارسول اللہ
کہونگا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اس جا — کہ ذکر امت مرحومہ آیا یارسول اللہ
بیان کیا مرتبہ ہو تیرے یارون دوستدارونکا — خدا ہی دوستدار اور یار اونکا یارسول اللہ
تو وہ محبوب سبحانی وہ محبوب الٰہی ہی — محب تیرا حبیب اللہ ٹھہرا یارسول اللہ
خدا کا پیار تجھ پر تو خدا کا ایسا پیارا ہی — ہوا پیارا خدا کا تیرا پیارا یارسول اللہ
ترے خادم غلامونکو خدا نے صاحبی بخشی — وہ ہم بندونکے ہین مخدوم و مولا یارسول اللہ
غلامی پر تری اللہ میان کچھ ایسے ریجھے ہین — غلامون کو ترے مولا بنایا یارسول اللہ
نکیون ریجھے خدائی آپکی شکل و شمائل پر — خدا کو تمنے صورت پر رجھایا یارسول اللہ

خدا خود اپنی صورت کر کے پیدا آپ کی صورت — ہوا صورت پہ اپنی آپ شیدا یا رسول اللہ

تری صورت سے ہین اک معنیِ بیصورتی پیدا — تری صورت ہی شکل نقط و معنی یا رسول اللہ

پہر صورت مٹادون جبکہ صورت اپنی معنی مین — کہلین تب صورت و معنی کے معنی یا رسول اللہ

کرشمہ دامن دل میکشد ہر جا کہ جا اینجاست — ترا ہی جانِ من دلکش سراپا یا رسول اللہ

صفت بالونکی ہی اک نور ذات بحث سربستہ — کھلا گیسو میں پیچان کا معما یا رسول اللہ

ترے ہر موی گیسو مین بندھی ہی اک شبِ معراج — شبِ معراج کا کیا کھولون عقدا یا رسول اللہ

خدا کے نور کی اک شمع روشن قد ہی سر تا پا — سراپا روشنی کا کیا ہو سایا یا رسول اللہ

سراپا کیا لکھون حلیہ مبارک تیرا کیا لکھون — تو ہی اک صورت حق کا مثنی یا رسول اللہ

مکان و لامکان مین زیب زمینین و آسمانونمین — تمہارا جسم نورانی سمایا یا رسول اللہ

وجود پاک موجودات کی ہی جان کی جان ہی — قدِ جان کا ہوا معدوم سایا یا رسول اللہ

ملک حور و پری سب پاؤن پر ہین تیری دیوانے — نہین ملتا ہی تیرے قد کا سایا یا رسول اللہ

صفاتِ حق ہین پنہان جس طرح ذاتِ قدیمہ مین — نہان ہی تیرے قد مین قد کا سایا یا رسول اللہ

زبان ہی لوح محفوظ آپ گویا مصحفِ ناطق — کلام اللہ ہی تیرے منہ کا کلمہ یا رسول اللہ

ترا منہ آفتاب حشر ہی قد ہی سوا نیزہ — جلالت منکر محشر کو دکھلایا رسول اللہ

ترا دیوان خانہ حشر دوزخ قید خانہ ہی — ہی جنت ایک عشرتخانہ تیرا یا رسول اللہ

گلستان کا ترے آدم ہی گل جبرئیل بلبل ہی — ہی شیطان تیرے خارستان کا کانٹا یا رسول اللہ

بسی ہی ہشت جنت کی تجھی سے اک نئی بستی — بسا ہی نو فلک کا نو محلہ یا رسول اللہ

ہی خلوتخانہ تیرا فرش سے عرش معلی تک
ہی خلوتخانہ دل کا عرش اعلی یا رسول اللہ

جہان ہی جانتا پہچانتا صورت کو سیرت کو
سبھون نے تجکو جانا اور مانا یا رسول اللہ

زروے دوستی و دشمنی سارے زمانے مین
زبان زد ہی تمہارا ذکر و چرچا یا رسول اللہ

تمہاری یاد مین سب یاد والے بھولنے والے ہین
نہ تمکو بھولکر بھی کوئی بھولا یا رسول اللہ

صفاتی اور ذاتی اور جمالی اور جلالی کا
سب اسمار کمالی کا خلاصہ یا رسول اللہ

رسول اللہ بس باقی ہوس بس ورد ہی اپنا
یہی بس رہگیا باقی وظیفہ یا رسول اللہ

محمد ہی مربی اپنا امد اللہ ربی ہی
مجھے اب پرورش کا اپنی غم کیا یا رسول اللہ

تجھی سے پرورش ہی بیکسے لاچارون غریبونکی
تو ہی عاجز نوازا چارہ سازا یا رسول اللہ

کرم سے تیرے صحت ہوئے جسمانی و روحانی
سلامت با کرامت دل ہو میرا یا رسول اللہ

خدا کا تو ہی بندہ بندگی مین تیرے ہم بندے
خدایا صاحبا بندہ نوازا یا رسول اللہ

رہے دنیا و دین مین تجھسے عزت ابرو میری
تو ہی ہی آبروے دین و دنیا یا رسول اللہ

روا ہو خود بخود ہر ایک حاجت احتیاج نہی
خدا رکھے مجھے محتاج اپنا یا رسول اللہ

مرے ہر کام مین دنیا و دین کے خیر و برکت ہو
ملے باخیر و برکت دین و دنیا یا رسول اللہ

جو تم ملجاو بندہ کو صاحب ملگیا سب کچھ
ملے دنیا و دین عقبی و مولی یا رسول اللہ

کرو فضل و کرم سے اپنے مالامال دنیا مین
غنی ہو کر کرون مین ترک دنیا یا رسول اللہ

کمال دنیوی دیگر کمال دین و ایمان دو
کہ کامل ہو کے چھوڑون دین و دنیا یا رسول اللہ

نہ دنیا اور عقبے ہی ملی اور نے ملا مولی
ملے مولی تو چھوڑے سبکو بندہ یا رسول اللہ

خداہی جانے کیا ہون فقر غنی ہون اور نہ ہون محتاج ۔ نہ تارک ہون نہ ہون متروک دنیا یا رسول اللہ

رموز الفقر فخری کی شہا تو کھولدے مجھ پر ۔ کھلے تا سر عائل اور اغنی یا رسول اللہ

نہین ہے نفس کافر کیش بدکردار کہنے مین ۔ کرون کیا آپ ہی فرمائین اچھا یا رسول اللہ

گنہ چوری چھپے کرتا ہون خلق اللہ مین دن رات ۔ خدا کا چور ہون اور چور تیرا یا رسول اللہ

نہ راہ فرض و واجب مین ہوئی کچھ پیروی مجھ سے ۔ نہ چل پایا تری سنت کا رستا یا رسول اللہ

نہ یاد آیا طریقہ مستحبات و نوافل کا ۔ طریق شرع و دین اسلام بھولا یا رسول اللہ

رہا قرب فرائض پاس اور قرب نوافل پاس ۔ نہ پاس قرب فرض و نفل رکھا یا رسول اللہ

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و فطرہ و فدیہ ۔ جہاد و جہد سے کچھ بھی نہ جانا یا رسول اللہ

خداہی جانے کس مصرف کا اور کس کام کا ہونگا ۔ مین ناکارہ نکما ہیچکارہ یا رسول اللہ

سمجھا نا ہمنے نے مانا رسول اللہ کا کہنا ۔ ہوا نہ علم کا اور نہ عمل کا یا رسول اللہ

ہوئی گو مجکو آگاہی اوامر اور نواہی سے ۔ اوامر اور نواہی کو نہ سمجھا یا رسول اللہ

کرون کیا شکر سب کچھ آپکا ممنون احسان ہون ۔ ہوا کچھ بھی نہ مجھسے شکر تیرا یا رسول اللہ

نہ پہونچا مژدہ کچھ تیری رسالت کا ہدایت کا ۔ نہ کچھ تبلیغ کا پہونچا اجورہ یا رسول اللہ

نہ قرآن کی تلاوت کی نہ قربت سے مودت کی ۔ ملے دونون مجھے قرآن و قربا یا رسول اللہ

یہ ناشکری کہ ہر دم شکر کے بدلے شکایت کی ۔ کیا کفران نعمت مینے کیا کیا یا رسول اللہ

ہوا مجھسے نہ برتاوا شریعت کا طریقت کا ۔ نہ برتا زہد و تقوی فقر و فاقہ یا رسول اللہ

حقیقت معرفت کو بھی نہ جانا اور نہ پہچانا ۔ نہ سمجھا ہے حقیقت معرفت کیا یا رسول اللہ

کلام ہمین نہین اک کلمہ گو ہون تیری امت کا
زبان و دل سے پڑھتا ہون کلمہ یا رسول اللہ

مرا تو عالم ارواح کا ہی جانا پہچانا
اوسی پہچان سے اب تجکو جانا یا رسول اللہ

ازل سے تا ابد مومن ہون تیرا کلمہ گو تیرا
ظہور و نور مین مسلم ہون تیرا یا رسول اللہ

کہون کیا آدم و حوا سے مان اور باپ تک اپنے
چلا آتا ہون تیرا نام سنتا یا رسول اللہ

نہین دیکھا بظاہر غیب پر ایمان لایا ہون
شہادت کا تری پڑھتا ہون کلمہ یا رسول اللہ

تمہارے بحر جان سے دل جو میرا آشنا ہووے
تو یہ قطرہ بھی ہووے دم مین دریا یا رسول اللہ

غریق رحمت حق ہون کرم سے تیرے سر تا پا
اگرچہ غرق عصیان ہون سراپا یا رسول اللہ

برائی کے سوا کچھ بھی ہوئی مجھ سے نہ اچھائی
تمہارا ہون برا ہون یا ہون اچھا یا رسول اللہ

رضا پر اپنی رکھنا مجکو راضی صابر و شاکر
نہ صبر و شکر کو تم آزمانا یا رسول اللہ

یہ نالایق نہین لایق تمہارے آزمانے کے
نہ ہم نالایقون کو آزمانا یا رسول اللہ

ترے شوق خط و رخسار مین جامہ سے باہر ہون
بناؤن لا کے صورت کا لفافہ یا رسول اللہ

گنہگار ایک مجھ سا اور شفیع عاصیان تجسا
ہوا کوئی نہ ہے کوئی نہ ہوگا یا رسول اللہ

محبت مین تری بیہوش ہو جاؤن حبیب اللہ
نہ آئے ہوش محبوب و محب کا یا رسول اللہ

محب بیحد ہون تیری آل کے پیدا قیامت تک
مری اولاد صالح ہو ہمیشہ یا رسول اللہ

محبت تیری آل اولاد مین میری رہے قایم
کہ نسلاً بعد نسل ہون احبا یا رسول اللہ

مری اولاد سے کثرت ہو تیرے کلمہ گویونکی
ہمارا کام ہو اور نام تیرا یا رسول اللہ

ترے اخیار امت ہوئین اس کثرت سے محشر مین
کرین سب انبیا امت پہ غبطہ یا رسول اللہ

خدا کے قرب سے ہر دم رہوں میں خود بخود بیخود ۔ خودی کو دور کر میری خدارا یا رسول اللہ

کھلی ہیں جب سے آنکھیں ہے نظر عین عنایت پر ۔ تو عین دھیان انظرنا لینا یا رسول اللہ

کھنچی در پردۂ آنکھوں میں تری تصویر نورانی ۔ کھنچا ہے پتلیوں پر تیر انقشا یا رسول اللہ

کسی صورت دکھا دو اک جھمکڑا اپنے مکھڑے کا ۔ دکھا دو اپنے مکھڑے کا جھمکڑا یا رسول اللہ

بہر صورت نہیں ہے اور ہے تو کیا کروں ہے ہے ۔ دکھا دے اپنی صورت مجکو ہا ہا یا رسول اللہ

مری جان تیری صورت دیکھنے کو ہم ترستے ہیں ۔ ہے صورت دیکھنے کو جی ترستا یا رسول اللہ

جگر ہے مضطرب دل ٹوٹتا ہے جی تڑپتا ہے ۔ نہ جان و دل جگر کو اتنا تڑپا یا رسول اللہ

دل مہجور کے رونے پہ پھٹتا ہے جگر ٹکڑے ۔ پھٹا جاتا ہے اب میرا کلیجا یا رسول اللہ

کبھی تو جاگتے سوتے زراہ دلبری آجا ۔ رہے کچھ تو تسلی اور دلاسا یا رسول اللہ

خدا ہے وہ دو باتیں ہوں کہیں صاحب سے بندہ کی ۔ تری باتوں کا ہے مشتاق بندہ یا رسول اللہ

نہ دیکھا تجکو جیتے جی تری صورت پہ مرتے ہیں ۔ دکھا دے مرتے دم تو اپنا مکھڑا یا رسول اللہ

زہے عصمت و شرم و حیا محجوبی و محبوبی ۔ نہ در پردہ مجھ سے بھی شرما یا رسول اللہ

ہے دلدار علیؑ محرم حریم دیدۂ و دل کا ۔ جو نامحرم ہو تو کر اس سے پردا یا رسول اللہ

تمہیں ہو ہر طرح پر گر نہیں ہو تم نہیں ہیں ہم نہیں ۔ تم آئے اب گیا میرا تمہارا یا رسول اللہ

جو تیرے دوست دشمن ہیں وہ ہیں میرے دوست دشمن بھی ۔ جو دشمن ہے مرا دشمن ہے تیرا یا رسول اللہ

ہمیشہ پاس رکھنا تم سے پاس آنے والوں کا ۔ جو مجھ پاس آگیا تجھ پاس آیا یا رسول اللہ

جو کھو کر آپکو ڈھونڈیگا وہ ہی تجکو پائے گا ۔ جو کھویا آپ کو تو تجکو پایا یا رسول اللہ

رہے ایمان سلامت عافیت بالخیر ہو اپنی — غرض ہو خاتمہ بالخیر اپنا یا رسول اللہ

ہیں آپ ہی آپ حال اپنا ہے اپنے آپ پر ظاہر — کہیں کیا آپ سے احوال اپنا یا رسول اللہ

سوا تیرے نہیں مجھ میں برائے نام بھی باقی — ترے نام مبارک سے ہوں جیتا یا رسول اللہ

نکالے جب فرشتہ آکے میری جان کو تن سے — بجائے روح نکلے نام تیرا یا رسول اللہ

نہ ہووے دست عزرائیل قبض روح پر قابض — تمہارے دست شفقت کا ہو قبضہ یا رسول اللہ

سوا تیرے شریک شادی و غم کون ہے میرا — مری تجہیز و تکفین آکے کرنا یا رسول اللہ

ترے آنے سے عزت آبرو ایسی ہو مردہ کی — کہ زندوں سے مرا بڑھ جاے مردا یا رسول اللہ

فرشتوں کو ملے پانی جو میرے غسل میت کا — تبرک جان کر لیں قطرہ قطرہ یا رسول اللہ

زمیں ہو آسمان گرتے ہی میرے غسل کا پانی — ہر اک قطرہ سے پیدا ہو فرشتہ یا رسول اللہ

دعائے مغفرت ہر ہر فرشتہ حشر تک مانگے — رہے روح الامین آمین کہتا یا رسول اللہ

نہیں مرنے کا غم ساتھ ہو میرے جنازہ کے — تم آگے ہو مرا پیچھے جنازا یا رسول اللہ

پڑھیگا تبہ مرقد مکان لامکان سے بھی — جو تو نے قبر میں مجھکو اوتارا یا رسول اللہ

نماز اپنے جنازہ کی پڑھانا تو ولی بنکر — کہ تو ہی والی و وارث ہے اپنا یا رسول اللہ

مری تربت زیارتگاہ مخلوق خدا ہوگی — جو مٹی دینے مجھکو تو خود آیا یا رسول اللہ

تم آئے قبر میں منکر نکیر آئیں تو آنے دو — اب آنیکا ہے ادنی مجھکو ڈر کیا یا رسول اللہ

ترا رب کون ہے مجھ سے اگر پوچھا فرشتوں نے — اشارہ تیری جانب کو کرونگا یا رسول اللہ

گواہی کے لئے گرد و فرشتے آئے اچھے ہیں — گواہ اقرار کے ہو جائیں اچھا یا رسول اللہ

فرشتے کیا خدا کے سامنے اقرار ہی مجکو
خدا شاہد ہی اقراری ہی بندہ یا رسول اللہ

قدم تیرے ویرانے مین ہو شادی و آبادی
مین بیٹھون قبر مین بن ٹھن کے دولہا یا رسول اللہ

بنے جنت مرا مرقد مین سوؤن پاون پھیلا کر
نہ اک ذرہ زمین کا ہووے ضعطا یا رسول اللہ

فشار قبر ہو بہتر مجھے آغوش مادر سے
زمین شفقت کرے مان سے زیادہ یا رسول اللہ

رسول پاک تم آجاؤ جب بندہ کے مرقد مین
تو میری قبر ہو مکہ مدینا یا رسول اللہ

تماشاگاہ خلق اللہ ہون مرکر ملا تجھ سے
لگے مرقد پہ میرے کیون نہ میلا یا رسول اللہ

نہ ہو ہول قیامت نام کو جب حشر ہو قایم
اٹھون مرقد سے تیرا نام لیتا یا رسول اللہ

خدا کے آگے رسوائی نہو میرے گناہونکی
نہون مین مجمع محشر مین رسوا یا رسول اللہ

قیامت کو شہا شان جمالی اور جلالی سے
دکھانا دوست اور دشمن کو جلوا یا رسول اللہ

زمین تانبے کی ہو جب آفتاب آئے سوا نیزے
لوا الحمد کا ہو سر پہ سایا یا رسول اللہ

عذاب حشر کے بدلے ثواب واجر حاصل ہو
مری زحمت بدل رحمت سے کرنا یا رسول اللہ

شفیع المذنبین اور رحمتہ اللعالمین تو ہی
ہمین تو مغفرت سے اپنی بخشا یا رسول اللہ

اولوالعزم انبیا نفسی کہین تو امتی بولے
قیامت مین ہو تیرا بول بالا یا رسول اللہ

تم آجاؤ گران باران عصیا نکے جو پلے پر
گران پلہ ہو میزان عمل کا یا رسول اللہ

تمہارے دم قدم سے ہو وے راہ پل صراط آسان
بہ آسانی ہو طے اکدم مین رستا یا رسول اللہ

ظہور نور تیرا جنت الفردوس مین دیکھون
مجھے آنکھون سے دوزخ کو نہ دکھلا یا رسول اللہ

خدا کا ہووے دیدار اور محمد کی شفاعت ہو
رہے ہمسے گنہگارون کا پردہ یا رسول اللہ

علی قدر مراتب جنت الاعلی مین داخل ہون
تری امت کے سب ادنی و اعلی یا رسول اللہ

غلامی شاہزادون کی ملے بندہ کو جنت مین
وہی ہین میرے آقا میرے مولا یا رسول اللہ

رہین اہل و عیال اپنے بھی اہل البیت کے خادم
کہ جنت مین ملے خدمت کا درجہ یا رسول اللہ

ازل سے تا ابد ہر آن اور ہر شان مین شاہا
ہمیشہ ساتھ ہو میرا تمہارا یا رسول اللہ

دعا کیا کیجے حق مین تیرے ہر دم مرتبہ تیرا
کرے اعلے سے اعلے حق تعالے یا رسول اللہ

شہنشاہِ زمین ہو تم شہنشاہِ زمان ہو تم
مین ہون مداح شاہنشاہِ والا یا رسول اللہ

امیدین بخششِ شاہی سے ہین مداح کو سب کچھ
خزانہ سے تو اپنے کچھ تو دلوا یا رسول اللہ

زبان پر آپکے لفظِ نہین گاہے نہین آیا
گدا ہے اپنے ہون ہان کچھ تو فرما یا رسول اللہ

ملے اِسکا صلہ اور یہ قصیدہ ہو مرا مقبول
قصیدہ جیسے ہے مقبول بردا یا رسول اللہ

صلہ اِسکا تمہاری ہمت عالی پہ رکھتا ہون
تری ہمت ہے ہر ہمت سے اعلے یا رسول اللہ

جو مین ہون دعا گو پھر مری آمین کہنے کو
ہر اک منہ سے تو ہے آمین کہنا یا رسول اللہ

سخن کی میرے تحسین آفرین ہر اک نے بات ہو
زبانون پر رہے میرا قصیدہ یا رسول اللہ

مذاقؔ اب کہہ رہا ہے الصلوۃ والسلام علیک
جواب اسکا زبان سے اپنی فرما یا رسول اللہ

کیا کرون آہ یا رسول اللہ
غم ہے جانکاہ یا رسول اللہ

قصۂ غم ہے طول کیا کہیے
قصہ کوتاہ یا رسول اللہ

راہ تکتا ہون تیری نکلے گی
کچھ نہ کچھ راہ یا رسول اللہ

تم ہو اللہ کے نبی و رسول ہے — نبی اللہ یا رسول اللہ
دم ہی آنکھوں مین کب تلک دیکھون — مین تری راہ یا رسول اللہ
ہو تماشا خدا کی قدرت کا — ماشاء اللہ یا رسول اللہ
واہ کیا خوب ہو حبیب اللہ — خوب ہو واہ یا رسول اللہ
کیا ہی واللہ تیرا جاہ و جلال — اللہ اللہ یا رسول اللہ
جھانکتے پھرتے ہین کنوئین یوسف — ہی تری چاہ یا رسول اللہ
آہ و نالہ بھی کر نہین سکتے — کیا کرین آہ یا رسول اللہ
کام دل چاہتے ہین خاطر خواہ — حسب دلخواہ یا رسول اللہ
ہو گئی خوب واہ واہ مشہور — تیری افواہ یا رسول اللہ
نام سنتے ہین شکل بھی دکھلا — نام اللہ یا رسول اللہ
مہر گردون کے تیرے ذرہ مین — مہر اور ماہ یا رسول اللہ
اللہ اللہ تم سے ہی واللہ — ثم باللہ یا رسول اللہ

پڑھ رہا ہی مذاق صل اللہ
رحمت اللہ یا رسول اللہ

کیا جب حسن ظاہر یا محمد مصطفا تیرا — علی اعلے ہوا عاشق بہ شان مرتضا تیرا
ظہور حسن ہی پنہان عیان یا مصطفا تیرا — بہ باطن ہی خدا عاشق بہ ظاہر مرتضا تیرا
مجسم تجھ مین ہی شان ہو الاول ہو الآخر — نہین معلوم حال ابتدا و انتہا تیرا

کرے خیاط دل کیا فکر قطع جامۂ اقدس
نہ ہوگا اطلس نہ چرخ مین بند قبا تیرا

قلم جبریل کے پر کا ادب سے سر بسجدہ ہے
شہا نقشہ لکھے کیا خامۂ بال ہما تیرا

زمین کو تیرے کوچہ کی نہ پاین آسمان ہرگز
کہ ساق عرش ہے نقشہ مین ہر اک نقش پا تیرا

ترا اک حکم ہے کن جا کم ہر دوسرا تو ہے
نہین کونین مین کوئی مقابل دوسرا تیرا

قدر کو خدمت افتا ہے دار الشرع مین تیرے
عدالت گاہ مین قاضی ہے اک حکم قضا تیرا

بڑائی کا تری بندہ کو مضمون سہل ہاتھ آیا
کہ چھوٹا بھائی ہے دست خدا مشکل کشا تیرا

صلواتین لحن داؤدی مین ہین گلبانگ بلبل کی
گلون کے منہ سے جب شجر پڑھے ہے باد صبا تیرا

نہین ادنےٰ و اعلیٰ کوئی دم بھر یاد سے خالی
سدا دم بھرتے ہین ہر دم فقیر و بادشا تیرا

ازل سے ہے بجا آوازہ نوبت کا تری ہر جا
بجے گا تا ابد کوس نوبت جابجا تیرا

بلند و پست مین سب تجھ پہ لا ہے لامکان ایمان
پڑھا کرتے ہین کلمہ رات دن ارض و سما تیرا

نہین ہے کہکشان اور چادر انجم پہ تعظیماً
فلک نے سر پہ رکھی ہے ردا تیری عصا تیرا

سراسر مدعا سرکار کے پاس آپ آ پہونچے
کہ تا ہونے نہ پائے وا کہین دست دعا تیرا

ولا کشتی کو تیری کیا خطر طوفان عصیان سے
شفیع اللہ نہین نوح اور خدا ہے ناخدا تیرا

سہارا ہے تو ہی ہم بیکسون کا دین و دنیا مین
یہان بھی آسرا تیرا وہان بھی آسرا تیرا

مقام احمدی تک جز احد ہے نارسا و آتش
نہ پہونچے گا وہان اے عقل کل ذہن رسا تیرا

یہان شائق فرشتے وان بلایا عرش پر حق نے
یہ بندے کیا خدا کو بھی ہوا شوق لقا تیرا

حدیث من رانی دیکھی جسدن سے یقین آیا
کہ ہوگا جا سے حق دیدار بھی روز جزا تیرا

کھڑے ہونگے نیچے اوسکے سب آدم سی عیسیٰ تک — بحمد اللہ علیؑ کے ہے یہ ہوگا جب لوا تیرا
خدا کا اور بندوں کا بنے محبوب وہ بندہ — محب ہووے جو آل اصحاب کا احباب پیارا تیرا
مرے اشعار مین پڑ جائے جان رنگ تبسم سے — کہے گر مرحبا ہنسکر لب معجز نما تیرا

مذاق اللہ نے تجکو کیا مداح احمدؐ کا
نہ کیون ہر شعر ہووے قابل صل علیٰ تیرا

شاہ مکی مدنی یوسف کنعان کب تھا — مصر کا شاہ شہنشاہ رسولان کب تھا
ماجرا سیر علم اور چہ کنعان کا سنا — بھائی یوسف کا سا کہئیے شہ مردان کب تھا
اپنی چاہت سے اسی چاہ مین گرتا یوسف — ظاہر اسوقت ترا چاہ زنخدان کب تھا
بغض و حب تیری ہوئی فارق کفر و اسلام — پیشتر تفرقہ گبر و مسلمان کب تھا
تیرے منہ سے ہوا اظہار کلام اللہ کا — جبکہ مکھڑا ترا ظاہر نہ تھا قرآن کب تھا
اول آخر ہے تو ہی ظاہر و باطن ہے تو ہی — نہین معلوم عیان کب سے ہے پنہان کب تھا
ہوئی ظاہر بخدا شان تری آن تری — دوست دشمن تھے کہان آدم و شیطان کب تھا
نغمہ پرداز حقیقت ہے ہر آواز مین تو — تو ہی در پردہ تھا داؤد خوش الحان کب تھا
خادمہ دخت سلیمان بنے مخدومہ کی — حضرت شاہ سا دلداد سلیمان کب تھا
تیری امت ہوئی خیر الامم ای خیر بشر — ایسے مردم تھے کہان آدمی سا انسان کب تھا
مومن و مسلم و دیندار تھے اگلے بھی گروہ — پہلے یہ دین یہ اسلام یہ ایمان کب تھا
فرش پر عرش کی دکھلائین بہارین تونے — رنگ بیرنگی سے نیرنگ بہاران کب تھا

توہی جان توہی جہان تیرے سوا عالم مین — کب ہی موجود کوئی اور مری جان کب تھا
عالم نور سے عاشق کو ترے تا بہ ظہور — دیکھنے کا ترے معشوق نہ ارمان کب تھا
پایا سب خوبونکا محبوبونکا سر تاج تجھے — خوبیون مین کوئی تجھ سا شہ خوبان کب تھا
لفظ اللہ کے معنے مین محمد سمجھا — للہ الحمد کوئی مجھ سا ثناخوان کب تھا

نعت مین جسنے کہے شعر فرے کے مین مذاق
سب سخن فہم تھے کوئی نہ سخندان کب تھا

تو مدینہ مین ہی یا سینے مین — عکس تیرا ہی ہر آئینے مین
لامکان کی ہی فضا کوٹھے پر — عرش کی سیر ترے زینے مین
تو جو ہمدم ہو بہر کیف ہی پھر — لطف مرنے مین مزا جینے مین
بے مزہ ہی مجھے تجھ بن خور و نوش — نہ مزا کھانے مین نے پینے مین
حالتِ نزع مین عاشق ہی ترا — نہ تو مرنے مین ہی نہ جینے مین
کیجیے سو بار مرا سینہ چاک — دل صد چاک نہین سینے مین
دل مین پر تو ہی ترے مکھڑے کا — صاف آئینہ ہی آئینے مین
ہی خط سبز مین زیبا لبِ لعل — کام یاقوت کا ہی مینے مین
بے بہا کہیئے دُرِ دندان کو — قیمت آتی نہین تخمینے مین
صاف ہو جس سے کدورت آجائے — کیا صفائی ہی ترے کینے مین
حسن کی طرح ہو روز افزونی — تیرے عشاق کے روزینے مین

٦١

رات دن جس سے رہے مست مذاق
دو وہ اک جام مے او سینے مین

زندگی جام اجل پینے مین
موت عشاق کی ہی جینے مین

دل مرا خالی نہین سینے مین
مے الفت ہی بھری سینے مین

متبرک ہی دوشنبہ تجھ سے
برکت ہی ترے مہینے مین

باادب عرشی و فرشی ہین کھڑے
مثل دربان کے ترے زینے مین

کب تری رحمت نے صدا آئی
ہم گنہگارونکے تخمینے مین

زلف و عارض کی ملے دید کی بھیک
شام اور صبح کو روزینے مین

مین ہون اغیار کی جانب سے صاف
غیر ہر دم ہی مرے کینے مین

صاف باطن کوئی انصاف کرے
کس نے لکھی ہی غزل کینے مین

وا فقیرونکا غنی ہی ہر دم
دولت فقر ہی گنجینے مین

زخم جاتے ہی نہین سینے کے
چاک آتے ہی نہین سینے مین

نہ جلائے نہ بجھائے کوئی
دل سلگتا ہی بڑا سینے مین

ہی بہر شکل تری صورت نور
جلوہ گر آنکھونکے آئینے مین

وہ بیان مین نہین آنے کا مذاق
جو مزا پایا ہی مے پینے مین

شامل مردم محفل ہون تو گستاخی ہی
چشم دیدار کا سائل ہون تو گستاخی ہی

حامل نور ہون سینہ ہی مدینہ اى جان — دل کہے گر ترا محمل ہون توگستاخی ہی
نقل اوس مصحف ناطق کی ہی ہر فرد بشر — گر کہے اصل حمائل ہون توگستاخی ہی
نسبت خاک ہی افلاک سے لیس بی ادبی — ذرہ مہر شمائل ہون توگستاخی ہی
سر جھکا رہتا ہی اوس نقش قدم پر ہر دم — پای بوسی کا جو سائل ہون توگستاخی ہی
آپ کو آپکا عاشق مین بتاؤن کب تک — گر کہون عشق کے قابل ہون توگستاخی ہی
روسیہ ہون تمہین کس وجہ سے منہ دکھلاؤن — مین جو اس منہ کے مقابل ہون توگستاخی ہی
نام سے خنجر ابرو کے ہوا کام تمام — روبرو ہو کے جو بسمل ہون توگستاخی ہی

رند ہندی ہی مذاق اور وہ ساقی عربی
جا کے رسوا سر محفل ہون توگستاخی ہی

رہگذر مین تیری جنت سے سوا تزئین ہی — نقش پا تیر العینہ عین حور العین ہی
سدرہ و طوبے کو تیرے سر و سے پیوند کیا — مصرعہ قد کی ترے نے ربط یہ تضمین ہی
مدح کیا ہووے ترے حسن حسن کی اى حسین — قابل صل علی ہی لایق تحسین ہی
صاف نظارہ مین پھسلے ہی ملائک کی نظر — روے انور آپ کا ایسا صفا آگین ہی
مہر و مہ تکیے ہین تیرے چاندنی بستر ترا — عرش اک بالین ہی اور فرش اک پائین ہی
توہی ہادی توہی مہدی توہی رہبر توہی راہ — توہی مذہب توہی ملت توہی دین آئین ہی
اى مہ بطحے خدا کے واسطے صورت دکھا — عاشق بیتاب کی یہ صورت تسکین ہی
طالب سر آرزو مطلوب نملے پہروا ہی تو — عاشق سر اشتیاق و شاہد شوقین ہی

ساقی صافی طبیعت عابد مے نوش ہے
زاہد رندانہ مشرب صوفی رنگین ہے

نکلے خورشید قیامت گر اٹھے منہ سے نقاب
عارض روشن مین تیرے شان یوم الدین ہے

جس کو کہتے ہین مسیحا غاشیہ بردار ہے
سنتے ہین چرخ چہارم آپ کا خرزین ہے

ہر مکان بیت المقدس طور سینا ہر حجر
روضہ کے ہر اک حجر مین جلوہ والتین ہے

جان ہے ایمان کی اور دل ہے تو قرآن کا
یا محمد نام تیرا اس لئے یاسین ہے

مانگتا ہے جب دعا کوئی بحق روح پاک
فخر سے روح الامین کہتا ہے آمین ہے

کان مین کہدے لحد مین رکھ کے کوئی نام پاک
عاشقان نام احمد کی یہی تلقین ہے

خاک طیبہ مین پڑا ہو مردہ لے گور و کفن
اے مذاق اپنی ہی تجہیز اور تکفین ہے

شاہنشہی تمہاری غلامی کا نام ہے
یوسف ہے وہ جو آپ کا صاحب غلام ہے

تشبیہ مین رسول ہے تنزیہ مین خدا
ہے سب سے پاک سب مین تو ہی نیکنام ہے

روے منور آپ کا وجہ اللہ ہے
نے آئینہ نہ مہر نہ ماہ تمام ہے

بیچون و بیچگون ہے تو نے تشکل و بے نمون
جا نہلے سے دل شکستہ مین تیرا مقام ہے

تیری زبان مین بندو نے باتین خدا نے کین
اللہ کے کلام سے تو ہم کلام ہے

ہے ایک جان پنجتن و چار یار مین
وحدت کی مے ہے روح ہر اک جسم جام ہے

جان و تن علی ہے تو ہی روح حق ہے تو
جان خدا ہے اور نبی ہے امام ہے

ہے تو ہی غوث و قطب تو ہی خواجہ امام
ابدال نام ہے کہین اوتاد نام ہے

ہو خاتمہ بخیر ترے نام پاک پر
تو خاتم الرسل ہی تو خیر الانام ہی

جان جہانیان مین تری سعی ہی روان
دلہا ہے دو جہان مین تو ہی خوشخرام ہی

کونین مین ہی شور ترے حسن وعشق کا
از فرش تا بہ عرش تری دہوم دہام ہی

ہی تو ہی فیض بخش ہر اک خاص وعام کا
تیرے ہی فیض عام سے ہر خاص وعام ہی

ہی مطلب فنا وبقا بات مین تری
اہل طلب کا لب کے ہلانے مین کام ہی

صل علےٰ محمدؐ آل محمدؐ
حقا کہ مستحق درود وسلام ہی

شاہ عرب ہو مین ترا بندہ سیاہ کا
یہہ روسیاہ بھی ترا ہندی غلام ہی

ہر دم ہی جان ودل سے ترا کلمہ گو مذاق
ورد زبان حضور کا کلمہ کلام ہی

جامہ نوری ہی جسم پاک کا جبہ شریف
ہی جناب صاحب لولاک کا جبہ شریف

عرشی وفرشی مشرف اونکے پیراہن سے ہین
ہی شرف سب خاک کا افلاک کا جبہ شریف

ظاہر وباطن وہ جسم وجان ظہور اللہ ہی
صاف ظاہر ہی خدائی پاک کا جبہ شریف

پاک ہی اربعہ عناصر سے یہ جامہ نور کا
آب وآتش کا نہ باد وخاک کا جبہ شریف

جامہ اقدس ترا چودہ طبق کو ہے محیط
گھیر رکھتا ہی یہ نہ افلاک کا جبہ شریف

عرش وکرسی سرور عالم کی دستار وکلاہ
فرش کی تہہ ہی اور افلاک کا جبہ شریف

پردہ پوشی اور شرف بخشی دو عالم کی کام
نام ہی اک آپ کی پوشاک کا جبہ شریف

قطعہ جنت ہی اوس انسان کے پیش نظر
جسنے دیکھا اوس جناب پاک کا جبہ شریف

جسنے کی دم مین شب معراج سیر عرش و فرش
ہی یہ ابلیس حسبت اور چالاک کا جبہ شریف

جسنے سونگھی اسکی خوشبو اسکا جی خوش ہو گیا
ہی یہ سرور روح پر غم ناک کا جبہ شریف

رشتۂ جان جہان سربستہ ہی ہر تار سے
ہی سراپا روح جسم پاک کا جبہ شریف

مصحف ناطق سراپا آپ کی صورت شریف
جامۂ قرآن رسول پاک کا جبہ شریف

دیکھے جو عاصی سموم معصیت سے پاک ہو
یون دکھاتا ہی اثر تریاک کا جبہ شریف

چشم تر سے کیا لگاؤن جانتا ہی خوب تر
حال میرے دیدۂ نمناک کا جبہ شریف

جسکے دامن سے لگے ہین ہم گنہگار ای مذاق
ہی یہ اُس شافع رسول پاک کا جبہ شریف

ہی شمع خدا انجمن آرائے مدینہ
جبریل ہی پروانۂ شیدائے مدینہ

ہر رنگ مین ہی وہ چمن آرائے مدینہ
ہر گل مین ہی بوئے گل زیبائے مدینہ

جب رنگ پہ آیا گل زیبائے مدینہ
صدیق بنا بلبل شیدائے مدینہ

مجنون ہی ہر اک بید پہ صحرائے مدینہ
ہر آہوے خوش چشم ہی لیلائے مدینہ

ہی دیدہ و دل مین سر و سودائے مدینہ
بستی کبھی دیکھون کبھی صحرائے مدینہ

جی جا ہی چکا کہہ کے مرا ہائے مدینہ
ہی جان کی جا دل مین تمنائے مدینہ

دل عرش ہی تیرا شہ والائے مدینہ
تو آئے تو سینہ مرا ہو جائے مدینہ

یون عرش سے اعلی ہی ہر اک جائے مدینہ
ہی تیرا محل عرش معلائے مدینہ

ہین سوختہ جان ہند کے مولائے مدینہ
بتخانہ مین ہین محو تجلائے مدینہ

جی بیچ کے جنس مدنی کا ہون خریدار
لے ہند کے بازار مین سودائے مدینہ

دیوانہ ہی مجنون ہی دل اُس پردہ نشین کا
کیا مردمک چشم ہی لیلائے مدینہ

پردون مین حیا کے اُسے خالق نے چھپایا
کس طرح نہ عشاق سے شرمائے مدینہ

عاشق کہین معشوق کا گھر دیکھ نہ پاوے
ویس قرنی آئے تو چھپ جائے مدینہ

جی گھوتے رہے عشق دیار نبوی مین
کہہ کہہ کے اویس قرنی ہائے مدینہ

مین دیدۂ دل سے تو اوسے دیکھ رہا ہون
ان آنکھون سے کب دیکھئے دکھلائے مدینہ

آباد نبی خانہ سے اللہ کا گھر ہو
ٹوٹے ہوئے دلمین مرے بسجائے مدینہ

نزدیکی و دوری ترے نزدیک ہی یکسان
ہی پاس ترے قرب سے ہرجائے مدینہ

ہر دیدہ مین وہ نور سواد مدنی ہے
ہر دلمین نمایان ہی سویدائے مدینہ

مین قطع نظر سیر دو عالم سے کرون صاف
گر ایک نظر مجکو نظر آئے مدینہ

چلکر لب و چشم قدمبوس ہون آنسے
آنکھون پہ رکھون اونکو جو دیکھ آئے مدینہ

ہم خاک نشینونکی وہ شب ہی شب معراج
جس رات مین ہم دیکھ لین بیدائے مدینہ

بن دیکھے مرا شوق سے آنکھون مین دم آیا
کن آنکھونسے مردم ترا دیکھ آئے مدینہ

جیتے پھرے اوسجا سے وہین مر نہ گئے کیون
کس زیست پہ زائر ترا چھوڑ آئے مدینہ

خاک قدم پاک پہ کر پاؤن جو سجدہ
تا حشر رہون پھر مین جبین سائے مدینہ

مکہ کو مدینہ کے لئے آپ نے چھوڑا
کیون خانۂ کعبہ سے نہ بڑھ جائے مدینہ

کیا جذب محبت ہی کہ انصار نے کھینچا
مکہ سے اوسے جانب صحرائے مدینہ

ہمراہی مین محبوب کی گھر چھوڑ کر اپنا
سب یار مہاجر ہوے شیداے مدینہ

ہر ہر قدم اک سجدۂ شکرانہ کر اوس جا
چل کر بسر و چشم اگر پاے مدینہ

ہی کعبہ کے جانبکی نہایت یہی ایدل
تو شوق سے ہو طائف اقصاے مدینہ

کرتے ہین صفا حور و پری جن وملائک
کیا پاک ہی کیا صاف صحراے مدینہ

تار نظر مردم دیدہ سے بنے جاروب
ہم جھاڑتے ہین نظروں سے صحراے مدینہ

جاروب کشی کرتے ہو مُنہ دیکھو تو اپنا
آئینہ سے ہی صاف ہر اک جاے مدینہ

سدرہ نہین طوبے نہین ہی چتر سر عرش
ہر ہر شجر روضۂ خضراے مدینہ

دیکھے جو کوئی عرش کے کوٹھے پہ بھی چڑھ کے
کرسی نہ مکان کی ترے دکھلاے مدینہ

عالی ہی بلندی سے ترے شہر کی پستی
مکّہ سے ہی اعلے ترا بطحاے مدینہ

وہ بیت مقدس ہی وہ ہی مسجد اقصے
مسجد ہی قبا کی جو باقصاے مدینہ

ق

حق ساجد و مسجود ہی مسجد مین نبیؐ کے
اللہ رے مصلّی و مصلّاے مدینہ

پھر دیکھیے کیا جلوہ گری جلوہ دکھلائے
گر جلوہ نما ہووے تجلّاے مدینہ

ہر خشت مکان کہے ارنی کہکے پکارے
ہر سنگ کہے مین بھی ہون موساے مدینہ

ہر شاخ شجر ہو شجرِ وادیٔ ایمن
ہر برگ ہو گویا ید بیضاے مدینہ

موسیٰ کی کف دست کب اس ہاتھ کو پہونچے
ہی دست ید اللہ ید بیضاے مدینہ

قدرت کا خدا کی نظر آتا ہی تماشا
کیا دید کے قابل ہی تماشاے مدینہ

کیا نام خدا فرش سے تا عرش لگا ہو
سرکار کا دربار معلّاے مدینہ

ہین چار فرشتے شہِ والا کے مقرب
ہین چار وزیر شہِ والاے مدینہ

ہی چار کتابون مین وہی ذکر مبارک
ہین چار زبانون پہ سخنہاے مدینہ

یکتائی مین ثانی ترا پایا ہی تجھی کو
پایا ہی مدینے کو بھی ہمتاے مدینہ

بالاے محل بنگلیا بنگلہ تو بجا ہی
بیجا نہین گر عرش ہی بالاے مدینہ

ق

محبوب خودی سے نہ خدائی سے رکھے کام
ہی نام خدا خوب خود آراے مدینہ

پروا نہین کچھ عرش سے تا فرش کیسکی
نے عرش کی پروا ہی نہ پرواے مدینہ

ہی خلق خدا ملک خدا اوسکی ولایت
والی ہی جہان کا شہ والاے مدینہ

نے لے برگ و نوا خضر بیابان نہ پھرتے
دیتا جو جگہہ روضۂ خضراے مدینہ

اوس دشت مین کھوئے گئے ہر ایک قدم پر
جب خضر ہوئے بادیہ پیماے مدینہ

اب کیون مدنی آب خضر کے ہون پیاسے
ہی ساقیِ کوثر ترا سقاے مدینہ

جاے نہ مزا تا لبِ گور اوسکے دہن سے
جس کام و زبان پر ترا نام آے مدینہ

فرقت مین مدینہ کی اگر ہند مین مرجاین
آیا کرے مرقد سے صدا ہاے مدینہ

جون رابعہ جو عشق مین گھر بار سے گذرے
کعبہ کی طرح لینے اُسے جاے مدینہ

سب اہل جنون خاک مین اُس دشت کی ملجاین
ملجاے جو دیوانون کو صحراے مدینہ

اہی موج ہوا خضر کا دل لوٹ ہی جاوے
لہراے جو وہ سبزۂ خضراے مدینہ

ہی مہر الوہیت افلاکِ ہدایت
ہر ذرۂ خاکِ رہِ صحراے مدینہ

تیرے لبِ جان بخش نے عالم کو جلایا
تو ہی مرا عیسیٰ وہ مسیحاے مدینہ

دھومین ہین مچین ملک عرب اور عجم مین
کچھ مین ہی نہین ہون ترا شیدائے مدینہ

یان حسن کی شہرت ہی تو وان عشق کا چرچا
تم ہند مین مشہور مین رسوائے مدینہ

ہون عاشق بدنام رسولِ مدنی کا
ہی نام مرا عاشق رسوائے مدینہ

رسوائی جو ہونی تھی ہوئی آپ کے آگے
محشر مین نہ رسوا ہو یہ رسوائے مدینہ

یاد اپنی غلامی مین کبھی کیجئے صاحب
کیا بھول گئے بندہ کو مولائے مدینہ

ہر روز ہو دن عید کا ہر شب ہو شب قدر
روزے ہون جو وہ روز وہ شبہائے مدینہ

ہی دید عرب و عجم عین علیؑ سے
دیکھو در حیدر سے تو دکھلائے مدینہ

پاتا ہون محمدؐ کا مزا نام علیؑ سے
ساقی سے ہی کیفیت صہبائے مدینہ

دیکھا ہی برب عین عربؐ اوسی رب نے
دحیہ سے بنے جبریل تو دکھلائے مدینہ

بندہ پہ در عین عنایت یہ کھلا ہی
جب بند کرون آنکھ نظر آئے مدینہ

سینہ مرا میخانۂ حُبِّ مدنی ہی
جام آنکھین ہین دل ہی مرا مینائے مدینہ

دل داغ ہی کعبہ کا غمِ ہجر نبی مین
ظاہر حجر اسود سے ہی سودائے مدینہ

شہزادہ ہین سردار جوانان جنان کے
خاتون جنان فاطمہ زہرائے مدینہ

دو پھول ہین سبطین ریاض نبوی کے
ریحان نبی ہین گل رعنائے مدینہ

تخم اونکا پیمبر ہین شجر فاطمہؑ زہرا
پانی ہی علیؑ کیا رہی صحرائے مدینہ

اُن پھولونکا ہی صل علی رنگ ہی احمد
خوشبو ہی احد کیون نہ مہک جائے مدینہ

اُن پھولونمین محبوب کی بُو آکے بسی ہی
کس رنگ نہ خوشبو ونسے بس جائے مدینہ

آباد ہو اور شاد ہو وہ باغ وہ باڑی
پھولین پھلین دونو وہ شجرہاے مدینہ

ثمرہ ہین خواص اور عوام اون شجرون کا
ہین باغ دو عالم مین ثمرہاے مدینہ

واللہ مبارک ہی عجب دم قدم اونکا
جس جا پہ وہ ٹھہرین وہ ٹھہر جاے مدینہ

دشتِ نجف و کرب و بلا مشہد و بغداد
انوار نبی سے بنے صحراے مدینہ

سب ملک عرب اور عجم ہند مین لاریب
ہی مرقد سادات سے ہر جاے مدینہ

کیا ہند مین نقشہ ہی یہ شہر نبوی کا
جب دیکھیئے اجمیر نظر آئے مدینہ

محبوب حبیب مدنی ہی شہ جیلان
بغداد سے محبوب احباے مدینہ

مولی کے موالات غلامونپہ ہوے فرض
واجب ہوئی واللہ تولاے مدینہ

تو چاند ہی تارے ہین ترے آل اور اصحاب
کر مہر مہ انجمن آراے مدینہ

سب کچھہ ہی عنایات ہین تیری مرے آقا
بندہ پہ عنایت رہے مولاے مدینہ

ہر میوۂ جنت کا مذاقؔ آئین مزا ہی
کیا خوب ہین خوش فی الفم خرماے مدینہ

ہین تازہ مضامین مذاقؔ اپنی غزل مین
بہتر ہین سبھی یون تو غزلہاے مدینہ

مخمس بر غزل شہیدی بریلوی

ہوا وہ مظہر کامل خدا کے حسن بیحد کا
سراپا نور ہی پھر کیا ہو سایہ نور کے قد کا

ہی شمع لم یزل کا پرتو جلوہ محمد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہو شمع کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہی جہا نمین نور احمد کا

اوسی کے فیض سے کل دفتر عالم ہوا پیدا
نہین جز مبدء فیاض کوئی ماسبق اوسکا
اوسی کے نور کا پرتو عقول عشرہ مین دیکھا
دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا
نہ تھا نام و نشان جن روز ون اس لوح زبرجد کا

چمن بند قضا نقاش اوسکی بزم رنگین مین
ہر اک عرشی ہی حاضر باش اسکی بزم رنگین مین
قدر اک بندہ کے ہتا نقش اوسکی بزم رنگین مین
چمن پیرای کن فراش اوسکی بزم رنگین مین
بہار آفرینش ایک بوٹا اوسکی مسند کا

بنی جان تھر تھرائے خوف سے شیطان گھبرایا
تہ و بالا ہوئے کعبہ مین یکسر لات اور عزی
ہوا سارے جہان کے کافرون مین تہلکہ برپا
عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا
عرب مین شور اٹھا جسدم اوسکی آمد آمد کا

محمد مصطفی باعث ہوئے ایجاد عالم کے
بڑہے اوسکے سبب سے نوح و اسمعیل کے درجے
تمامی انبیا کو اوسکی خلقت سے ملے رتبے
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اس سے
نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

یہانہ اوسکے آنے کا نزول وحی و قرآن تھا
غلامون کی طرح آٹھون پہر دونو نپہ قربان تھا
فرشتہ تھا مگر ظاہر مین بنتا شکل انسان تھا
شب و روز اوسکے صاحبزادونکا گہوارہ جنبان تھا
عجب ڈھب یاد تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا

نہ تھا قابو بلبل و گل پہ ہوا صیاد و گلچین کو
بنا تھا جسم اطہر دو جہان کی زیب و تزئین کو
رکھا آباد و شادان گلشن دنیا کو اور دین کو
وہ اس عالم مین رونق بخش تھا حضرت نکی تسکین کو

گیا جنت مین طوبےٰ بنکے سایہ اوس سہی قد کا

دُرِ مقصود لیکر حق سے شاہ بحر و بر آیا
عجب دریا دلی سے جاکے بیخوف و خطر آیا
جو اوسکی ہمتِ عالی کا دریا موج پر آیا
شبِ معراج چڑہکر عرش پر دم مین اوتر آیا
بیان اوس قلزم معنی کے کیا ہو جذر اور مد کا

نجانو فرق اک نقطہ کا احمد کو اَحَد سمجھو
سراپا مظہر حق ظاہر و باطن مین ہے وہ تو
وہ خود مفتاح ہے مفتاح کی کیا اوسکو حاجت ہو
کشودِ عقدۂ باطن مین کافی نام حق اوسکو
کھلا کرتا ہے بے کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

جہان پرواز کرنے سے پر جبریل جلتا ہو
کہو ایسے محل مین دخل پھر شیطان کا کیا ہو
وہین مارا پڑے گو سو طرح کا بھیس بدلا ہو
گر افعی بنکے جا نکلے اودہر ابلیس اندہا ہو
ملا ہے قصر اخضر روح کو اوسکی زمرد کا

مثلث کو مربع کسطرح لکھتا کوئی یارو
احد مین میم آکر چار ارکان ہو گئے دیکھو
نہ ممکن تھا کسی ترکیب سے مفرد مرکب ہو
گذر وحدت سے کثرت مین نہوتا ذات مطلق کو
نہ بنتا صفر گر نقشِ احد مین میم احمد کا

سمجھ کر گوشۂ ایمان ترے دامن کو پکڑا ہے
مجھے کونین مین تیرے سوا اب آسرا کیا ہے
مرادِ دونون جہانمین توہی بس ملجا و ماوا ہے
بھروسا ہر کسیکو اک حصارِ عافیت کا ہے
تجھے نام مبارک کا ہے ذوالقرنین کو سد کا

مکانِ لامکان سے بھی ہے برتر کچھ ترا ایوان
ہے اوس سے نقش پا انداز تیرا عرش عالیشان

ستارے ہین تری پاپوش کے مہر و مہتاب ۔ تری پاؤن سے ہفتم فلک پر منزل کیوان
ترے سجدہ سے ہفتم آسمان پر فرق فرقد کا

خدا کا ذکر دلمین بخشش امت کے لب سائل ۔ معانی تو اودھر کے پر تلفظ مین ادھر مائل
اودھر مشغول حق سے لو ادھر تھا وعظ مین شاغل ۔ اودھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق کا شامل
خواص اوس برزخ کبری مین تھا حرف مشدد کا

ہین دونون جہانمین رحمت و غصہ کا ذکر کیون ہو ۔ تجھے بھیجا خدا نے رحمت اللعالمین اب تو
ترے انعام نے پایان کا کیا ہو شکر ایسی خو ۔ خدا ان مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہے بندون کو
ترا دست ضامن ہے حبیب کل کے مقصد کا

جو عاشق ہین وصال حق سے وہ ہونگے فرحت مین ۔ جو عابد ہین وہ حوران جنان سے ہونگے خلوت مین
زہے قسمت کہ عاصی ہونگے کیا کیا ناز و نعمت مین ۔ بیٹھینگے جبگھڑی عشرت کے سامان بزم جنت مین
کھلے کا حال امت کو ترے انعام بیحد کا

ترے محراب ابرو کا ہے طاق کعبہ شیدائی ۔ ترے خال سیہ کا سنگ اسود بھی ہے سودائی
ہے دلمین اوسکے داغ حسرت شوق جبین سائی ۔ رہا کعبہ مین تیرے روضہ کے در پر نہ جا پائی
اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ سنگ اسود کا

شفیع المذنبین جب یاد فرمائینگے امت کو ۔ خوشی کے مارے ہم سب بھول جائینگے مصیبت کو
جو روتے ہونگے ہنستے کھلتے جائینگے جنت کو ۔ لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض شفاعت کو
تماشا گاہ محشر مین تکینگے نیک منہ بد کا

وعید کہہ باقی تاکہ صادق ہو قیامت مین
یہودی اور نصرانی رہین تیری عداوت مین
مجھون کو تیرے اقرار ہو تیری نبوت مین
عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین
محل باقی رہے اللہ کے قول موکد کا

تری خاطر سے خالق نے کئے مخلوق انس و جان
ہوا معمور تیرے نور سے یہ عالم امکان
کیا پیدا نہ پیدا ہو کبھی ایسا کوئی انسان
ہوا تجھسا نہ ہو سکتا ہے میرا ہے یہی ایمان
نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

عجب کیا لال کر دیوے زبان ترکی و تازی
کہ شعر آبدار اپنا ہے رشکِ تیغ فولادی
کٹے اس تیغ ہندی سے نہ کیون جیبِ صفاہانی
تری تعریف سے میری زبانمین آئی ہے تیزی
صفاہان تک مسخر ہو گا اس تیغ مہند کا

مرا اک حرف موزون گر کوئی انصاف سے دیکھے
فصاحت اور بلاغت مین ہے بہتر سو کتابون سے
ردی ہو جائنگی صد ہا بیاضین سیکڑون نسخے
پھٹینگے مثل تقویم کہن دیوان ہزارون کے
ہوا عالم مین شہرہ میرے اشعار مجدد کا

نہ سحبان نے بلاغت کا کیا دعویٰ کبھو مجھسے
رہا سلمان فصاحت مین بہت اصلاح جو مجھسے
نہین ہوتا دبیر آسمان بھی دو بدو مجھسے
زمین کے شاعرونکو کیا مجال گفتگو مجھسے
ترے صدقے سے مین محسود رہتا ہون عطارد کا

طپان شوق زیارت مین ہے ہر دم روح ابوطالب
مرا ہادی ہے رہبر ہے علی ابن ابی طالب
جناب آسمان رفعت پہ پہنچونگا یہ ہے غالب
ہوئی ہے ہمت عالی مری معراج کی طالب

میسر ہو طواف اے کاش مجکو تیرے مرقد کا

کبھی یہ مردم دیدہ سوادِ شہر کی دیکھین
کبھی اوس روضہ اقدس کے وہ قبے نظر آئین
کبھی درگاہ مین تیری کرون جاروب پلکین ہین
کبھی نزدیک جاکر آستانہ پر ملون آنکھین
کبھی مین دور بیٹھون اور کرون نظارہ گنبد کا

ترے کوچہ مین جاکر کیا بھلا فردوس یاد آوے
کہ بہتر سدرہ و طوبی سے دیوار و نکے ہین سایے
مجھے خلدِ برین کے عیش و عشرت سہو ہوجاوے
فراغِ دل سے گزران زندگی کا کوئی دم گذرے
حسد ہو خضر و عیسے کو مرے عیش مخلد کا

الٰہی پہنچون شہر ہان ہی مقصود ہو میرا
اگر مر جاؤن مین جاکر وہان تو اس سے بہتر کیا
وہانکے دشت مین ہو جاؤن طعمہ درندونکا
مدینہ کی زمین کے گر نہ لایق ہو مرا لاشا
کسی صحرا مین وہانکے مین خورش ہون دام و دد کا

خرابی آشیان عنصری کی سیر سے جب آئے
کبوتر بنکے روح پاک تیرے روضہ مین پہنچے
جو ہو آزاد مرغِ جان تو بال شوق سے اوڑ جاوے
تمنا ہی درختون پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جسوقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

مذاق عشق اس مسئلہ کی ہی خبر ثابت روایت سے
کہ خالق نے درود افضل کیا ہی ہر عبادت سے
وہین وصل علے فرما کے خود لیتا ہے رحمت سے
خدا مُنہ چوم لیتا ہی شہید کس محبت سے
زبان پر میری جسدم نام آتا ہی محمد کا

خمسہ بر غزل قدسی

آئے محشر میں جو تو بہر شفاعت طلبی
بول اٹھیں نام خدا سارے نبی اور ولی
تک رہیں اہل قیامت زرہ بوالعجبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

بندگی میں تری حیران بخدا ہوں ہر دم
عالم حسن سے حیرت میں ہوں جان عالم
نہ خدا کہہ سکوں تجھکو نہ ملک نے آدم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بوالعجبی

سب تجھی سے ہیں و لیکن نہیں کوئی تجھسا
باعث خلقت آدم ہے تو ہی اسکے سوا
جلوہ گر ذات تری ہے صفت ذات خدا
نسبت نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

دیکھے جبریل جو دربان کا ترے جاہ و حشم
کہے از راہ ادب تجھسے یہ آہوے حرم
سر کے بل دوڑ کے لے وہ چہ کلبی کے قدم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوے تو شد بے ادبی

تیرے جلوہ سے ہوے سنگ مکان غیرت طور
صدقہ نعت میں سے ترا ظاہر ہوا نور
ملک مکہ کا ہوا نور خدا سے معمور
گوہر پاک تو از خاک عرب کردہ ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

کیا روضہ اقدس میں شہا تو نے خرام
سب بقا رکھتی ہو خاک اقدام
ہوے سرسبز قدموں سے اشجار تمام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرہ آفاق بہ شیرین رطبی

بحر بخشش کی تری رحمت عالم کیا بات
چشمہ نور ہے تو ہم خس و خار ظلمات
تجھسے سیراب ہیں حیوان و جمادات نبات
ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

منتظر ہوں ترے دیدار کا ہر شام و سحر
کیجئے بہر خدا ایک نگہہ لطف ادھر
محو نظارہ ہیں ونرات دل و دیدۂ تر
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

تیرا بیمار مذاق اور تو ہے صحت اوسکی
عیسیا تو ہے دوا دل کی تو ہی درد دلی
موت ہی ہجر ترا وصل حیات ابدی
سیدی انت حبیبی و طبیب و قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پئے درمان طلبی

خمسہ دیگر

ابطحی یثربی و مکی و شاہ مدنی
لب لعلین بکشا صاحب وجہہ حسنی
ہاشمی مطلبی سید اہل زمنی
اے نمک جوش ادا از دہنت کم سخنی

خون شد از شرم لبت آب عقیق یمنی

آب و تاب لب و دندان تو مکی مدنی
شور در معدن تمکین و ملاحت فگنی
غیرت لعل بدخشانی و دُر عدنی
اے نمک جوش ادا از دہنت کم سخنی

خون شد از شرم لبت آب عقیق یمنی

من بعد یادم و در انجمنت کم سخنی
شور افگندہ بناز سخنت کم سخنی
باعث شورش و غوغای منت کم سخنی
اے نمک جوش ادا از دہنت کم سخنی

خون شد از شرم لبت آب عقیق یمنی

خوشنما نام خدا از دہنت کم سخنی
شورش ناز نما از دہنت کم سخنی
بندہ را لطف فزا از دہنت کم سخنی
اے نمک جوش ادا از دہنت کم سخنی

خون شد از شرم لبت آب عقیق یمنی

فیض بخش فصحا از دہنت کم سخنی
ناز و اعجاز نما از دہنت کم سخنی
قابل صل علی از دہنت کم سخنی
اے نمک خوش ادا از دہنت کم سخنی

خون شد از شرم لبت آب عقیق یمنی

از ازل تا بہ ابد انجمنت روشن شد
عرش و فرش از اثر گرد رہت روشن شد
عین شمس و قمر از خاک درت روشن شد
چشم عالم ز غبار قدمت روشن شد

دو جہان باد فدائے تو رسول مدنی

نور چشم رہگذار قدمت روشن شد
نقش آدم ز نگار قدمت روشن شد
رنگ و رویم ز بہار قدمت روشن شد
چشم عالم ز غبار قدمت روشن شد

دو جہان باد فدائے تو رسول مدنی

عاشقانت چہ ہوائے گل و ریحان دارند
تازہ خلعت بہ بر اشجار گلستان دارند
دل ز عکس رخ تو روضۂ رضوان دارند
ہمہ از لطف تو پیرایۂ الوان دارند

شفقی چرخ و ہوا ابرے و گلشن چمنی

دارد از شوق تو ہر اک چمنے صحرائی — چاک و دل تنگی و آوارگی و نالہ کشی
خندۂ خامشی و شوخی و شیرین کامی — از تو دارند گل و غنچہ غزال و طوطی

خوش لبی خوش دہنی خوش نگہی خوش سخنی

گلشنِ کون و مکان ست نثارِ رہِ تو — رنگ این عالم نیرنگ بہارِ رہِ تو
باغ فردوس برین شد خس و خارِ رہِ تو — میکند جلوہ بصد رنگ غبارِ رہِ تو

ارغوانی شفقی یاسمنی نسترنی

از دل و دیدہ خود محو سراپاے وےیم — ہمہ تن چشم شدہ منتظرِ دیدارم
چشم بد دور چو آن قامتِ نیکو بینم — نہ کشم تنگ در آغوش نگاہش ترسم

کہ خلد خار بہ پیراہنِ نازک بدنی

من نے برگ و نوا دل بہ ہوایش دادم — زیرِ شاخِ شجرِ روضہ او آبادم
بلبلِ قدسم و در باغِ بقا دل شادم — منکہ چون بوے گل از رنگ فنا آزادم

نتوان کرد مرا صید بدام کفنی

اے غلامانِ بلالت عربی و عجمی — خانہ زادان جمالت عربی و عجمی
وے دعاگوے کمالت عربی و عجمی — خادم جاہ و جلالت عربی و عجمی

بندۂ آن خط و خالت حبشی و ختنی

موسوی سوختہ جان عشرت جان توبہم — آفرین شعلہ نفس بود وحید آتش دم

پرسش کردہ مذاق آتش سودائے دلم　　زادۂ داغ محبت جگر سوختہ ام

نیست بر آتش من حاجت دامن زدنی

خمسۂ مذاق بر غزل حضرت سعدی شیرازی

ماسوائے تو یا رسول اللہ　　شد برائے تو یا رسول اللہ
سینہ جائے تو یا رسول اللہ　　دل گدائے تو یا رسول اللہ
جان فدائے تو یا رسول اللہ

تو ہی سب کا شفیع یا احمد　　ہے جو مخلوق ازل سے تا بہ ابد
نیک ہووے کوئی و یا ہو بد　　ارحم الراحمین نہ بخشاید
بے رضائے تو یا رسول اللہ

وصف ہووے مبارک او سیارے　　سر ہو جیسے ہو نہیں سکتے
بولتے ہوتے رونگٹے تن کے　　کاش ہر موے من زبان بودے
بہ ثنائے تو یا رسول اللہ

در دولت سے تیرے یا احمد　　نہ اوٹھے گا فقیر تا بہ ابد
تیرے کوچہ کی چھوڑ کر سرحد　　کسے بدروازہ کسان بردو
بے نوائے تو یا رسول اللہ

چشم دیدار پاک ہے ہر دم　　ہو گئے نور دیدۂ پرنم
تیرے قدمونکی تیرے سر کی قسم　　گر بیایم بجائے سرمہ کشم

خاک پاے تو یا رسول اللہ

یا دہی جنکو کیفِ جامِ الست	بھولے وار ہین کے بلند و پست
عشق مین تیرے جو ہوا ہے مست	فارغ از ابتلاے کونین است

مبتلاے تو یا رسول اللہ

رفعتِ فرش آستانکو تری	نہین پاتی ہے عرش کی کرسی
سجدہ گاہِ مذاق ہے وہ گلی	سر نہادست بر درت سعدی

بہ ہواے تو یا رسول اللہ

حلیۂ مبارک سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰھم صلّ علی محمد و آلہٖ قد حسنہ و جمالہ

حمد ہو کس مُنہ سے تیری ذو الجلال	تو نے دکھلایا محمد کا جمال
مظہر اللہ ہے احمد کا نور	اوسکی صورت مین ہوا حق کا ظہور
دیدِ احمد کی ہے دیدارِ احد	کیا ہی شان اوسکی ہے اللہ الصمد
ذات ہے واللہ اوسکی اسم ذات	آل اور اصحاب اسماء صفات
حلیۂ شکلِ نبی لکھ لے قلم	ترجمہ کر تو حدیثِ خوش رقم
ترمذی سے نے یہ شمائل مین کہا	ہے حسن ابن علی سے یون سُنا
یعنی فرماتے تھے یہ وہ خوشخصال	مینے پوچھا جاکے باشوقِ کمال

ہند ابی ہالہ کے بیٹے سے یہ حال ... یاد تھا اوسکو نبی کا خط و خال
اور کیا کرتا تھا خوب اچھا بیان ... حلیہ خیر البشر وہ خوش زبان
شوق تھا جسکو بیان اوسکا سنون ... تو علاقہ ایسی صورت سے رکھون
دل مین رکھنا شکل احمد کا خیال ... ہے یہ تقلید حسن نے قیل و قال
تھے حبیب حضرتِ پروردگار ... سب سے خوش رو بس متین شان دار
روے روشن چودہوین کا چاند تھا ... تھا چمک مین بلکہ اوس سے بھی سوا
کیا مکھڑے کی تجھ سے آب و تاب ... دیکھکر تو اوسکو کہتا آفتاب
چاند کا ٹکڑا تھا ہالہ ماہ کا ... چہرہ چمکے تھا کبھی تلوار سا
آپ کا مکھڑا ہے بے مثل و مثال ... ہے یہ وجہ اللہ نورِ ذو الجلال
دیکھنا اوسکا ہے دیدارِ خدا ... ہے رسول اللہ خدا سے کب جدا
تھا درخشان چہرہ اور رنگت ملیح ... مائل سرخی تھا وہ حسن صبیح
وہ سلونا لعل گورا رنگ تھا ... ہو چنبیلی اور گلاب اوسپر فدا
نرم و نازک تھے وہ رخسار رسول ... روبرو جنکے خجل جنت کے پھول
تھے چمک مین ایسے رخسار نبی ... چاند سورج اونسے لیتے روشنی
تھا بڑا اوس سرورِ عالم کا سر ... اوسمین سرِ سرمدی تھی سر بسر
سر نہ چھوٹا تھا نہ تھا بیحد بڑا ... تھا بھرا عقلون سے سر سردار کا
یون ہی سر سے پاون تک تھا اعتدال ... تھے تمام اعضا سڈول اچھے کمال

تھا پرندہ کا نہ اُس سر پر گذر
بیٹھتی مکھی نہ جسم پاک پر

دھوپ مین چلتا جو وہ سرورِ زمان
ابرِ رحمت سر پہ ہوتا سائبان

بال سیدھے تھے نہ گھونگروالے تھے
تھے نئے انداز کے حلقے پڑے

چار جانب چھوڑ دیتے سر کے بال
اور کبھی اک مانگ لیتے تھے نکال

چار گیسو اور دو گیسو کبھی
دونون جانب چھوڑ دیتے تھے نبی

گیسوؤن کا چھوڑنا با اختصاص
تھی یہی آلِ نبی کی وضع خاص

ڈالتے تھے تیل بالون مین نبی
آئنہ لے بال سلجھاتے کبھی

شغل تھا اکثر جنابِ پاک کا
شانہ و آئینہ و سواک کا

نور آگین بال تھے باآب و تاب
ہو فدا خوشبو پہ سنبل مشکناب

بالونکے دھوون کا تھا یہ معجزہ
پیتے ہی بیمار پاتے تھے شفا

رہتے تھے موے مبارک سربسر
گاہ نصف گوش پر گہہ دوش پر

کان کی لو تک کبھی رکھتے تھے بال
اور کبھی شانون تلک وہ خوش خصال

حج و عمرے کے سوا اے مومنین
سر نہ منڈواتے تھے وہ سردارِ دین

سر پہ بارہ لاکھ اور تیرہ ہزار
تین سو اور تیس بال اُنکے تھے یار

تھے قریب بست مواونکے سفید
قدر کی شب مین ہو جیون صبحِ امید

یہ بڑھاپا تھا رسول اللہ کا
اور کچھ بوڑھے نہ تھے اسکے سوا

بیس بال اونکے تھے جیون چاند کے تار
تھی سیاہی مین سفیدی کی بہار

تھا فراخ ایسا وہ ماتھا چاند سا — حوصلہ جیسے دل عشاق کا
جیسی خوشبو اونکی پیشانی مین تھی — کب خیابان گلستانی مین تھی
کر گلاب و عطر اوسپر سے نثار — مشک و عنبر زعفران صدقے اُتار
ایک عورت لیکہ بیمقدور تھی — جبکہ اوسکی بیٹی کی شادی ہوئی
کچھ نہ خوشبو کو میسّر جب ہوا — آپ سے سائل ہوئی وہ مفلسا
اپنے ماتھے کا پسینہ کچھ ذرا — پونچھکر حضرت نے اوسکو دیدیا
ہوگئے خوش اک عطردان مین لیگئی — اوس دولہن کے تن مین وہ خوشبو ملی
کھل گئے ملکر دولہن کے خوب بھاگ — صدقے اوس خوشبو پہ ہو عطر سہاگ
بسگئے خوشبو مین وہ دولہا دولہن — نسل مین باقی رہی خوشبوی تن
جوڑا ماتھا اور کھنچے تھین وہ بھوین — کہیئے رفر قاب قوسینی اونہین
ابروے خمدار طاقِ کعبہ سان — تھین وہ محراب سجودِ عارفان
دونون ابروئے مدِ بسم اللہ تھین — سرنوشتِ دفتر اللہ تھین
نے ملی تھین بلکہ تھین دونون الگ — بیچ مین تھی اونکے اک باریک رگ
وقت غصہ کے جو ہوتی تھی بلند — کانپ جاتا تھا عدو کا بند بند
ہاشمی رگ تھی رگ جان جہان — اوس سے تھا جوہر شجاعت کا عیان
یہ بھی لکھا ہے بھوین تھین وہ ملی — پر روایت ہے نہ ملنے کی قوی
لکھ سکون نقشہ بھوونکا کیا مجال — تھین وہ پوری صورتِ نقشِ ہلال

لمبی پلکین تھین بڑی تھین انکھڑیان
لال ڈورے تھے سپیدی مین عیان

تھے بھوون مین دو ہزار اے یار بال
دونون پلکون مین تھے دو سو چار بال

آتی تھین چشم خدا بین مین نظر
خوبیان آنکھونکی ہو وین جس قدر

ہی حدیثونکی کتابون مین لکھا
حال حضرت کی نگاہِ پاک کا

ہو اندھیرے یا اُجالے مین گذر
ایک سان آنکھونسے آتا تھا نظر

روز روشن مین وہ تارے دیکھتے
اور ثریا کے ستارے دیکھتے

سوے کعبہ دیکھکر نام خدا
ڈالی مسجد کی مدینے مین بنا

آپ سے نزدیک تھا نزدیک اور دور
تھا نظر مین پیش و پس دور و حضور

آگے پیچھے سے برابر دیکھتے
شش جہت کو اک جہت پر دیکھتے

آپ کا یکسان تھا سونا جاگنا
آنکھین سو جاتی تھین دل تھا جاگتا

مسئلہ ٹھہرا یہ ہی نیند آپ کی
توڑنے والی وضو کی بھی نہ تھی

تھا نظر مین اُنکے سب دنیا و دین
دل مین علمِ اولین و آخرین

تھے سراپا آپ اک نور البصر
دیکھکر اونکو خدا آتا نظر

تھین جو آنکھین سُرمگین اور سرنگین
دیکھتے کن انکھیون وہ عین الیقین

مائل اکثر وہ زمین کی سمت تھے
آنکھ اوٹھا کر آسمان کم دیکھتے

وحی کا جسوقت ہوتا انتظار
سوے گردون دیکھتے وہ خاکسار

ناک پاک اونکی تجلی ناک تھی
اونچے بانسے پر تھا نور اک منجلی

یک بیک جو اونکی بینی دیکھتا | نور سے بینی کو اونچا جانتا
گوش تھے دو گوشوارے عرش کے | یا تھے روشن دو ستارے عرش کے
کان مین تھا سترِ نورِ لامکان | سنتے انحد کی صدا اور کن فکان
قوتِ سمع پیمبر کیا کہون | ایک حدیث اونکی سماعت کی پڑھون
دیکھکر ناگاہ سوے آسمان | ایک دن یارونسے فرمایا بیان
آسمان کا ایک دروازہ کھلا | اُسکے کھلنے کی سنی مینے صدا
اوس سے اُترے ہین ملک ستر ہزار | سورۂ انعام لیکر باوقار
سنتے یکسان پاس سے اور دور سے | تھا نہ قرب وبعد دور اوس نور سے
صاحب لولاک کی سمع وبصر | تھی خداے پاک کی سمع وبصر
مثل ابروے کشیدہ لعل تھے | تھے رگِ یاقوت کے ڈورے کھچے
کیجئے مونچھونکے بال اُنکے شمار | چار بار ہی مُنہ سے کہہ لفظ ہزار
خوب مونچھونکے کترواتے تھے بال | کچھ کبھی لیتے تھے ڈاڑہی کو سنبھال
مونچھین کترانا ہی وضع مؤمنین | اور نہ کترانا ہی وضع مشرکین
سینہ چھپ جاتا تھا ڈاڑہی تھی گھنی | لیتی تھی ریش مبارک کچھ کبھی
یعنے کم کرتے تھے عرض وطول کو | تاکہ کوئی بال کم زائد نہ ہو
بال ڈاڑہی مین سب اُنکے ہوتو | تھے چھ لاکھ اور چار سو ہشتاد و دو
نرم وہموار آپ کے رخسار تھے | نے بہت پھولے تھے نے گول اور ڈھلے

تھی گلاوٹ اونکے چہرہ مین ذرا
وجہہ اسکی لکھتے ہین سب نکتہ دان
وصف مردان ہی فراخیِ دہن
ہو بیان اوس خوش دہن کی بات کا
پر فراخیِ دہن کی اک وجہہ
قول میرا ہی بہر دل کو قبول
یعنے برحق ہی کلام احمدی
اور کرنے کو کلام اللہ کے
ہو دہن مین بھی لیاقت بات کی
بول بالا بولے جو اہل سخن
تھا دہن اوس غیرت گل کا کشاد
پوچھتا ہی کوئی غنچونکی نہ بات
قدر کلیونکی نہین بازار مین
ہین خریدار گل خندان ہزار
گل کی خوشبو سے معطر ہی دماغ
افسر نوبادۂ بستان ہی گل
پڑھتے ہین پھولونپہ سب صل علی

اور کشادہ تھا دہانہ آپ کا
ہی عرب مین عیب تنگیِ دہان
اک سخنگو نے کہا ہی یہ سخن
جو کہا جسنے مذاق اچھا کہا
مجھکو سوجھی ہی نئی اور نیک وجہہ
مثل قَالَ اللّٰہ ہی قَالَ الرَّسُول
جیون کلام حق ہی بات اونکی بڑی
اک بڑا کلمہ و جبڑا چاہیئے
کب ہی زیبا چھوٹا منہ باتین بڑی
ہو بڑا اوسکا ہر اک منہ سے دہن
اوسکا یہ مطلب کہ منہ خندان وشاف
گو کہ ہی اونکا دہن تنگی کے ساتھ
ہنستے ہین غنچون پہ گل گلزار مین
ہوتے ہین بلبل گلے کا اونکے ہار
سونگھکر اوسکو ہی ہر دل باغ باغ
زینت دستار سرداران ہی گل
گل مین ہی خوشبوی روے مصطفےٰ

کھل کے ہوتا ہے کشادہ روانار — کھلکے منہ کچھ اُسکی کھلتی ہے بہار
وہ دُرِ دندان دُرِ شہوار تھے — اونکو دُرج بادشاہی چاہیئے
ہووین جو موتی کہ قیمت مین گران — اونکے رکھنے کو بھی ہو درج کلان
تھا کشادہ اسلیئے مُنہ آپ کا — تا کہ وقتِ خندہ دندان نما
دیکھلے ہر شخص وہ دُرِّ یتیم — خالی حکمت سے نتھا فعلِ حکیم
معجزہ تھے لب دہانہ خوش نما — نے کشادہ تھا بہت نے تنگ تھا
دانت کھڑکی دار تھے ایسے جلی — بات کرنے مین نکلتی روشنی
اور جب ہنستے تھے وہ بدر الدجیٰ — صاف دیوار ونپہ پڑتی تھی ضیا
دانت دکھلاتے تھے بجلی کی چمک — اور اونکی صفائی اور دمک
ہنستی پیشانی تھی موھنہ ہنستا ہوا — پھول سے جھڑتے تھے چہرہ سے صدا
تھی ہنسی بس مسکرانا آپ کا — تھا یہی ہنسنا ہنسانا آپ کا
ہنسنے رونے کی نہ آوازین سنین — لب پہ آئی موج نازانکھین بہین
روتے دم آتی تھی سینہ سے صدا — جس طرح سے دیگ اُبلے برملا
عشق سے دلمین یہ آجاتا تھا جوش — دیگ پکنے مین ہو جیون جوش و خروش
تھی زبان پاک وحدت ترجمان — کلمۂ توحید کرتے تھے بیان
خوب خوش آواز تھے اچھا کلام — تھا کلام اللہ بس اُنکا کلام
کیون نہ احسن ہو خوش الحانی کے ساتھ — لحن داؤدی سے قرآن کی قرات

وعظ و خطبہ کی صدا جاتی تھی دور — کچھ عجب دلکش تھی آوازِ حضور

مست آوازِ الست اونکی صدا — سُن کی روحون مین اُٹھے شور بلا

جامع و مانع ہی سب اُنکا کلام — ختم ہی اون پر فصاحت لاکلام

تھا فصاحت اور بلاغت کا یہ حال — ہو بیان اہل زبان سے کیا مجال

تھا لعاب اونکے دہان پاک کا — خوش مزہ نہرون سے جنت کی سوا

تھا شفا سب عاشقانِ زار کا — تھا دوا دردِ دلِ بیمار کا

کیا کہون آب دہن کے معجزات — تھوک تھا اونکا بہ از آبِ حیات

جنگ خیبر کے دن آنحضرت نے جب — حیدر صفدر کو فرمایا طلب

آنکھین دُکھتی تھین علی کی درد تھا — دیکھکر آنکھین محمدؐ نے ذرا

لب لگایا صاف بس اچھی ہوئین — آنکھین اوس خیبر کشا کی کھل گئین

تھا پیاسا ایک دن پیارا حسن — وہ زبان چوسی ہوا سیر تر دہن

قطعہ

مُنہ مین جس بچہ کے ڈالا وہ لعاب — پھر نہ دودھ اُسنے پیا پیکر وہ آب

خشک تھا روز حدیبیہ کنوان — ڈالی کلی پڑتے ہی آب دہان

جوش مارا اُس کنوئین نے ایکبار — جانور اور آدمی پیدل سوار

پی کے پانی خوش ہوئے سب لشکری — پھر نہ سوکھا وہ کنوان ہرگز کبھی

ایک بار اک ڈول سے پانی پیا — مُنہ کا پانی آپکے اوسمین گرا

وہ کنوئین مین ڈول ڈالا چاہ سے — اور پھر پانی نکالا چاہ سے

اوسمین خوشبو مشک کی آنے لگی
مشک اوسکی ہر جگہہ جانے لگی

اوسکا پانی اک تبرک ہوگیا
ہوگیا وہ چاہ زمزم سے سوا

تھا انس کے گھر مین اک کھاری کنوان
اوس مین ڈالا آپکا آب دہان

اوسکا پانی صاف میٹھا ہوگیا
سب کنوون سے بہتر اچھا ہوگیا

معجزے ایسے ہوے ہین بیحساب
تھا بھرا اعجاز سے مُنہ کا لعاب

کھایا ساری عمر مین حضرت نے کیا
ایک من دو سیر غلہ کے سوا

سروعین یاد مولے مین رہے
پس ترسیٹھ سال دنیا مین رہے

فقر و فاقہ سے ہمیشہ کام تھا
کھانا پینا کچھ برا سے نام تھا

ہونٹھ تھے ہر خوش دہن سے خوبتر
اونسے کس مُنہ سے مقابل ہو شکر

تھا دہانہ آپ کا ازبس لطیف
خوب تھی ہر شخص سے گردن شریف

صاف گردن اوس رسول پاک کی
تھی صفائی مین صراحی نقرئی

یا وہ شیشہ تھی کہ جس سے مے پرست
سارے عالم کے ہوئے مست الست

اور باہین تھین قوی اور لنبیان
دست و پا بازو زبردست ازیلات

تھی ہتیلی چوڑی لنبی اونگلیان
جڑ سے بھاری اور سر سے پتلیان

اونکے ہاتھون کا لکھون کیا معجزا
معجزا وہان ہاتھ جوڑے تھا کھڑا

اونگلیون سے نہرین جاری ہوگئین
گھاٹیون سے ندیان بہنے لگین

سارے لشکر نے وضو اوس سے کیا
سب نے وہ اعجاز کا پانی پیا

سنگریزے ہاتھ مین اعجاز سے
ذکر حق کرنے لگے آواز سے

ہاتھ جس منہ کو لگا روشن ہوا
تھا ید بیضا مین کب یہ معجزا

چاند اور سورج اشارے مین چلے
چاند کے انگلی سے دو ٹکڑے ہوئے

اون ہتیلی اور تلوون سے کہین
نرم زائد ریشمی کپڑا ہین

ہاتھ جو چھو لے وہ خوشبودار ہو
اور شفا پاے اگر بیمار ہو

جوڑا سینہ سینے سے لے ناف تک
بالونکی سیلی تھی اک بلے ریب و شک

بال تھے سیلی ہین شش لکھ سی ہزار
اور نپہ افزون کیجیے دو صد چہار

باقی سینہ پیٹ تھا سب پاک و صاف
تھا وہی ایک خط مو تا حد ناف

پیٹھ اور پیٹ آپکا ہموار تھا
پیش و پس آئینہ انوار تھا

تھی بغل حضرت کی ہمرنگ بدن
اوسمین خوشبو تھی بہ از مشک ختن

فرق تھا کچھ دونون کاندھونمین ذرا
کیونکہ سینہ خوب تھا اوبھرا ہوا

فرق تھا شانونکے جو کچھ درمیان
اوسمین تھا مہر نبوت کا نشان

عقدۂ مہر نبوت یہ کھلا
ہین رسول اللہ ختم الانبیا

رونگٹے کچھ آپکے پہونچو نپہ تھے
اور کاندھونپر بھی تھے کچھ رونگٹے

پنڈلیان پتلی تھین چھوٹی ایڑیان
اور نہ تھین پر گوشت موٹی ایڑیان

پنڈلیان نازک تھین ساتھ اک ناز کے
گہرے تلوے تھے بھرے انداز کے

تھے برابر اور چلنے وہ قدم
صاف ڈھل جاتا تھا پانی پڑتے دم

برکتِ پاے مبارک سے ہوا
قرض سے حاصل نتھا اونکو فراغ
باغ مین ڈھیر اک چھوہارونکا جو تھا
قرض خواہونکو چھوہارے دیدئے
چال مین اونکی عجب انداز تھا
تھا بہت لنبا نہ ٹھنگنا سروناز
باوجود اسکے کوئی قد کا بلند
سر مبارک سے رہتا سرفراز
معجزہ یہ اوس قدِ بالا کا تھا
قدِ نورانی کا جو سایا نہین
اوس شجر مین ہین نہان انوار کیا
سایۂ فضل الٰہی ہی وہ قد
سر سے پا تک تھا وہ اک نورِ لطیف
بے نمون بے شبہ وہ تشبیہ تھی
جسم روحانی سراپا روح تھا
جسم اوسکا روح روحِ انس وجان
جان وتن اک نور تھا بے اختلاف

اس روش سے قرض جابر کا ادا
چھیننے لیتے تھے یہودی اونکا باغ
پاؤن اوسپر جب پیمبر نے رکھا
پھر نہ اوس خرمن سے خرمے کم ہوئے
وہ سراپا ناز اور اعجاز تھا
تھا میانہ قد نہ کوتاہ نے دراز
ساتھ چلنے مین نہوتا سربلند
گو نہ تھا قد آپ کا اتنا دراز
اوس قدِ بالا کا تھا یہ معجزا
بھید اوسکا خلق نے پایا نہین
سروِ بے سایہ مین ہین اسرار کیا
اوسکا سایہ ہی ازل سے تا ابد
تھا سراپا نور وہ جسمِ شریف
آپ کی تشبیہ بھی تنزیہ تھی
جسم اوسکا اسم اوسکا روح تھا
سایہ روح الروح کا کیا ہو بیان
پٹکا نکلا تھا کمر سے اسکے صاف

حال باطن کا کھلا کیا فرش پر — جسم ظاہر سے وہ پہونچا عرش پر

دشت تھا ہیبت سے حق کی ہولناک — خوش ہوا اُن جوتیوں کی پا کے خاک

دشت ایمن مین بحکم کردگار — پاؤن سے موسیٰ نے لی جوتی اُتار

وہ حبیب پاک پہنے جوتیان — پہونچے فرش عرش پر جلوہ کنان

جس زمین پر اونکے پڑتے تھے قدم — کھائی ہی اوس شہر کی حق نے قسم

پاک ہی ایسی اونہین پاؤنکی خاک — جسکی کھاتا ہی قسم اللہ پاک

ہی لعمرک عمر جانان کی قسم — کھائی حق نے آپکی جانکی قسم

ہی حیات جاودانی آپ کی — ہی ہمیشہ زندگانی آپ کی

ہین یہ قسمین کچھ نہایت پیار کی — عاشق و معشوق کے اسرار کی

تھے وہ خیر الناس نکھ سکھ سے درست — تھا بدن اونکا کسا اور خوب چست

جوڑ بند اونکے تھے بھاری اور بڑی — ہڈیان مونڈہون کی تھین چوڑی بڑی

جو کھلے رہتے تھے اعضاے نبی — روشنی اونمین برنگ شمع تھی

گورا گورا پنڈا اور پیارا بدن — گویا چاندی کا ڈھلا سارا بدن

کیا لکھون مین مصطفی کی چال ڈھال — پاؤن رکھتے تھے جما کر دیکھ بھال

چال وہ چلتے تھے اس انداز سے — جس روش ڈھالو زمین پر اوترتے

جس طرف رکھتے قدم وہ نازنین — آپ طے ہوتی چلی جاتی زمین

بے تکلف چلتے آہستہ حضور — لوگ رہجاتے تھے تھک کر دور دور

آگے آگے چلتے اصحابِ کرام
پیچھے حضرت کے فرشتے چلتے تھے
تھین پسینے مین عجب خوشبوئیان
اور پسینہ جبکہ چہرہ پر بہا
پھول سب اونکے پسینے سے اوگے
بول و غائط کا کہون کیا اونکے حال
پائخانہ نگل جاتی زمین
کچھ طبیعت آپکی ناساز تھی
اُٹھنے کی طاقت نہ پائی تن مین جب
دیکھنے آئے جو آنحضرت کے یار
اُسگھڑی پیاسے ہوئے اک دوست وان
پی گئے پیشاب پانی جان کر
جان و تن مین ایسی خوشبو بس گئی
تن بدن مین طاری اور ساری رہی
عطر مجموعہ کا تھا سارا بدن
جس گلی کوچہ مین ہوتا تھا گذر
جب کوئی اُس رشکِ گل کو ڈھونڈتا

پیچھے پیچھے آپ ہوتے خوشخرام
ہر قدم پاؤنپہ آنکھین ملتے تھے
ایسی مشک و عطر مین خوشبو کہان
صاف ہر قطرہ تھا موتی بے بہا
کیوڑہ اور کیتکی پیشاب سے
کیوڑہ سے مشک سے خوشبو کمال
اور خوشبو مشک کی آتی وہین
شب مین شدت ہوئی پیشاب کی
ایک برتن مین کیا پیشاب تب
آپ کو پایا بہت زار و نزار
دیکھ اُس برتن مین پانی ناگہان
جسم و جان خوشبو سے پایا تر بہ تر
وہ نہ مرتے دم تلک بھی بس گئی
نسل مین خوشبو وہی جاری رہی
تھا معطر آپ کا ہر عضوِ تن
ہوتے خوشبودار سب دیوار و در
راہ مین خوشبو سے چلتا تھا پتا

کیا مدینہ اُن سے خوشبودار تھا | شہر سارا خانۂ عطار تھا
جسم اونکے کیون نہ خوشبودار ہون | جو کہ آلِ احمدِ مختار ہون
دل مین نور سیدِ ابرار تھا | سیدون کا سینہ خوشبودار تھا
ظاہر اوس خوشبو سے تھے آلِ نبی | چھپ نہین سکتے ہزارون مین کبھی
دوست کی خوشبو چھپالی تھی مگر | دشمنون مین قتل کرتے ڈھونڈھکر
سیدون نے چھپ کے یہ مانگی دعا | سینہ کی خوشبو چھپادے اے خدا
چھپ گئی ظاہر مین خوشبوِ بدن | ہی نہان باطن مین بوے پنجتن
اسلئے تعظیم ہی سادات کی | سیدون مین ہی نہان نورِ نبی
اونکی عادت حسبِ قرآنِ مجید | تھی نہایت خوب اور اچھی سعید
دیکھکر حضرت کے فرخندہ صفات | جو کوئی کہتا تو کہتا بس یہ بات
ہمنے دیکھا ہی نہ ایسا آدمی | اُنسے اول اور نہ بعد اُنکے کبھی
تھے محمد مین سب اخلاقِ خدا | واہ وا صلِّ علٰے صلِّ علٰے
ہووے جسکی ایسی صورت ایسی خو | وہ نہ کیون اللہ کا محبوب ہو
کوئی کیا جانے کہ وہ کیا بھید تھا | سر سے پاؤن تک خدا کا بھید تھا
اوسکے اعضا سے مشابہ کیا کرون | کون شی ہی جس سے مین تشبیہ دون
ہین جو تشبیہین حدیثون مین لکھین | مینے بھی لکھی ہین تشبیہین وہی
ہین یہ سب مضمون حدیثون کے رقم | لکھ نہین سکتا ہون اس سے بیش و کم

ہی یہی حلیہ مبارک آپ کا — اب سراپا کیا لکھین شاعر بھلا
اونکے حلیہ کی یہی تصویر ہی — مصحف ناطق کی یہہ تحریر ہی
نقل اوس مصحف کی جو چاہے لکھے — حرف و نقطہ کیونکہ کم زائد کرے
بس حدیثون مین جو کچھ تحریر ہی — بولتی قرآن کی وہ تفسیر ہی
بولے یان کوئی سخنور کیا مجال — یہ نہین واللہ جاے قیل و قال
ورنہ مضمون سراپا طبع زاد — وہ نئے لکھون کہ شاعر دیوین داد
ہین نہین خواہان کسی کی داد کا — منتظر ہون آپ کی امداد کا
تیری ہی امداد سے اے شاہ ہین — دین و دنیا کی مرادین سب ملین
کون ہی کونین مین ایسا کریم — آپ تو ہین صاحب خلق عظیم
یا رسول اللہ سُن میرا سوال — اک نظر رحمت کی مجھ عاصی پہ ڈال
دیدہ و دل کو نہین اک دم قرار — ہی ترے دیدار کا بس انتظار
یہ مذاق اک دید کا مشتاق ہی — حسن تیرا شہرۂ آفاق ہی
اپنی صورت اکبار ہی دو دکھا — ہی یہی حلیہ کے لکھنے کا صلہ

پڑھ درود اے دل بس اب شام و سحر
مصطفے پر آل پر اصحاب پر

مثنوی حسن و عشق حق

مثنوی حسن و عشق حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھمّ صلّ علی محمّد وّ اٰلہٖ بقدر حسنہم و جمالہم

عشق خالق ہے عشق ہے مخلوق — عشق عاشق ہے عشق ہے معشوق

حسن صورت ہے عشق ہے معنی — لفظ و معنی جدا نہین یعنی

لایق عشق کیا ہے حمد و ثنا — قابل حسن کیا ہے صلّ علیٰ

وصف وجہ وجیہہ کیا ہو بھلا — کرم اللہ وجہہ کے سوا

نعت اور منقبت ہے عشق کا نام — عاشقو نکو ہے مدح عشق سے کام

عشق حامد ہے عشق ہے محمود — عشق عابد ہے عشق ہے معبود

معنی لفظ کن فکان ہے عشق — صورت اسم جسم و جان ہے عشق

عشق ہے باعث الست و بلیٰ — عشق ہے درد و رنج و کرب و بلا

عشق اول ہے عشق آخر ہے — عشق باطن ہے عشق ظاہر ہے

عشق کا کچھہ عجب کرشمہ ہے — عشق ہی کا یہ سب کرشمہ ہے

ہے سرور ظہور کی یہہ ترنگ — عشق ہے موج نشہ نیرنگ

از ازل تا ابد ہے عشق کی دھوم — ابتدا انتہا نہین معلوم

عشق ہے نار و نور کا جوہر — ہے یہ جوہر ظہور کا جوہر

اک شراب دو آتشہ ہے عشق — کفر و اسلام کا نشہ ہے عشق

یہ مثئ آتشین ہے جی کی بلا
درد نے لے مذاق جلکے کہا

آتشِ عشق جی جلاتی ہے
یہہ بلا جان ہی پر آتی ہے

عشق جانسوز سے ہے ہر دل نرم
پڑہ کسی دل جلے کا مطلع گرم

عشق کو کسکے دل سے لاگ نہین
کونسا گھر ہے جس مین آگ نہین

عشق سے اک جہان ہے آوارہ
عشق وہان ہے جہان ہے آوارہ

کشتۂ عشق ہین فقیر و امیر
عشق ہے قاتل مذاقؔ و میرؔ

عشق کے دلفگار سارے ہین
اسنے کیا کیا جوان مارے ہین

جان عاشق کا کیا وجود وعدم
ہے فنا اور بقا یہان ہردم

گاہ مرنا ہے گاہ جینا ہے
چشم کی لب کی دید کرنا ہے

رونا ہنسنا ہے عاشقونکا خاک
آستین تر ہے اور گریبان چاک

عشق کیا جانین کیا پہیلی ہے
یہہ خدا جانے کیا پہیلی ہے

زلف پیچان مین جسکا جی ہے پہنسا
یہہ معما دلا اوسی پہ کھلا

سالک اس راہ کے ہین زندہ دل
گور ہے اونکی پہلی ہی منزل

جیتے جی عشقباز مرتا ہے
زندہ در گور عشق کرتا ہے

یون تو عاشق ہے سب قتیل نگاہ
خون مردم تھا فی سبیل اللہ

خون بہا جب حسینؑ لاڈلے کا
عشق کے سلسلے مین رنگ آیا

یعنی اب عاشقان وجہ اللہ
صبغۃ اللہ سے ہوئے آگاہ

ہر زمان پر ہی شوق سے فریاد / دل سے کب بھولتی ہے [illegible] کی یاد
حسن کا نام لیجئے پڑھکے درود / [illegible] ہین حسن کے [illegible]
حاے حیرت ہے اور سین سرود / نون ہی رو سے نو حق کا ظہور
نور نامِ نبیؐ ہی نامِ حق ا / ہی وہی ایک نور [illegible] دوجی
تفرقہ یہان ہرا سے نام نہین / فرق کچھ اسمین لا کلام نہین
اوسکے اقوال بس شریعت ہین / اوسکے افعال بس طریقت ہین
کیا کہون اوسکی مین حقیقت حال / ہی حقیقت اوسیکا بس احوال
معرفت ہی اوسی جمال کا نام / نور ہی حسن بے مثال کا نام
مظہرِ ذات باصفات ہی وہ / مظہرِ جملہ کائنات ہی وہ
یہ جو دونون جہانمین جلوہ ہی / اوسکے مکھڑے کا اک جھمکڑا ہی
حسن ہی نے بے شمار پردہ نہین / یا ہی ستر ہزار پردہ نہین
ارنی اور لن ترانی کیا / یہان ہی آوازہ من رآنی کا
دیکھکر حسن جاے صل علیٰ / پڑھیے اب لا الہ الا اللہ
معنی عین شین قاف قلم / کسی صورت ہونگے صاف رقم
عین عرفان ہی شین شوق لقا / قاف قلب سلیم ہی بخدا
خلعت اس تین پارچہ کا ہوا / قافِ روحِ ویس رض پر زیبا
تھے عدو ویس رض کے شیش دہفتاد / وہ ہی دیوانہ کے ہوے اعداد

ویس نامِ خدا اہی دیوانہ
بولا قبل از الست پڑھ کے بلا
ہوا کہکر بلا یہ سرگردان
گیسوؤنکی بہت بلائین لین
حاکم کن نے تب یہ فرمایا
گیسوئے پاک کو چھوڑا تو نے
عشق سے ہی مقام حسن کا دور
دور سے ہی حضور ہی عاشق
تو ہی گر عاشقِ حبیبِ خدا
ہوگا تیرا وصال فرقت مین
روز فرقت کا جبکہ ذکر آیا
حسرت اے جان شبِ جدائی ہی
ہوا مایوس عاشقِ ناشاد
پھر کہا اسنے ہوکے بس ششدہ
عشق نے دل کو جان کو لوٹ لیا
یہان عجب صاحبی خدائی ہی
تھا کبھی اپنے حال پر نالان

ہی یہہ روزِ ازل کا مستانہ
لی بلا شوق سے یہ سر پہ بلا
فرق محبوب کا بلا گردان
پاؤن پہ سر رکھا دعائین دین
دیکھ دیوانہ ہی ادب کی جا
پاسے نا کہہ یہ سر رکھا تو نے
ادبِ حسن کا ہی پاس ضرور
یہان حضوری ہی دوری عاشق
تجھکو معشوق سے رکھونگا جدا
جان جائیگی شوقِ وصلت مین
جان و دل سے ہوا وہ یون گویا
مژدہ اے دل کہ موت آئی ہی
نامرادی سے اپنی پائی مراد
کیا کرون کس سے اب کہون ہاے کہہ
حسن نے دو جہان کو لوٹ لیا
حسن اور عشق کی دہائی ہی
غزل حال سا تھی وردِ زبان

غزل

بے نیازی کی دھج دکھائی ہے
ناز پرشان کبریائی ہے

دیکھو موسیٰ نہین اویس ہو مین
لن ترانی کسے سنائی ہے

کیون دکھایا مجھے وہ رُخ بیوجہہ
نہین جس مونہ کی رونمائی ہے

مہر کرتے ہی ایسی بے مہری
مہربان دلمین کیا سمائی ہے

بخدا آپ سے نہین شکوہ
آپ سے شکوۂ جدائی ہے

تیرے سر کی بلائین لے لین تھین
وہ بلا میرے سر پہ آئی ہے

ہاتھ زلف رسا پہ کیون پہونچا
نارسا اپنی یہ رسائی ہے

پاے نازک پہ سر جو رکھا تھا
اوسکی پاداش ہمنے پائی ہے

بولو صاحب اویس قرنی سے
آپ کا بندۂ فدائی ہے

دیدہ و دل ہین سائل دیدار
مین ہون اور کاسۂ گدائی ہے

نہ چکھانا مذاق فرقت کا
مئے وصلت اگر پلائی ہے

دمبدم یون ہی کرکے واویلا
کیا روحانیون مین حشر بپا

سبکی روحون نے الامان مانگی
اپنی اپنی امان جان مانگی

جب کسی سے نہ بار عشق اوٹھا
وہیں دیوانہ بوجھ اوٹھا بیٹھا

بار عشق محمدی سر پہ
لے لیا یا علی مدد کہکر

کرم اللہ وجہہ ۱۲

آ گئے ہاتھ میں باز و ئے شاہی
دستِ یزدان سے بانی دولتِ حق

حق تعالے کا شکر کرنے لگا
ہوئی جسدم کہ دلکو سنائے حالی

کبھی ہنس ہنسکے جی سے رو دیتا
خواب کیا کچھ غشی سے اونگھا تھا

ہوا پیدا وہ خاک کا پتلا
روئے آدم پہ باکمال وجلال

روبروحق کے اپنے سر کو جھکا
نور احمد کی روسے خوب پوجے

مونھ پہ حسن نبی ہویدا تھا
سنتے ہی نام خواجۂ عالم

دل مین آئی جو موج شوق لقا
اپنی صورت کے خود ہوئے مفتون

دل جدائی سے تڑپا جاتا تھا
بعد آدم کے بدلین نام خدا

کہین احمد کہین اویس ہوا
پاک کیا ... ... الٰہی

شاہ مرد ال سے پائی دولتِ حق
دم بدم جی کا جی سے بھرنے لگا

آہین بھر بھر کے جی کیا خالی
کبھی رو رو کے جان کھو دیتا

نام آدم کا سنکے چونک پڑا
جس کا چودہ طبق مین شور مچا

چمکا نور محمدی کا جمال
سب فرشتون نے اسکو سجدہ کیا

ورنہ آدم کو ہوتے کیون سجدے
دل مین عشق اویس پیدا تھا

ہو گئے دیوانے حضرتِ آدم
چشم آدم سے بہ گئے دریا

دل ہوا روئے پاک کا مجنون
مست کو ہر دم کلیجہ آتا تھا

صورتین حسن وعشق کی کیا کیا
رشکِ لیلی ورشکِ قیس ہوا

ایک مطلوب ایک ہی طالب — ہوگئے ایک جان دو قالب

الغرض ہوگیا ظہور نبیؐ — اپنی صورت مین آیا نور نبیؐ

نور سے فرش خاک عرش ہوا — عرشیون کی نگہہ کا فرش ہوا

ہوئی روشن وہ شمع لم یزلی — جسکے پروانہ ہین نبیؐ و ولیؒ

دیکھکر حسن روے عبداللہؓ — سب کے منہ سے نکل گیا اللہ

اللہ اللہ کیا جمال کہون — مظہر ذات ذوالجلال کہون

ملک و جن و انس حور و پری — غش ہوئے دیکھکر یہ جلوہ گری

ہوئی طاری خوشی کے مارے غشی — خاک پر لوٹے عرشی و فرشی

شہرہ حسن مظہر کامل — سنکے تڑپے کمال شوق سے دل

آتش کفر دم مین گرد ہوئی — آگ آتشکدون کی سرد ہوئی

بت سے بت آپ گرکے ٹوٹ گیا — خود بخود سر بتونکا پھوٹ گیا

بحر اسلام کو جو آئی لہر — ہوگئی خاک آب کفر کی لہر

زلزلہ سرزمین کفر مین تھا — قصر کسریٰ مین حشر تھا برپا

تخت شیطان کو کرلیا اولٹا — بخت کفار کو دیا پلٹا

کچھ عجب انقلاب عالم تھا — کہین شادی تھی اور کہین غم تھا

دھوم تھی اوسکی مہ سے تاماہی — ملی کونین کی شہنشاہی

تھی ہر اک بات اوسکی آیہ حق — تھا کلام خدا ہی اسکا نطق

جسم تھا اوسکا روح جان جہان
ہمہ تن تھا وہ جانِ عالمیان

جلوہ گر ذات باصفات ہوئی
ہر صفت اوسکی عین ذات ہوئی

کہین صدق و صفا کے تھے اوصاف
تھا کہین وصف عدل اور انصاف

کہین وہ مظہر عجائب تھا
اور کہین مظہر الغرائب تھا

صاف ظاہر ہوا وہ حسن حسن
حسن ہی ہوگیا حسین و حسن

کہین در پردہ نور عصمتِ حق
تھا مقید بعفتِ مطلق

فیض سے اُسکے طاہرات کی شان
شان حق تھی مطہرات کی شان

نور کا نور ساری ذریت
عطر کا عطر اوسکی سب عترت

خاص اور عام ہین اوسی کی آل
جزو و کل مین ہے اُسکا حسن و جمال

سارے عالم مین نام ہے اوس کا
کلمہ اوس کا کلام ہے اوس کا

دم اوسی جان جانکا بھرتے ہوئے
خلد سے آئے آدم اور گئے

کیون نہو نوح اوسکا شکر گذار
ہوا اوس نام ہی سے بیڑا پار

اوسپہ قربان تھے جان و دل سے خلیل
ہر دم اوسپر فدا تھے اسمٰعیل

اوسکی مہمان سرائے کا ہے گدا
ہے خلیل اوسکے خوان کا زلہ ربا

کار ادریس جامہ دوزی ہے
اونکی خیاطی اوسکو روزی ہے

زمزمہ سنج اوسکے تھے داؤد
پڑھتے الحان خوش سے اُسپہ درود

گرنہ تھے اوسکے سبحہ گردان ہون
دانے تسبیح کے سلیمان ہون

خاکسار اوسکی راہ کے ہین غنی · مور کو عار ہی سلیمانی
خضر و موسے ہین اوسکے خدمتگار · آبدار ایک اک عصا بردار
کیا عزیز اوسکا نام ہی صاحب · یوسف اوسکا غلام ہی صاحب
ہی مسیح اوسکے عشق کا بیمار · لب جان بخش کا ہی عاشق زار
کیا کہون اوسکے حسن کی خوبی · حق نے بخشا مقام محبوبی
روز افزون تھا وہ سہاگ وہ راج · ایک روز آگئی شب معراج
تھی وہ شب شب برات عالمیان · رات تھی اک برات عالمیان
اس ہی اک رات کے لئے بخدا · ہوا دونون جہانمین اک جلوہ
مژدۂ وصل لیکے روح الامین · آئے جب آپ کے سرہاین
خواب راحت مین تھا وہ شب بیدار · چشم محو نظارہ دل ہشیار
نہ جگایا ادب سے پھر پارے · کف پا سے ملے جو رخسارے
پائی سردی سی پاے نازک پر · ہوکے سرگرم ناز اوٹھا دلبر
ہونہہ جو کافور سے بنایا تھا · جبرئیل اوسکی وجہہ تب سمجھا
مژدۂ وصل سنکے اوٹھ بیٹھے · پھر طہارت کے واسطے وہ اوٹھے
بھرکے رضوان صراحیان لایا · آب جنت سے اونکو نہلایا
طشت اخضر مین آب غسل لیا · جاے عطر اوسکو قدسیون نے ملا
کچھ رہا تشنگان امت کو · کام آئے گا وہ قیامت کو

تن اطہر کا دھو نون اک قطرہ
ہی وہ گوہر نہین ہی جسکی بہا

وہ دُر بے بہا جو ہاتھ لگے
لب کوثر مرے قدم چومے

جب نہا دھو چکا وہ طلعتِ نور
قدسیون نے پہنایا خلعت نور

ٹھیک آیا لباس محبوبی
کھب گیا تن پہ جامۂ خوبی

سرخ یاقوت کا بندھا پٹکا
تا نہ کھائے کہین کمر جھٹکا

سبز پہنی جو پائون مین پاپوش
خضر کی طوطی اڑ گئی اور ہوش

سر سے چلکر خضر ہوئے پابوس
مُنہ سی کی اُس قدم کی بوسا بوس

سبز کوڑے کی ہاتھ مین وہ چمک
پنجۂ خور مین جون دھنک کی چمک

جلوۂ ذات کے صفات ہون کیا
تھا سراپا وہ نور کا بُکّا

اسی سج دھج سے آیا وہ دلبر
حرم محترم سے جانب در

آکے اُس شہ سوار نے دیکھا
درِ دولت پہ ہی بُراق کھڑا

قدسیان جوق جوق ہین طیار
صف بصف پیش و پس یمین و یسار

ہو گئی چشم شرمگین پُرنم
جوش مین آگیا وہ عین کرم

دیکھکر چشم گل مین شبنم سی
رو کے بولا وہ بلبل قدسی

وقت شادی کے کیون ہو ناشاد
روئیے کس غم سے ہمسے ہو ارشاد

تب یہ حضرت نے رو کے فرمایا
ہی یہ بیشک ہنسی خوشی کی جا

گھوڑا جوڑا مجھے دیا حق نے
اپنا معشوق کر لیا حق نے

یعنی بھیجا براق وخلعتِ نور
ہوئے حاضر فرشتگان حضور

آگیا عرصۂ قیامت یاد
ہوگئے عاصیان امت یاد

حشر مین بھوکے پیاسے اور ننگے
بوجھ سر پر رکھے گناہونکے

ہاتھ مظلومی کا وہ پھیلائے
دستِ غم کے ستائے دکھ پائے

غم کے مارے وہ بیکس و لاچار
محض ننگے توشۂ وغریب دیار

اپنی قبرون سے وہ نکلکر آہ
کیسے کاٹینگے پلصراط کی راہ

ہے وہ دوزخ پہ راہ اک باریک
بال سے پتلی تیرۂ و تاریک

ہوگا غربت زدونکا کیونکہ گذار
ہے وہ رستہ برس پچاس ہزار

سہہ کیونکر ہو اونکی یاد اسدم
بھولون اپنی خوشی مین انکا غم

حکم آیا نہ کیجے غم زنہار
آپ ہووین ہنسی خوشی سے سوار

بس اسیطرح سے براق جدا
قبر ہر امتی پہ پہونچے گا

ہوگا جنت مین پھر قیام انکا
دیکھیے چلکے اب مقام انکا

سنکے ہونے لگے وہ شاہ سوار
شوخیان کین براق نے یکبار

پوچھی اُس سے جو وجہ گستاخی
بولا بے وجہ یہ ہہین شوخی

روز محشر سجینگے جب شبدیز
مجھ سے چالاک اور قدم مین تیز

آپ ہووین شہا مجھی پہ سوار
پاؤن ہر ہر قدم پہ پھر دیدار

وعدہ فرماکے شہ سوار ہوئے
سر پہ نہ آسمان نثار ہوئے

ہشت زین پر نہ تھا وہ ماہ جبین — روی خالق تھا شمع خانۂ زین

نور مرکب تھا نور راکب تھا — تھی عیان شکل عرش وشان خدا

برق سے وہ براق اعلے تھا — شوخیِ جوہرِ تجلے تھا

ہوکے بیت الحرام نام خدا — سوے بیت المقدس آچمکا

تھے جلوریز فرشی وعرشی — سب سلام اوسکو کرتے تھے فرشی

انبیا اولیا جلومین روان — قدسیان آگے طرقو گویان

جلوہ گر نور حق ملک پر تھا — جلوۂ عرش ہر فلک پر تھا

بوسے اوس گل کی مہکے جاتے تھے — چرخ پھولے نہین سماتے تھے

آئینہ روکا جب نظارہ ہوا — چشم حیرت ہر اک ستارہ ہوا

دیکھکر طلعتِ رخِ انور — مہر ومہ کا چمک گیا اختر

آنکھین رستہ مین دین ملک نے بچھا — پتلیون پر براق چلتا تھا

بہر دیدار قدسیون کا ہجوم — تک رہے آسمان بچشم نجوم

دمبدم اوسپہ تھے فدا واللہ — روح آدم سے تا بروح اللہ

کہین آمین کہین درود ودعا — کہین اھلاً ومرحبا کی صدا

دفع وحشت کو خاکسار آیا — بام گردون پہ یار غار آیا

اپنی اپنی جگہہ پہ ٹھہرے ملک — گئے جبریل تا بہ ہشت فلک

رہ گئی روح قدس سدرہ پر — آگے چلتے تو آنکے جلتے پر

تھک رہا جبکہ وہ براق کہین — لے گیا شوق و اشتیاق کہین

ابر رحمت نے کھولدی آغوش — رکھدیا زیر پا کسی نے دوش

وہ قدم دوش پر لئے جسدم — پا سے سر اولیا کے زیر قدم

دوش پر ہاتھون ہاتھ پہونچایا — آگیا ہاتھہ عرش کا پایا

کرسئ عرش پر وہ جا بیٹھے — دونون عالم سے ہاتھ اُٹھا بیٹھے

عبد کا اور خدا کا پردہ رہا — درمیان استوا کا پردہ رہا

کہلگیا جب مقام او ادنے — نظر آیا وہان علی کرم اللہ وجہہ اعلے

کوئی پردہ نہ درمیان پایا — آپ نے آپ ہی کو وہان پایا

آگیا علم اول و آخر — کھُلے اسرار باطن و ظاہر

کیا کہے کوئی وہ سنا دیکھا — دیکھا جو دیکھا اور سُنا جو سُنا

حال توحید کچھ مقال نہین — یعنی وحدت مین قیل و قال نہین

گئے کثرت سے جانب وحدت — آئے وحدت سے پھر سوے کثرت

عین رب سے عرب کی سیر کرو — حال اہل مین ذرا دیکھو

کملی اوڑہے ہوئے گدایانہ — عرش پر لوٹتا ہے دیوانہ

کہین عاشق کا فرش پر ہے قدم — اور کہین ساق عرش پر ہے قدم

چال عاشق کی کچھ نرالی ہے — یہ عجب رند لاابالی ہے

عشق کی راہ مین جو چل نکلا — لامکان پر بھی دم نہین لیتا

سبکے دولہا بعزت و تمکین — آئے جنت مین لامکان کے مکین

گائین حورین بنا بنا کر گیت — وجد مین آگئین وہ گا کر گیت

زمزمہ تھا کہین ترانہ تھا — کہین گانا کہین بجانا تھا

کہین دیتے تھے مرغ جنت بانگ — اور کہین بلبلونکی تھی گلبانگ

غنچہ جس دم نسیم سے چٹکا — اوس سے نکلی صداے صل علی

صاف طوطی کے رنگ کھولکے لب — بولے طائر نبی جی بھیجو سب

قد جو اوس نونہال کا دیکھا — ہر فرشتہ نہال ہونے لگا

دیکھکر اوسکا سرو نور افشان — ہوا پر نور روضہ رضوان

آئے جنت مین جب حبیب خدا — دل ہوا باغ باغ رضوان کا

خلد مین شش جہت پھرے محبوب — خوبیان دیکھین ہشت خلد کی خوب

خوش ہوا دل فضاے جنت سے — دیکھے جسدم مکان امت کے

جبکہ جنت سے وہ چلے آئے — مثل دوزخ بہشت چلائے

چشم رحمت سے جبکہ دیکھ لیا — ہفت دوزخ کو بھی بہشت کیا

آپ کی اپنے جزو و کل کی سیر — خیر سے مانگ لائے کل کی خیر

آپ کو اپنے آپ کیا لائے — ساری امت کو بخشوا لائے

طرفۃ العین مین وہ نور خدا — فرش سے عرش تک گیا آیا

جسنے تصدیق کی ہوا صدیق — جسنے تکذیب کی ہوا زندیق

پھر یہان آگئے حسب مرضی حق
گئے کون ومکان کے نظم ونسق

عشق سے حسن کیطرف وہ گیا
حسن سے پھر لبو سے عشق آیا

آیا دیوانہ بھولکر پھر یاد
ہوا ویرانہ جنون آباد

جوش مین آکے مجمع البحرین
نالے کرنے لگے بہ شور وشین

صبحدم آگیا جو دل مین خروش
یون وہ گویا ہوئے لب خاموش

مست ہوکر کہا کہ باد صبا
مجھکو آئی یمن سے بوے خدا

کہے ماہ مدینہ جب یہ سخن
اے زہے طالع سہیل یمن

مہربان ہوگیا وہ رشک قمر
یمنی کا چمک گیا اختر

مہر سے ماہ کاملین ہوا
خیر سے خیر تابعین ہوا

نظر مہر سے وہ ستارہ
ہوا احمد کی آنکھ کا تارا

عرش پر ہے دماغ عاشق کا
کسی عاشق نے حق کہا بخدا

عشق مین بو ہے کبریائی کی
جسنے کی عاشقی خدائی کی

از علیؑ تا محمدؐ مہدی
نور کے رہنے کی ہے بارہ دری

صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم دائماً ابداً

منقبت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ

ثانی اثنین شرف جنی وانسانی کا
یار غار ایک ہی ہے احمد لاثانی کا

ساتھ دونون کے معیت ہے خدا کی وحد
دو کو جان ایک جو ہے علم خدادانی کا

وہ بھی لاثانی ہے اثنین کا جو ثانی ہے
ایک مفہوم ہوا ثانی و لاثانی کا

ایک تعریف ہے ان دونون کی اللہ اللہ
اللہ اللہ رے مضمون ثناخوانی کا

نام صدیق کا اللہ اکبر ہے بڑا
ذکر کیا نام خدا آپ کی ذیشانی کا

جسکو صاحب کہے اللہ رسول اللہ کا
کیا بیان وصف ہو اُس حسن سلطانی کا

فضل صدیق ابو الفضل ہے فرقان مین بیان
کہیئے مصداق اوسے آیۂ قرآنی کا

اوسکی تعریف مین ہے اکرمکم عند اللہ
وہی اتقےٰ ہے سزاوار ثناخوانی کا

لائے کفار قریش اوسکے سبب سے ایمان
پہلے باعث وہ ہوا دین مسلمانی کا

مانتے محسن عالم بھی تھے جسکا احسان
وصف کس منہ سے ہو اوس منبع احسانی کا

عشق محبوب خدا تھا اوسے سب سے پہلے
عاشق اول ہے وہی اُس شہ خوبانی کا

تھا بہر صورت اوسی آیۂ رحمت مین فنا
محو مطلق تھا وہ اوس صورت رحمانی کا

جسنے دیکھا ہو مردے کو زمین پر چلتے
جیتے جی دیکھے سراپا کوئی اوس فانی کا

فانی فی اللہ وہ ہوکر ہوا باقی باللہ
سیر فی اللہ ہے اوس واصل یزدانی کا

نام احمد کا الف ہے وہ سراپا انوار
الف اللہ ہے نام اوس قد نورانی کا

قامتِ رحمت عالم کا ہے یکسر بندہ
سرو آزاد ہے ایک گلشن رحمانی کا

ایک جان اور دو قالب تھا وہ احمد کا خلیل
جان اور مال سے مصروف تھا مہمانی کا

راہ مولا مین کئی بار لٹایا گھر بار
عشق مین حال یہ تھا بے سروسامانی کا

پھاڑ کر کپڑے ابوبکر نے اوڑھا کمبل — خرقہ کانٹوں سے سیا وضع فقیرانی کا
ہو گیا جملہ ملائک کا فقیرانہ لباس — فقر مقبول ہوا عاشق یزدانی کا
راز سب سینۂ احمد کا تھا اوس سینہ مین — کہنا صدیق کے کیا سینہ نورانی کا
دل جگر پھنکتا تھا عاشق کا کبابون کی شان — آتش عشق سے یہ حال تھا بریانی کا
کہا فاروقؓ نے لے کاشکے ہوتا اک بال — مین تو ایک سینۂ گنجینۂ عرفانی کا
باہمی مجھپہ کھلے راز و نیاز صدیقؓ — صدقہ صدیقؓ کی اللہ ثنا خوانی کا

مست و مدہوش ہے وجد کی حالت مین مذاق
ذوق اور شوق ہو کیفیت وجدانی کا

منقبت حضرت فاروق اعظم عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کلام حق ہے گویا ناطقہ فاروق اعظم کا — کہوں کیا فرق مین فرقان کا فاروق اعظم کا
وہی کہنا ہے اوسکا جو کہ فرمانا خدا کا ہے — خدا کی شان کیا کہنا بھلا فاروق اعظم کا
امیر المومنین فاروق اعظم ہے عظیم الشان — بڑی شان اور بڑا ہے مرتبا فاروق اعظم کا
دبا کفر اور بڑہی اوس شاہ دین سے شوکت اسلام — بڑی شان اور بڑا ہے دبدبا فاروق اعظم کا
خدا کے مصطفےٰ کے کام اوس سے خوب بن آئے — بن آئے وصف کیا نام خدا فاروق اعظم کا
عظیم المرتبت ہے قابل صلّ علےٰ فاروق — ہے رتبہ لایق حمد و ثنا فاروق اعظم کا
خلیفہ ہے وہ ثانی اور خلیفہ ہے وہ لاثانی — خلافت مین نہین ثانی ہوا فاروق اعظم

رسول اللہ سے یاری خدا سے اوس سے یاری
نبی ہے یار اور یار خدا فاروق اعظم کا

فرشتے این قدم جا گین شیاطین اوسکے سایہ سے
سراپا قد ہے نور کبریا فاروق اعظم کا

جہان روشن رخ روشن سے ہے بزم جنان روشن
ہے گلگھرا شمع جنت مہ لقا فاروق اعظم کا

بنا زہر اوسکے نام پاک سے تریاق فاروقی
اثر مین نام ہے تریاق کیا فاروق اعظم کا

زبانین بند ہون کفار کی عالم ہو سکتہ کا
جو نعرہ میرے منہ سے نکلے یا فاروق اعظم کا

وہ شاہ بحر و بر ہے خشک و تر مین حکم جاری ہین
ہے موج رود نیل ایک ماجرا فاروق اعظم کا

چلین پتھر بھی سارے نبکے لشکر اک اشارہ مین
جبل چل نکلے بنکر ساریہ فاروق اعظم کا

عدالت کا خدا کی اوسکا دفتر ایک نمونہ ہے
لکھوں مین عدل اور انصاف کیا فاروق اعظم کا

سراپا عمرؓ کی لکھیے گر توصیف ساری عمر
نہو وصف اک سر مو بھی ذرا فاروق اعظم کا

کرو مین خیر کے کام اور بچو مین راتدن شر سے
اگر مین نام لون صبح و مسا فاروق اعظم کا

بنا دون دے لگے آئینہ مین اک ڈیڑھ اینٹ کی مسجد
جو پاؤن خشت پر مین نقش پا فاروق اعظم کا

بیان ہوگا نہ ادنےٰ بھی علو اوسکے مراتب کا
کہ اعلے سے ہے اعلے مرتبہ فاروق اعظم کا

علیؓ مرتضےٰ عثمانؓ ذی النورین کی حب سے
محب صدیق اکبر کا ہون یا فاروق اعظم کا

مین دلدار علیؓ ہون دلمین ہے ذوق علی ہر دم
زبان مین ہے مذاقؓ ایک ذائقہ فاروق اعظم کا

منقبت حضرت ذی النورین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دیکھنا ہے غرض عین انوار ذی النورین کا
زوج نوری ہے وہ عین حق کے نورعین کا

ساتھ دو نوروں کے یون قرب سعادت ہے اُسے
نور سے اُسکے منور ہین زمین و آسمان
تھی وہ دولہن کی سی بعینہ او سمین اک شرم و حیا
دیدیا مہرِ رسولِ حق مین سب کچھ جان و مال
رشتہ داری مین علی کا ہمسر و ہمزلف ہے
جامع آیات قرآن ہے امیر المومنین
بحر مواج حیا و حلم ذی النورین ہے
تاجدار کشور شرم و شہ کون و مکان
ہمنشین گوشہ نشین صاحب معراج ہے
ہو نہو صدیقؓ و فاروقؓ و علیؓ کے درمیان
جان نثار پنجتن ہون اور یار چار یار
ہو حصار اک چار دیواری عشق چار یار
کسطرح مروان ہو وے تبعیت عثمان ہین
عرشی و فرشی ہین نالان قتل پر عثمانؓ کے
ہین غم عثمان مین جن و ملائک نوحہ خوان
ہو پریشانی مین خاطر جمع اور جی کو قرار
ہون قضا سب حاجتین ہو وین ادا سب قرض و فرض

جیسے ہو ماہ منور سے قرآن سعدین کا
ہے وہ باعث دین اور دنیا کے زیب و زین کا
وہ بنا دولہا نبیؐ کے قرۃ العینین کا
خویش ہو کر حق ادا اوسنے کیا مہرین کا
ملگیا ہے سلسلہ عالی اوسے ذلنفین کا
صورتِ رحمان خلیفہ سید الکونین کا
ماجرا کیا ہو بیان اوس مجمع البحرین کا
یار ہے اور خویش ہے شاہنشہِ کونین کا
اوسکا قرب اعلیٰ ہے ادنیٰ قرب ہے قوسین کا
مرتبہ عالی ملا عثمانؓ کو مابین کا
جان و دل سے ہون فدائی و محبِ سبطین کا
چار حد مین نفع بخشے سد ذوالقرنین کا
تیرہ باطن خاک تابع ہو وے ذی النورین کا
دونون عالم مین ہے اک ہنگامہ شور و شین کا
کیا بیان ہو مجھسے حوران جنان کے بین کا
دل جگر ہے بیقرار از بسکہ مجھ بیچین کا
دین و دنیا مین نہ ہووے ولہ عذاب دین کا

مین ترے در کا گدا تو شاہِ عثمانِ غنی | بخشدے مجھکو خزانہ دولت دارین کا

کیا نشہ ہین آفتاب روے ساقی کے طلوع
ہے مذاقِ رندِ مست اک جلوۂ خدین کا

منقبت حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالی وجہہ

شہِ والا محمد مصطفے امولا علی اعلے | علی عالی علی مرتضے مولا علی اعلے
نبی مولا ہین جسکے خلق مین اسکا علی مولا | ولی خالق کا مخلوقات کامولا علی اعلے
امامِ اوّل اثنا عشر ہے رابع اربعہ | ظہور ثانی خمسہ ہوا مولا علی اعلے
وہی ہے اہلبیت اصحاب بندہ کے لیے سب کچھ | سفینہ اور نجوم الاہتدا مولا علی اعلے
علی نامِ خدا ہے جل وعلی شانہ برتر | علی نامِ خدا نام خدا مولا علی اعلے
علی وہو العلی پایا عروج اوسکا نزول اسکا | بھر منزل ہے عالی مرتبہ مولا علی اعلے
ازل سے تا ابد مظہر عجائب ہوگئی اوسکے | ظہور و نور مین کیا کیا ہوا مولا علی اعلے
علی اول علی آخر علی باطن علی ظاہر | علی فانی علی باقی بقا مولا علی اعلے
ہے زیبا اوسکو خرقہ فقر کا کملی فقیری کی | فقیر کاملِ آل عبا مولا علی اعلے
نصیری کا نصیر اللہ بحر و بر مین ناصر بندہ | خدا او نا خدا و با خدا مولا علی اعلے
تو ہی نامِ خدا ہر کام مین حلال مشکل ہے | خدائی کا ہے تو مشکلکشا مولا علی اعلے
ابھی اونسے اٹھے بات مین اعلی سے اعلی ہو | جو ہوا دنی توجہ تیری یا مولا علی اعلے

طریقت مین ہے ہادی رہنما حق کے طریقونکا
حقیقت مین ہے حق مین رہنما مولا علی اعلے

علی معشوق و عاشق ہے حبیب کبریائی کا
ہے محبوب و حبیب کبریا مولا علی اعلے

امام و مقتدا ہے اول و آخر جماعت کا
ہے پیشین و پسین کا پیشوا مولا علی اعلے

مدینہ کا در حیدر سے جانا اور آنا ہے
محمد شہر علم و بابہا مولا علی اعلے

امیر المومنین مشکلکشا لشکرکش اسلام
شہ کافرکش خیبرکشا مولا علی اعلے

اخی ہے اور ولی ہے اور وصی ہے والد سبطین
نبی کا خویش زوج فاطمہ مولا علی اعلے

حسب اعلی نسب اعلی سخاوت ہمت اعلی ہے
شجاعت مین ہے اعلی ذو العلا مولا علی اعلے

صفا و صدق مین عدل و حیا مین حلم مین اعلے
ہے اعلے علم مین علم خدا مولا علی اعلے

صفات و ذات و معلومات مین تو سب سے اعلے ہے
یہ ہے ادنی و اعلے جاننا مولا علی اعلے

نبی سے انبیائی ہے علی سے اولیائی ہے
نبی والی ولی الاولیا مولا علی اعلے

شہ کون و مکان ہو سر پہ تاج بوترابی ہے
ہے تخت ام القری کا زیرپا مولا علی اعلے

تری بخشش ہے مسکینون یتیمون اور اسیرونپر
تجھے بخشی خدا نے ہل اتی مولا علی اعلے

ستایش سے تو بے پروا خدا مداح ہے تیرا
خدائی مین ہے تیری واہ وا مولا علی اعلے

ہوا تجھسا نہ ہے تجھسا نہ ہووےگا کوئی تجھسا
نہین تجھسا کوئی تیرے سوا مولا علی اعلے

بہر کیف آپ کا بندہ تولا کے مزہ مین ہے
مزہ مین ہے مذاق بامزا مولا علی اعلے

ہوگیا مولود احمد آیا مولود علی
شیر ہوین تاریخ آئی بارہوین آگے چلی

بٹڑہی گردن پھر بہی مر لی تک اُس معزو کی
جب سے شان حق نشان کبریا پیدا ہوئے

شوق تعظیم نبی رکھتے تھے ما نکے پیٹ مین
جب ہوئے پیدا تو مشتاق لقا پیدا ہوئے

دیکھا آنکھین کھولکر آئینہ روے نبی
محو نور حق وہ حق بین حق نما پیدا ہوئے

دودھ سے پہلے پیا آب دہانِ مصطفے
شیر مادر سے غنی شیر خدا پیدا ہوئے

ابنیا ہین پیش حق جنکی ولایت کے مقر
وہ ولی حق وصی مصطفے پیدا ہوئے

اژدہا کو چیر کر کہلاے معیار عرب
حیدر کرار برہان خدا پیدا ہوئے

خاکساران جہان کے قبلہ گاہ و جان پناہ
بوتراب سید شاہ مگدا پیدا ہوئے

دور شرک و بت پرستی سے رکھا مان باپکو
آپ ازل سے صاحب قرب خدا پیدا ہوئے

حیدر دُلدُل سوار و شاہ صاحب ذوالفقار
ذوالمکرم ذی العلم ذوالمجد و علا پیدا ہوئے

مقصد کونین ہے پنہان دعاین آپ کی
آپ اک دونون جہان کا مدعا پیدا ہوئے

صاحب سیف و لوار الحمد بردار رسول
زور بازو سے نبی دست خدا پیدا ہوئے

اہل عادل اہل سخاوت اہل صدق و اہل علم
اہل حلم اہل ولا اہل سخا پیدا ہوئے

قاتل الکفار امیر المومنین و مسلمین
صفدر و لشکر کش و خیبر کشا پیدا ہوئے

ظاہر و باطن امام اولین و آخرین
بوالائمہ و جہان کے مقتدا پیدا ہوئے

معنی نور علی نور اوسکی صورت سے کھلے
جبکہ کعبہ مین علی نور الہدی پیدا ہوئے

ہوگئی وہ چند کعبہ مین تجلی نور کی
رشک ماہ چار وہ جلوہ نما پیدا ہوئے

دم قدم سے اونکے بیت اللہ شاد آباد ہے
مظہر ذات و صفات کبریا پیدا ہوئے

پہلے تھا بیت المقدس قبلہ پھر کعبہ ہوا — باعث تحویل قبلہ پیشوا پیدا ہوئے

سب نمازی اہل قبلہ سوے مکہ سر جھکایں — اس لئے کعبہ میں وہ قبلہ نما پیدا ہوئے

افتخار ہے نبی و ہے ولی مولا علیؑ — فخر کل جز حضرت خیر الوریٰ پیدا ہوئے

جو کہ ہیں کعبہ سے افضل حسب ارشاد نبیؐ — وہ ولی صاحب فقر و فنا پیدا ہوئے

بطن مادر میں نبی سے معنئ قرآن کہے — مصحف ناطق ہوئے جب ظاہرا پیدا ہوئے

اہل کی حاجت روائی کیوں نہ ہو حسب مراد — مشکلیں آسان ہوئیں مشکل کشا پیدا ہوئے

معنی تنزیل بلغ اور مراد انما — صورت شان نزول ہل اتی پیدا ہوئے

آج ہم نام خدا و ہمنشین مصطفےٰ — جل واجلے شانہ صل علی پیدا ہوئے

عشق ہر روزہ مبارک ہو مذاق رند کو — میر کوثر ساقی جام بقا پیدا ہوئے

حال میلاد علی کیا کہیے دلدار علی
حق نے جلوہ اپنا دکھلایا وہ کیا پیدا ہوئے

جلوۂ اول محمدؐ جلوۂ ثانی علی — باعث ایجاد عالم فخر انسانی علی

اول آخر ظاہر و باطن ظہور کن فکان — زینت کون و مکان و نور امکانی علی

جان جانان و جہان جان جان و جان دو جہان — روح روحانی روان انسی و جانی علی

آیۂ رحمت نشان فضل رب العالمین — صورت پروردگار و شان ربانی علی

مقتدا ہو اہل قبلہ پیشوا ہو اہل دل — قبلۂ جان کعبۂ دینی و ایمانی علی

روشنی دو جہان نور زمین و آسمان — ماہ تابانی علی مہر درخشانی علی

قوت حق حیدر وصفدر یداللہ و اسد
میر میدان شاہ مردان شیر یزدانی علی

بادشاہ دوجہان پشت وپناہ انس وجان
شاہ شاہان افسر شاہی وسلطانی علی

اسم اعظم اوسکا ہی نقش نگین سروری
اہل خاتم صاحب ختم سلیمانی علی

منبع فضل خدا وعین انعام وعطا
چشمۂ جود وسخا و بحر احسانی علی

گوہر عز وشرف عالی گہر در نجف
جوہر علم و در دریاے عرفانی علی

گہہ فنا فی اللہ ہی گاہے بقا باللہ ہی
فانی وباقی علی ہی باقی وفانی علی

کیا کلام اسمین کلام اللہ ہی اوسکا کلام
مصحف ناطق علی تفسیر قرآنی علی

پیشوا سب پیشواؤنکے امامونکے امام
مقتدا سے حضرت محبوب سبحانی علی

وہ طبیب غیب دان ہی چارہ ساز جسم وجان
دارو سے درد عیان ودرد پنہانی علی

دلکشا مشکلکشا عقدہ کشا ہی جان ودل کی
دلبر و دلدار و یاور مونس جان علی

یا علی کہتے ہین اہل وجد حال وجد مین
نام نامی مین ہی کیا مضمون وجدانی علی

فیضیاب باطنی تھے جیسے احمدؐ سے اویسؓ
ویسے مجکو آپ سے ہو فیض روحانی علی

تو وہ عالی ذات ہی اور تو ہی وہ والا صفات
خود علی اعلے نے کی تیری ثنا خوانی علی

منقبت خوان علی مشکلکشا رہنا مذاقؔ
کرتے ہین نام خدا مشکل کی آسانی علی

مولا علی امام علی پیشوا علی
قبلہ علی ہی کعبہ علی مقتدا علی

ہمنام ہی احد کا تو احمدؐ کا ہمنشین
پیغمبر و خدا سے نہین ہی جدا علی

ہوشیار و مست ساقی میخانہ الست
سرشار جام بادۂ قالو بلی علی

بندے ہین اُسکے حکم کے اہل سلوک و جذب
پیر طریق و صاحب ہر سلسلہ علی

اول ہو پنجتن ہین دویم چار یار ہین
ششدر ہون کیا کہون تمہین یا مرتضی علی

کہتے ہین اُسکو گاہ عرب اور گاہ رب
نام خدا ہے عبد علی اور خدا علی

کیا نعت مصطفے کی ہو کیا مدح مرتضے
صلِّ علے نبی و سلام علے علی

زہرا ہین طاہرہ تو مطہر ہین مرتضے
خیر النسا ہین فاطمہ خیر الورے علی

ہین سید شباب جناں گر حسن حسین
حسب خبر ہین خیر ہما سیدا علی

زین العباد باقر و جعفر ہین اُنکی فرع
ہین اصل پاک کاظم و موسی رضا علی

اسے علے بزرگ شاہ تقی و شہ نقی
سر خیل متقین و سر اتقیا علی

سلطان عسکر دو جہان حید عسکری
پشت و پناہ مہدی شاہ ہدیٰ علی

طوفان معصیت سے ہمین کچھ خطر نہین
تردامنون کی کشتی کا ہی ناخدا علی

سوجی سے اچی ہین علی جی پہ شیفتہ
جان ہی علی جگر ہی علی دل مرا علی

منعم غنی سخی ہین کریم و جواد ہین
اس منقبت کا دیکھیے کیا دین صلا علی

کھلجایئن سہل دونون جہانکے عقود کا
مشکل کشا علی ہے مشکلکشا علی

ہر دم بروح ختم رُسل ہی یہی دعا
ہو خاتمہ بخیر مرا کہکے یا علی

ہی یہ مذاق بھی تُرے میخانہ کا فقیر
اسکو بھی اپنے گھر کا پیالہ پلا علی

دلمین گھر مولی علی مرتضی کا ہوگیا
مین غلام اُس خانہ زادِ کبریا کا ہوگیا

وہ ظہور اللہ بیت اللہ مین پیدا ہوا
نور سے معمور اُسکے گھر خدا کا ہوگیا

بوتراب اُسکو کیا صاف اُس رسول پاک نے
قبلہ گاہ خاکیان باپ اصفیا کا ہوگیا

ہوگئی مظہر عجائب خاک سے افلاک تک
نور سے اُسکے ظہور ارض و سما کا ہوگیا

مظہر نام علی اعلے ہوا مولا علی
ظاہرا نام خدا بندہ خدا کا ہوگیا

ہی علی مرتضے نفس محمد مصطفے
مرتضے اک اسم ذاتِ مصطفے کا ہوگیا

یا علی کہتے ہی بس نام خدا مضمون ادا
منقبت کا نعت کا حمد خدا کا ہوگیا

لحمک لحمی نبی نے روحک روحی کہا
ہمنفس ہمدم وہ روحِ انبیا کا ہوگیا

مصطفے و مرتضی کے جان و تن دو دو نہین
جسم سے جی ایک دونون دلربا کا ہوگیا

ہین نبی خیر البشر وہ خیر سے انکا اخی
وہ ولی اللہ وصی خیر الورٰی کا ہوگیا

ہی محب محبوب اللہ و محمد کا علی
اب حبیب اللہ لقب خیبر کشا کا ہوگیا

خود علی مرتضے شیر خدا دستِ خدا
قوت بازو محمد مصطفے کا ہوگیا

ہی علی صاحب علم اور صاحب سیف و قلم
میر دیوان مرد میدانِ وغا کا ہوگیا

جسکے سایہ کے تلے ہونگے تمامی انبیا
وہ لوا سر تاج سر الانبیا کا ہوگیا

افتخار ہر نبی و ہر ولی احمد علی
فخر جن سے انبیا و اولیا کا ہوگیا

فقر کا خرقہ ہوا مولی علی کے قد پہ ٹھیک
پاک جامہ قد وہ آل عبا کا ہوگیا

تھا حسن از بسکہ احمد مجتبی کا ہم شبیہ
ہم لقب اسوجہ سے وہ مجتبی کا ہوگیا

دمبدم اوسکی بلائین لین علی و فاطمہ
جو بلا گردان شہید کربلا کا ہوگیا

ہی ہر اک کام و زبان پر یا علی مشکلکشا
دو جہان مین نام اک مشکلکشا کا ہوگیا

کٹ بلا اوسکی ٹلی جسنے پکارا یا علی
مشکلین آسان ہوئین رد ہر بلا کا ہوگیا

پیشوا ہی نامور بارہ اماموں مین وہی
بوالایمہ نام امام رہنما کا ہوگیا

ہی شروع اوس سے امامت اور خلافت اوسپہ ختم
وہ خلیفہ ابتدا و انتہا کا ہوگیا

ہین نبی ختم رسولان خاتم الخلفا علی
اہل خاتم بھائی ختم الانبیا کا ہوگیا

کیا صفت ہو مصحف ناطق علی کی ذات ہی
وصف یہ احمد کے نفس ناطقہ کا ہوگیا

سورۂ قرآن ہوئی نازل علی کی شان مین
وہ سخی باعث نزول ہل اتی کا ہوگیا

جسجگہہ قرآن مین ہین ایمان والونسے خطاب
وہان علی گویا مخاطب کبریا کا ہوگیا

جب نبی اللہ نے اوسکو کہا بوالاولیا
ہر ولی بیٹا علی بوالاولیا کا ہوگیا

مومنو جسنے کیا مولا علی کا اتباع
مصطفے کا امتی بندہ خدا کا ہوگیا

کافر و دیندار سب مولا علی کے ہین غلام
فرق اونمین بیوفا و باوفا کا ہوگیا

اپنے قاتل کو بھی شربت میر کوثر نے دیا
دل مرا قربان اس جود و سخا کا ہوگیا

ساقی کوثر کا مین مست الستی ہون مذاق
عہد و پیمان دورۂ قالوا بلے کا ہوگیا

دیکھا جہان وہان علی کے جلوے نظر پڑا
کوئی جہان مین نہ علی سا نظر پڑا

کرسی و عرش پر بھی نظر آیا بوتراب
افلاک پر یہ خاک کا پتلا نظر پڑا

دیکھی نبیؐ نے عرش پہ انگشتِ علی
پردے سے ہاتھ دستِ خدا کا نظر پڑا

مردم کی شکل نور علی ہے ہر آنکھ مین
انسان نے عین حق سے جو دیکھا نظر پڑا

ہوتے گرا تھا غش سے نہ ہیو جب طور پر
نور نجف کا تھا اوسے جلوہ نظر پڑا

سلمان کو مردی سے چھوڑا یا جو شیر سے
مردم کو زور شیر خدا کا نظر پڑا

نام خدا ہی نام خدا عین لام تلے
پردے مین عین کے یہ معمّا نظر پڑا

شاہ عرب مین مجکو نظر آیا عین رب
بندے کے روپ مین مجھے مولا نظر پڑا

دیدار مرتضےٰ سے ہوئی دید مصطفےٰ
دیکھا جو باب علم مدینہ نظر پڑا

حُسنِ حسینؑ دیکھ لیا جسنے اک نظر
نور نبی علی اوسے اک جا نظر پڑا

دیکھی جو آنکھ ساقیِ کوثر کی اے مذاق
مے کا خُم غدیر کے پیالہ نظر پڑا

میری ہر مشکل ہو آسان یا علی مشکل کشا
یا علی مشکلکشا مولا علی مشکل کشا

سہل مت آجائیو یہان اے ہجوم مشکلات
ہے نہین میری مدد پر کیا علی مشکل کشا

کیا ہی پیارا نام ہے اس نام کے قربان ہون
نام ہے نام خدا اچھا علی مشکل کشا

والی و والا ولی اللہ اولی الیا
علوی و عالی علی اعلیٰ علی مشکل کشا

مرتضےٰ بوتراب و بوالحسن بوالاولیا
مصطفےٰ نے تمکو فرمایا علی مشکل کشا

صاحب من کنت مولیٰ باب علم مصطفےٰ
شاہ اولانا و مولانا علی مشکل کشا

حیدر صفدر ہے معیار عرب محبوب رب
حجۃ اللہ عروۃ الوثقیٰ علی مشکل کشا

شاہِ مردان شیرِ یزدان صاحبِ سیف و لوا
میر میدان لافتے الا علی مشکل کشا

صاحبِ انصاف و صفوت صف نشینِ اولیا
صوفی صافی صفی اصفی علی مشکل کشا

ساقیِ کوثر امیر المومنین یعسوبِ دین
قاسمِ نار و جنان مولا علی مشکل کشا

مطلعِ انوارِ رب مہرِ عرب ماہِ عجم
آفتابِ یثرب و بطحے علی مشکل کشا

والدِ سبطین اخیِ مصطفٰے زوجِ بتول
نائب و خویش رسول یا علی مشکل کشا

ہادی و مہدی ولی حق وصی شاہ امم
بو الائمہ سید و الا علی مشکل کشا

ہے خدا بین و خدادان و خداشان بے نشان
بیخودی و باخدا بندہ علی مشکل کشا

شش جہت مین نام تیرا ہے یداللہ و اسد
کون ہووے تجھ سے ہم پنجہ علی مشکل کشا

پاؤن رکھا تو نے جب دوشِ نبی پاک پر
مرتبہ معراج کا پایا علی مشکل کشا

بت شکن خیبر شکن ہے قاتل الکفا ہے
ہے غزا ہی حق ترا غزوہ علی مشکل کشا

نام تیرا پنجتن مین اور چار دن یار مین
حل مشکل کام ہے تیرا علی مشکل کشا

روح جان دوجہان جسم نبی انس و جان
جسم و جان ہے تو پیمبر کا علی مشکل کشا

نعت ہے جو کچھ محمدؐ کی وہ تیری منقبت
ہو تری مدح و ثنا کیا کیا علی مشکل کشا

ہین پیمبر روح حق اور نفس پیغمبر ہے تو
جان جانان تجکو یون جانا علی مشکل کشا

باطناً سب انبیا کے ساتھ تھا ظاہر ظہور
احمد مرسل کے ساتھ آیا علی مشکل کشا

مثل سایہ کے رہا ہر دم علی احمد کے ساتھ
سرو بے سایہ کا سایہ تھا علی مشکل کشا

جملہ اشجارِ جنان ہین اسکے قد کو خوشہ چین
فیض بخش سدرہ و طوبی علی مشکل کشا

مصحف اوسکے حق مین ناطق مصحف ناطق ہو وہ
پہنے ہے قرآن کا جامہ یا علی مشکل کشا

مولد اسکا کعبہ مشہد مسجد اور مدفن نجف
مقتدا و قبلہ و کعبہ علی مشکل کشا

چلگئی تیغ قضا اوسپر اداسی فرض مین
کام مین اللہ کے آیا علی مشکل کشا

اولیاء اللہ کا تو مخزن اسرار ہے
تجھکو سر الانبیا پایا علی مشکل کشا

یاد کرنا آپ کا بندون کو ہے یاد خدا
ہے عبادت ذکر تیرا یا علی مشکل کشا

کرم اللہ وجہہ تجکو محمد نے کہا
کیا بیان تیری وجاہت کا علی مشکل کشا

ہی عبادت جب نظر کرنا سوی وجہہ وجیہہ
کیا ہی وجہہ اللہ ترا مکھڑا علی مشکل کشا

ہی مرا مذہب یہ ہفتاد و دو ملت سی جدا
دین و ایمان ہی تو ہی میرا علی مشکل کشا

ابتدا سے انتہا تک مین ہون مولا کا غلام
ہی ازل سے تا ابد آقا علی مشکل کشا

مجکو حاصل ہی غلامی غلامان غلام
تیرے بردونکا ہو نہین بردا علی مشکل کشا

کان علم کن فکان کون و مکان کا رکن
کون ہی کونین مین تجھسا علی مشکل کشا

بہر اللہ و محمد انبیا و اولیا
مشکلم بکشا سے مولانا علی مشکل کشا

مشکلین آسان کرو بہر حسن بہر حسین
بہر حضرت فاطمہ زہرا علی مشکل کشا

عابد و باقر و جعفر کاظم و موسیٰ رضا
واسطہ ان سب اماموں کا علی مشکل کشا

یا علی بہر تقی بہر نقی و عسکری
بہر مہدی مشکلم بکشا علی مشکل کشا

ہو مری اولاد صالح اہل علم و اہل صدق
تیری آل اولاد کا صدقہ علی مشکل کشا

مجکو میرے والدین و اقربا کو بخشوا
بخشش اجداد و ہو شاہا علی مشکل کشا

مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات / سب جتنے ہووین سکو بخشنا نا علی مشکل کشا

بڑھ گئی ہے خوف عصیان سے رجا مغفرت / ہے بھروسا تیری بخشش کا علی مشکل کشا

مین تمہارا مدح خوان تم بادشاہ دوجہان / دو مجھے تم دین اور دنیا علی مشکل کشا

رزق وافر ہو بغیر احسان خویش و اقربا / ہو ادا حق ذوی القربیٰ علی مشکل کشا

مین دعامین مومنونکی روز و شب شامل رہون / قرض و فرض اپنا ادا ہو یا علی مشکل کشا

مین رہون محفوظ آسیب زمان سے ہر قدم / ہو مرے سر پر ترا سایا علی مشکل کشا

تمکو میری اہل کو رکھو اہل ایمان تندرست / ظاہر و باطن ہو خوب اچھا علی مشکل کشا

عزت و حرمت ہو خیر و عافیت دارین مین / خاتمہ بالخیر ہو اپنا علی مشکل کشا

ساتھ تیرے ہو حساب موت قبر و حشر و نشر / پل صراط و جنت الماوا علی مشکل کشا

مہر گردون ولایت ہو تمہین یا بوتراب / دو مجھے اک مہر کا ذرہ علی مشکل کشا

دل ہو روشن یا امام المشرقین و مغربین / مطلع الانوار ہو سینہ علی مشکل کشا

ظاہر و باطن کی آنکھونسے تجھے دیکھا کرون / دائما دیدار ہو تیرا علی مشکل کشا

مدح بھی مقبول ہو مداح بھی مقبول ہو / آپ مقبول خدا ہین یا علی مشکل کشا

مین ہون دلدار علی ساقی کوثر کا مذاق / فدوی جان پیر مغان مولا علی مشکل کشا

الصلوٰۃ علیک یا خیر الوریٰ اہل عبا
السلام علیک مولانا علی مشکل کشا

علی نوشہ بنا سہرا بندھا مشکلکشائی کا / ملا خلعت نبی سے خلق کی حاجت روائی کا

پنہایا شہ کو خرقہ فقر کا بدلے شہانے کے
دیا تاج اوسکو ہر شاہ و گدا کی پیشوائی کا

بصد ساز و نوا ہوئین محین ساری خدائی مین
کیا سامان خدا نے فاطمہ کی کدخدائی کا

غلامانِ جہیزی بنگئے سب خاص و عام اوسکے
بنا مولا علی دولہا جو اُس احمد کی جائی کا

گنہگاران امت کی شفاعت مہر مین ٹھہرای
ہوا پھر وعدۂ دیدار بدلا رونمائی کا

لوا الحمد دُلدُل ذو الفقار اللہ نے بخشی
سلامی مین وہ لشکر کش بنا فوج خدائی کا

ہوئی ایسی نہوویگی عروسی اور دامادی
ازل سے تا ابد جلوہ ہی اس جلوہ نمائی کا

مبارکباد دی حور و ملائک جن و انسان نے
لیا انعام ہو کر شادمان شادی رجائی کا

جہان ہی شاد آباد ای مذاقؔ اولاد سے اونکی
رہے گا دور دورا ایسا ہی آل مصطفائی کا

خمسہ غزل شہیدی بریلوی

بجا ہی نہ فلک ہو وین جو اک خانہ قلمدان کا
بجاے روشنائی نور ہو خورشید تابان کا

بناؤن صوف مین ہر تار بارش ابر نیسان کا
ید قدرت لقب ہی میری کلک گوہر افشان کا

بیاض صنع اک سادہ ورق ہی میرے دیوان کا

ہر اک انسان کثرت ہی مین دیکھے جلوۂ وحدت
اوٹھے مردم کی آنکھون سے حجاب مذہب و ملت

دل و دیدہ کو ہر غافل کے ہووے حال حیرت
مری باد نفس سے گر ہو یران پردۂ غفلت

بہتر فرقے کے پیش نظر ہو نور عرفان کا

کرن ہو نجم زرین چشمۂ خورشید مین یکسر
زمین آسمان پر جھم اوٹھے ہر دانہ اختر

بنے روحِ مسیح و خضر دم مین کشتکار آکر — سحابِ ملکِ جان ہون گر مین سبزین کشتِ گردون پر
روان ہو جوی خشکِ کہکشان مین چشمہ حیوان کا

زمین افلاک سے اونچی مرے صحنِ سرا کی ہے — علوِ لامکان کرسی مرے صحنِ سرا کی ہے
فضای عرش اک کیاری مرے صحنِ سرا کی ہے — ریاضِ قدس ہریالی مرے صحنِ سرا کی ہے
بہارِ انس گلدستہ ہے میرے طاق ایوان کا

ردیف و قافیہ سے لاکھ واقف ہون مگر کیا ہو — نہ ان بحرونسے ہووین آشنا۔ نے سینہ دریا ہو
جگر خون ہو کے فکرِ نظم مین گر قطرہ قطرہ ہو — دلون مین شاعرونکے گوہرِ معنی نہ پیدا ہو
نہ ٹپکے گر صدف مین انکے قطرہ میرے نیسان کا

مجھے استادِ عالم خسروِ ملکِ سخن سمجھو — تلمذ حضرتِ رحمان سے ہے مجھکو تو ای یارو
ہر اک فرشی و عرشی کو نہ کیونکر فیض حاصل ہو — نیابت اپنی بخشی مبدءِ فیاض نے مجھکو
زمین تا آسمان ممنون ہے میرے بذل و احسانکا

مری ہیئت مہندس کے کبھو کب ذہن مین آئے — ملک جن و بشر کو شکل میری کیا دکھائی دے
مرے سب عضو خالق نے بنائے نورِ مطلق سے — نہین پیدا ہوئین اس باد و خاک و آب و آتش سے
کہ مرکز چار عنصر سے ہے باہر میرے ارکان کا

کرورون شاہ عالیجاہ ہین میری حکومت مین — ابھی آباد ہوتی لاکھون پرستان اک اشارت مین
ہر اک جن و پری ہے سر جھکائے میری طاعت مین — مرے زیرِ قدم ہے تختِ شاہی جس ولایت مین
وہان کے دام و دد کو عار ہے منصب سلیمان کا

میں ہنستا بولتا ہوں چپ ہوں اور مردہ ہوں زندہ ہوں
کسیکو یہ نہیں معلوم ہے میں کون ہوں کیا ہوں
میں سوتا جاگتا ہوں کھاتا پیتا چلتا پھرتا ہوں
بشر کے قالب خاکی میں جو میں جلوہ فرما ہوں
تماشا دیکھنا منظور ہے نیرنگ امکان کا

صدف کو آسمانکے جیوں گہر جب سے کیا مسکن
ہوئے سب آشنا جو بحر و بر میں تھے مرے دشمن
بہت طوفان اوٹھے پر نہ میرا تر ہوا دامن
رہا میں دہر میں اندیشۂ آسیب سے ایمن
گہر کو کیا خطر ہے لطمۂ گرداب عمان کا

کروڑوں لامکانونکی مکانمیں میرے گنجایش
ہزاروں عرش کی اک عرش پر ہے میرے آرایش
بہار صد ازل ہے اک گل مسند کی زیبایش
فراغ صد ابد ہے نیم لحظہ میری آسایش
طلسم کن نمونہ ہے مری خواب پریشان کا

جہانمیں ایکدم آرام پاے چرخ کیا امکان
ہر اک ساعت پھریگا رات دن شام و سحر حیران
رہیگا ہر گھڑی چکر میں اور گردش میں وہ یکسان
رہیگا روز رستاخیز تک گو ہی فلک گردان
حریف اک لحظہ تھا صبح نخستین میرے چوگان کا

وہ عالی ہیں مرے درجے وہ اعلی ہیں مرے رتبے
گدائی خاکساری کرکے چلکر سر کے پاؤں سے
کہ سرداری سمجھکر واسطے اپنے تفاخر کے
مرے خاک قدم سے تاج خسرو استعانت لے
مری نعلین کو دے نعلبندی تاج سلطان کا

محل کا میرے دروازہ ہے قصر جنت الاعلے
سنا ہو تمنے جو ادریس سو ہے اک چمن میرا
کہ رضوان نامی اک دربان ہے اس جا پہ ادنی سا
جسے کہتے ہیں سب فردوس پائین باغ ہی میرا

مجھے ہی مفت گھر بیٹھے نظارہ حور و غلمان کا

سراپا ہو گیا ہی مظہر شانِ یداللہی — عیاں ہر شے کی ماہیت ہی صفا از ماہ تا ماہی
کھلا ہی اُسپہ سب حالِ گدائی و شہنشاہی — فنا فی المرتضےٰ کی رمز سے ہی جسکو آگاہی

مقام اُس شخص پر ہی کشف میری عزت و شان کا

علی کی جستجو میں گم ہیں میرے دل جگر دونوں — مذاقِ عشق ہیں ڈھب کا ہوں کب ملتے ڈھونڈو اگر سوسوں
بنے وہ مومنہ پیدا مسلمان اُس سے ہوں لاکھوں — عروس دین کو میرے عقد سے سو سو تفاخر ہوں

شہیدی منقبت خوان ہوں جناب شاہ مردان کا

مطلع ثانی

بہارِ ہشت جنت اک چمن ہی میرے بستان کا — درخت سدرہ ہی شاخ نشیمن طائر جان کا
دل وحشی مرا مسکن ہوا ہی شاہ مردان کا — مرا سینہ ہی بیشہ بود و باش شیر یزدان کا

فضائے لامکان سے قرب ہی میرے نیستان کا

ہوا آگاہ دل اس رازِ مخفی کی کنایت سے — کھلی یہ معرفت در پردہ اسرارِ حقیقت سے
ہوئی شانِ یداللہ منکشف یکدست بیعت سے — جو پوچھا میں نے اوسکا مرتبہ پیرِ طریقت سے

بتایا کان میں مجکو علی ہے نام یزدان کا

علی مشکلکشا شیرِ خدا تھا اور حیدر تھا — دو بالا مرتبہ تھا راکبِ دوش پیمبر تھا
بر بت کعبہ کب خیبر شکن فرزند آذر تھا — بتوں کے توڑنے میں اُس سے ابراہیم ہمسر تھا

اگر ہوتا نہ زیرِ پا کتف شاہ رسولان کا

ابھی مشغول ہو وعظ و نصیحت مین امامت مین — صفین حور و ملک جن و پری کی ہون جماعت مین
گروہ خاکی و نوری ہو ناری کی اطاعت — بنی آدم بنی جان کے رہین محکوم جنت مین
خدا نا کردہ گر شافع ہو تقصیرات شیطان کا

معافی کی سند اللہ نے اُسکو عطا کی خود — لکھی اسمین شمالی شرقی و غربی جنوبی حد
رکھے قبضہ مین نسلاً بعد نسلٍ نائب احمد — زمین خالصہ اوسکی ہوئی کونین کی سرحد
غلامون کو ملا جاگیر مین چک باغ رضوان کا

وہ شاعر ہون کہ مین تلمیذ رحمان ہون بلاغت مین — لکھے تو منقبت اور ہل اتی اہی قرات مین
ہو اطلق نہ کچھ زیر و زبر کا فرق آیت مین — توارد کے یہ معنی جب لکھا شعر اوسکی مدحت مین
مرے مضمون سے مضمون لڑگیا ہے نظم قرآن کا

مسلمانونکے قدمونسے لگی پھرتی نہ یون جنت — نہ رستہ چلتے ہاتھ آتی ہمین ایمان کی نعمت
نہ گھر بیٹھے سبھونکو سہل ملتی دین کی دولت — بہت دشوار تھا دیوار کیونکر پھاندتی اُمت
اگر وہ در نہوتا مصطفےٰ کے شہر عرفان کا

خدا کے گھر کا درجہ بڑھ گیا اُسکی سعادت سے — ملک جن و بشر طائف ہین کس حسن ارادت سے
رہیگا دائما معمور طاعت سے عبادت سے — شرف حاصل ہوا ہے کعبہ کو اوسکی ولادت سے
پرستش گاہ محشر تک رہیگا ہر مسلمان کا

دل روشن پہ سب ماہی سے لے تا ماہ روشن ہے — خبر ہے خشک و تر کی بحر و بر کی راہ روشن ہے
تحرک ذرہ و خور کا باذن اللہ روشن ہے — حقیقت جزو کل کی اب پر یا شاہ روشن ہے

رہا ان کیا حال اپنے حسرت و درد فراوان کا

خبر مجکو رہی مطلق بلندی کی نہ پستی کی
مدام اس دور مین خونناب دل سے مے پرستی کی
شراب نیستی پیکر فراموش اپنی ہستی کی
نہ اک لحظہ مئے گلرنگ پیکر مینے مستی کی

نہ اک لمحہ رہا نظارگی مین روے خوبان کا

بصد لہو ولعب ایام طفلی کے ہوے یون طے
گذاری عمر سب بیفائدہ رہتا ہون اب ہی ہے
جوانی خاص بہی ضائع ہوئی پیری کے دن ہین یے
ولیکن مجکو لطف عام سے امید واثق ہے

کروگے جبر دم مین تم مرے صد سالہ نقصان کا

بسر کی کفر مین سوجھا نہ مطلق پیش و پس مجکو
طریقہ شرع احمد کا ملے نلے خار و خس مجکو
بقیہ عمر دنیا مین ہی رہنا دین پہ بس مجکو
سوا اسکے نہین اب زندگی مین کچھ ہوس مجکو

رہون ثابت قدم مین منزل تصدیق و ایقان کا

یہی منظور ہی در پردہ دل کو جان کو مجکو
جمال روے روشن سے مشرف یون کرو مجکو
دم آنکھون مین جب آئے اک نظر دکھلائیو مجکو
تصور آپ کی صورت کا وقت نزع ہو مجکو

مرا ماتم سرا مشرق بنے مہر درخشان کا

برنگ آسمان دوران سر مجکو ہوا پیہم
گل خورشید سان آنکھین مری پہرتی رہین ہر دم
چمن مین ماہتابی پر مجھے غش کا رہا عالم
نہ مینے اک نظر دیکھی کبھی سیر گل و شبنم

نہ اک ساعت تماشائی ہوا مین برق و باران کا

برتبہ کعبہ مجکو عید ہووے اپنی موت آنی
ثواب حج اکبر پاؤن گھر بیٹھے باسانی

مری آنکھیں ہوں تیری محو روا‌ے فخر انسانی
نگاہ پاک کو جس وقت ہو پہنچے حکم قربانی

جمال خاص اے قبلہ ہو قبلہ چشم حیران کا

الٰہی نزع میں وہ میری نورانی شمائل ہو
فرشتہ حور کی صورت بنے اور مجھ پہ مائل ہو
مرا سینہ غیرت خورشید و رشک ماہ کامل ہو
صفا یہ جان برلب آمدہ کو میری حاصل ہو

دم آخر سے آئینہ ہو روکش صبح خندان کا

علیؑ جی تم تو محبوب حبیب کبریائی ہو
دم آخر ہی ایسے وقت میں مشکلکشائی ہو
اس آسانی سے ہے میری عرش اعلی پر رسائی ہو
ادھر دار فنا میں روح کو تن سے جدائی ہو

ادھر ملک بقا میں جا کے میں واصل ہوں جانان کا

مذاق اپنے میں نازاں ہوں کہ میں مداح کس کا ہوں
مرا ممدوح کیسا ہے میں کیا کچھ ایسا ویسا ہوں
میں دلدادہ علی ہوں اور حسن پر جی سے شیدا ہوں
شہید مصطفے کا لاڈلا حیدر کا پیارا ہوں

مجھے کیا خوف ہے بردہ ہوں میں شاہ شہیدان کا

مہندی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا

آگے حوروں نے جو زہرا کے لگائی مہندی
پھر عجب رنگ سے پریوں نے رچائی مہندی
بدلے پانی کے دیا مالیوں نے عطر سہاگ
مالنوں نے بھری پھولوں میں بسائی مہندی
روضہ قدس میں ڈھونڈی جن و انس میں بھی
لایق پاے مبارک نہیں پائی مہندی
ناخن پاکو نہ پہنچے ید بیضا جس کے
کیا ہی اعجاز کی اوس گل نے لگائی مہندی
پنجہ مہر پہ گردوں نے لیا ہاتھوں ہاتھ
جس دم اس شوخ نے پاؤں سے چھڑائی مہندی

حورین افلاک پہ ناچین تو زمین پر پریان
ماتے وسناتین بنی جبکہ وہ خاتون فلک ہین

پردۂ چرخ مین زہرا نے جو گائی مہندی
چل کے جنت سے قدمبوس کو آئی مہندی

اے مذاق ایسی بنی ہے نہ بنے گی مہندی
بن گیا رنگ سخن خوب بن آئی مہندی

عید قربان سے شہادت کا ہمین غم آیا
ہجر نبی آتے ہی ذی الحجہ محرم آیا

یاد وہ ذبح عظیم آئی دم قربانی
جانور کوئی چھری کے تلے جسدم آیا

سر کٹانیکو عجب شوق سے صید حرمین
کوچ کرتا حرم کعبہ سے بیہم آیا

کٹ گیا ابن حسین کے بیٹے کا گلا
کربلا مین حرم کعبہ سے جسدم آیا

آئی ہمت پہ ہوں قربان خلیل اسمٰعیل
جسکو اکبر کی شہادت کا نہ کچھ غم آیا

سر ہوے کٹ گئے تلوارون سے سب یار و عزیز
چین ماتھے پہ نہ ابرو پہ ذرا خم آیا

عین غم مین اوسے عاشورہ کے دن عید ہوی
تا دم قتل مزا دید کا ہر دم آیا

وہ مہ فاطمہ گھوڑے سے جو ریتی پہ گرا
چرخ کے سوئے زمین عیسی مریم آیا

رونے آئے غم سرور مین سبھی پیغمبر
نوحہ خوان گریہ کنان نوح اور آدم آیا

جسم انوار محمد مین سراپا حسنین
نور زہرا و علی ہو کے مجسم آیا

غیب سے آئے شہادت مین حسن اور حسین
تیغ گردن کو کلیجے کے لئے سم آیا

بارش گریہ سے کھیتی ہو ہری عقبیٰ کی
رو حسن کے لئے سر سبزی کا موسم آیا

غم شبیر مین جب ہم کبھی روئے جم کر
دانے اشکون کے اوگے کشت عمل جم آیا

ہین حسینؑ اور حسنؑ کے غم و ہم مین ہر دم
آگیا غم کبھی ہمکو تو کبھی ہم آیا

شہ جو میدان کو گئے با عظمت با اکرام
بولے اعدا وہ معظم وہ مکرم آیا

مار دشمن کو ہوا دوست کو زلف رخ حور
جب نظر وہ علم شاہ کا پرچم آیا

فوج روبہ کو ہوا آمد عباسؑ سے غم
دشت مین شیر خدا کا جو وہ ضیغم آیا

حرؑ نے سن پائی جو آواز شہ صفدر کی
صف اعدا کو کیا درہم و برہم آیا

کہے ہر مومن و مسلم اسے تسلیم و سلام
لفظ سلّم ترے مسلم پہ مسلّم آیا

ہوگئی شہ سے اجازت تو وہ نوشہ بن ٹھن
رن مین کس شان سے قاسم خوش و خرم آیا

غم ناشادی قاسم ہی علم عالم مین
گئے ناشاد جوانی کا جو عالم آیا

قد خمیدہ ہوا سرور کا علمدار کے بعد
غم سے بھائی کے کمر ٹوٹ گئی خم آیا

رہ گیا جب تن تنہا وہ شہ کرب و بلا
لشکر شام سبھی ہو کے فراہم آیا

رحمت رحمت عالم تھا حسینؑ مظلوم
کرم و رحم ہوا غیض و غضب کم آیا

حشر تھا عالم ارواح کا مقتل مین بپا
سر برہنہ گئے جب سرور عالم آیا

آئے جب خیر بشر خاتمہ بالخیر ہوا
ختم تھا کام رسولونکا جو خاتم آیا

سر سرور کو لئے زانو پہ تھے پیغمبر
شمر بے رحم گلا کاٹنے جس دم آیا

خاک مقتل کی انہین ہو گئی کافور بہشت
راس زخمون کو شہیدونکے یہ مرہم آیا

گریہ عالم بالا سے ترشح ہی صاف
خون گردن سے دم قتل دمادم آیا

ہوگئی گریہ کنان شام کی غم مین ہر شئے
کون وہ شئی ہی کہ جس شئی کو نہ یہ غم آیا

خود رسول اپنے نواسے کی سنانی لکھکر
ام سلمہ کے قرین خواب مین جسدم آیا

سنکے یہ حال گئے فاطمہ صغرا کے حواس
غش پہ غش حالت بیماری مین پیہم آیا

آئے سب اہل مدینہ پئے ماتم پرسی
تعزیت کرنیکو ہر ایک بنی ہاشم آیا

قافلہ اہل حرم کا لئے جب کوفہ مین
حرم محترم شاہ کا محرم آیا

ایک رسی مین بندھے غمزدونکے بازو تھے
سر صد پارہ وہ یون حلقۂ ماتم آیا

طشت زر مین لب سرور کونین کا سر
روبرو زینب دل خستہ کے جسدم آیا

سر کے بھائی کے گلے ملکے وہ بیہوش ہوئے
جوش خلق سے نہوا ضبط غضب غم آیا

روتے آتے تھے غم شہ مین ملائک کے گروہ
ایک انبوہ گیا دوسرا پیہم آیا

آل کا اوسکے سب امت پہ ہوا غم واجب
غم امت کے سوا جسکو نہ کچھ غم آیا

حین یہ ہے کہ جہنم کے بجھانے کے لئے
غم سے شبیر کے گر آنکھ مین کچھ نم آیا

ہوتا ہے ماہ محرم سے شروع ہر اک سال
ہر عمل سے غم شبیر مقدم آیا

سنکے مگر اوسکا زبان سے کہا انا للہ
ہوگئے حق سے رجوع آپ کا جب غم آیا

ہمدمی کی غم دلدار علی نے جو مذاق
آگئی جان مین جان دم مین ذرا دم آیا

سلامی ہمکو یہ غم عمر بھر بھلائے گا
ہمیشہ مرثیے ہونگے محرم آئے گا

بنین گے تعزئے اور مجلس عزا ہوگی
کوئی ضریح مبارک الم بنائے گا

پڑھینگے لوگ کتاب غم وفات رسول
وفات فاطمہ غمگین کا ذکر آئے گا

تمام ہوگی نہ جب فاطمہ کے غم کی کتاب
علی کا دفتر غم کوئی پڑھ سنائے گا

زبان پہ آئیگا احوال ابن زہرا کا
بیان زہر سے منہ کو کلیجہ آئے گا

حسنؑ کے غم سے جو یاد آئیگا حسینؑ کا غم
دوبارہ یاد پھر اک غم کو وہ دلائے گا

یہ کیا خبر تھی کہ پیغام اپنی بیعت کا
یزید ابن پیمبر کو یون سنائے گا

حسینؑ ہائے غضب ہوگئے خادم حرمین
مدینہ مکہ مین رہنے نہ بسنے پائے گا

اُجاڑ ہوگی مدینہ کی بستی آبادی
حسینؑ چھاونی کرب وبلا کی چھائے گا

اُٹھایا بیٹھے بٹھلائے اوسے مدینے سے
کسیکا گھر نہ کوئی اسطرح چھوڑائے گا

وہ پاس نانی کے صغرا کو چھوڑ کر بیمار
وہ ہوکے نانا سے رخصت سفر کو جائیگا

نہیں کھلا تھا یہ احوال لیکے اہل و عیال
مدینہ تجکے سے وہ کربلا مین آئے گا

خبر کسے تھی کہ بھجوا کے خط زراہ دغا
گروہ کوفی عدا یاں اسے بلائے گا

غریب مسلم تنہا کو پست پا کر کے
فلک زمین پہ کوفہ کی سر کٹائے گا

پھرینگے دو نو یتیم اسکے پیاسے سرگردان
کنار نہر پہ سر اونکا کاٹا جائے گا

جو خیر خواہ تھا مسلم کے دو یتیمون کا
جزائے خیر خدا سے پھر ایک پائے گا

حُر اپنے بیٹے کو بھائی غلام کو لیکر
مدد کو پھر شہ کرب وبلا کی آئے گا

کٹا کے سر شہ والا سے سرخرو ہوکر
بہشت مین وہ شہید ہوکے آپ ہی جائے گا

وہ نامراد جوان مرگ قاسم ناشاد
پہنکے نہین لباس شہانہ آئے گا

جو پیچ پگڑی کے لٹکینگے لٹکتے جوبن سے
تو سر پہ سہرا شہادت کا وہ بندھائے گا

کٹینگے بازوے عباس نہر پر ہیہات | نہ مشک پانی کی خیمہ مین لانے پائیگا
شجر کا باغ شہادت کے پائے گا ثمرہ | سنانکا کھا کے پھل اکبر جنانکو جائے گا
پیاسا باپ کی گودی مین کھولتے ہی مُنہ | گلے پہ اصغر نے شیر تیر کھائے گا
کٹا چکینگے سر اپنا جو شہ کے یار انصا | وہ سید الشہدا اپنا سر کٹائے گا
مین اپنی تیغ کی ہون قربان دم اخیر حسین | دعاے بخشش امت زبان پہ لائے گا
لٹیگا بعد شہادت کے خیمہ و خرگاہ | وہ جان و مال کو گھر بار کو لٹائے گا
لگے گی آگ تو نکلین گے اہلبیت اوسکے | قنات و خیمہ کو ناری کوئی جلائے گا
کوئی چڑھائیگا نیزونپہ سر شہیدون کے | اور انکے لاشونپہ گھوڑونکو دوڑائے گا
پھرینگے اہل و عیال ہائے انکی سر گردان | بغیر پردہ و محمل شمر پھرائے گا
چھپے گا چادر تطہیر سے سراپا تن | نہ سر برہنہ کوئی انکو دیکھ پائے گا
نظر پڑیگا زمین آسمان مین عالم خون | جہان مین خونکے سوا خاک پھر دکھائیگا
زمانہ ہوویگا ظلمت سے تیرہ و تاریک | اندھیر ظلم کا روے زمین پہ چھائے گا
خداے پاک کا کھلجائیگا غم و غصہ | غم اوسکا خاک مین افلاک مین سمائے گا
غبار فرش کا پہونچیگا عرش اعلی پر | ستارہ عرش کا سر فرش پر جھکائیگا
الٹ پلٹ وہ زمانہ مین ہوگی اُس ساعت | کہ انقلاب قیامت کا دن دکھائے گا
قیام ہوگا زمین آسمان کا عابد سے | قدم امام کا پھر درمیان مین آئے گا
چلیگا عابد بیمار منزلون کیونکر | قدم قدم پہ جو پا اسکا لڑکھڑائے گا

اُٹھائینگے اُسے نیزہ کی طعن مارکے پھر
جو مارے ضعف کے سجاد بیٹھ جائے گا

سواد کوفہ سے تا سرزمین شام و دمشق
پیادہ پا اُسے دور فلک پھرائے گا

رکھینگے اُسکو اسیر ایسے قید خانہ مین
نہ دھوپ چھاؤنکا آرام اُسمین آئیگا

اندھیرے گھر مین وہ لیٹے گا فرش خاکی پر
مکانمین فرش و شمع و چراغ پائے گا

اسیر کرکے پیمبر کے بال بچون کو
غضب خدا کا لعین اسطرح پھرائے گا

چلینگے نیزون پہ ہمراہ سر شہیدونکے
سفر مین قافلہ رانڈونکا ساتھ جائے گا

غرض دمشق مین دربار عام کرکے یزید
ہر اک شہید کا سر سامنے منگائے گا

پھر اپنے سامنے مردود روبکاری کو
تمام اسیرونکو دربار مین بلائے گا

جو اہلبیت سے بولیگا سخت سنگین دل
جواب شاہ کی بہنون سے سخت پائے گا

رسول چومتے تھے جسکو پھر یزید پلید
چھڑی کو اُس لب و دندان پر پھرائیگا

در دمشق پہ لٹکینگے سر شہیدونکے
سوے مدینہ لٹا قافلہ پھر آئے گا

ہلے گا عرش خدا کانپے گا مزار رسول
پھر آسمان و زمین مین تزلزل آئیگا

قرار دیگا جہان کو تحمّل عائد
وہ صبر و شکر کرے گا ستم اُٹھائیگا

ازل سے تا بہ ابد ذکر آل احمدؐ کا
زبانپہ عالم ارض و سما کی آئے گا

خدا نے ذکر رسول خدا بلند کیا
حسینؑ سبط رسول خدا کہلائے گا

پسر سے ستر بدر کا بقول پیغمبر
کھلا یہ ستر شہادت رسول پائیگا

خفی حسن کی شہادت جلی حسین کی ہے
نبی کا ظاہر و باطن مین ذکر آئے گا

حسن کا نام بھی نام حسین مین ہے نہان
نہان عیان مین عیان مین نہانکو پائے گا

بنا شہادت ظاہر کی ہے جو شہرت پہ
جہانمین شہرہ شہادتکا پہونچ جائے گا

رہیگا خلق خدامین حسین کا چرچا
غم اوسکا ساری خدائی مین شہرہ پائیگا

کرینگے ذکر خواص و عوام خاص و عام
بوضع خاص ہر اک اُسکا ذکر لائیگا

بیان کرے کا حدیث و کتاب سے عالم
بطور وعظ کے مسجد مین کہہ سنائیگا

کوئی تلاوت قرآن کریگا بخشیگا
کوئی درود سلام اُسکو بھیجے جائیگا

نماز روزہ کا کوئی ثواب بخشے گا
ثواب حج زکوۃ اوسکو بخشوائے گا

کرینگے یاد عزامین مجاہد و غازی
وہ غم جہاد کی تکلیف کو بھلائیگا

جہاد اصغر و اکبر اُسی سے سیکھین گے
وہی مجاہدہ جسم و جان سکھائیگا

اوسیکا ہوویگا محفل مین حال و قال کی ذکر
اوسیکا تذکرہ مجلس مین غم کی آئے گا

جہانکے شادی و غم مین رہیگی یاد اوسکی
غم اوسکا شادی و غم مین نہ بھولا جائیگا

کہینگے ماہ محرم مین اُسکا قصہ غم
کوئی سلام کوئی مرثیہ سنائے گا

امام بارے کو آراستہ کرے گا کوئی
ضریح تعزیہ مہندی علم بنائیگا

بناکے نقشہ کوئی کربلائے معلّیٰ کا
غم حسین کا ٹھاٹھ اک نیا دکھائیگا

بچھائے جائینگے فرش و فروش شاہانہ
قنات و پردہ کوئی شامیانہ لائیگا

کوئی لگائیگا فانوس جھاڑ قندیلین
چراغ بتیان شمع کوئی چڑھائیگا

امام باڑون مین آئینہ بندیان ہونگی
ہر اک مکان مین بہر شکل غم دکھائیگا

جڑینگے تعزیوں پر پنجے اور علم شدے
نشان مہندی ملیدہ کوئی چڑھائیگا

کوئی تو لائیگا وہان ہار پھول شیرینی
گلاب و قند کا شربت کوئی پلائیگا

طرح طرح کی مٹھائی طرح طرح کے طعام
سلونا میٹھا پراسے نیاز لائے گا

وہ تھا حلیم نہایت ز روے حلم و کرم
حلیم نام پہ اوسکے کوئی کھلائے گا

بنینگے شاہ و گدا اوسکے نام کے سائل
حسینی بنکے کوئی بھیک مانگ لائیگا

گلے مین ڈال کے سیلی کوئی بنیگا فقیر
گلا وہ ہنسلی کے سیکو کوئی پہنائیگا

گرہ لگا کے ہر اک تعزیے پہ ڈورے مین
کسیکے واسطے گنڈہ کوئی بنائے گا

کریگا نام خدا جو کہ اوسکی نذر و نیاز
خدا کے فضل سے منت مراد پائیگا

نیاز کرنے کو ہر ایک حاضر و غائب
جو ما حضر ہی وہ نذر حضور لائیگا

لکھا کے سیدونسے عرض مدعا کے لئے
زمانہ تعزیوں پر عرضہ یان لگائیگا

نجائے پیاسا کوئی ہے سبیل نذر حسین
یہ کہکے پیاسونکو شربت کوئی پلائیگا

ملے گی کوثر و تسلیم و سلسبیل اوسے
سبیل راہ خدا جو کوئی لگائے گا

ملینگے خلد مین نہر لبن کے غسل اوسکو
جو دودھ شربت اوسی نام پر پلائیگا

غبار دل کوئی دھوئیگا روکے پیاسو نپر
زمین پہ پانی کی مشکین کوئی چھڑکائیگا

نہ کچھ بھی پائیگا بہر نیاز جو مسکین
تو ٹھنڈے پانی پہ وہ فاتحہ دلائیگا

نہ جس غریب کی کچھ بھی بساط ہی وہ بھی
غم حسین مین اک بوریا بچھائے گا

ابو تراب کے بیٹونکا غم فقیر ونکو
الم سے خاک زمین پر سدا اٹھائے گا

رہینگے بھوکے پیاسے محب روزہ دار
بروز عشرہ پئے گا نہ کوئی کھائیگا

پیالے شیر برنج و شکر کے بھرے گا
نیاز گنج شہیدان کوئی دلائیگا

دلائیگا کوئی اوس معرکہ کی صورت یاد
وہ قتل گاہ بہر شکل یاد آئیگا

لگا کے تیروں کے پر جوں براق خونین تر
حسینؑ زخمی کا گھوڑا کوئی بنائیگا

بنے گا پیک کوئی پہنکر ہرا بانا
برہنہ ہاتھ مین تلوار لیکے آئے گا

چڑہائیگا کوئی تیر و کمان سر نیزہ
نشان علم کوئی تلواروں کے اٹھائیگا

حسن حسین کا ماتم کرینگے اہل الم
زبان پہ نام بہم غمزدون کا آئے گا

بجینگے حلقہ ماتم مین ڈھول اور تاشے
حسینی باجا کوئی ماتمی بجائے گا

دل و زبان سے کہیگا فضائل حسنینؑ
حسنؑ حسینؑ کے کڑکے کوئی سنائے گا

کہیگا دوستی شاہ مین کوئی ہے دوست
حسین سید و دولہ کہین کہائے گا

کہین چڑہینگے جریدے بجینگی جھانجھ چھچیان
غم و الم مین کوئی خاک و خس اوڑائیگا

کہین اوٹھیگی سواری جو نعل حسین کی
سوار گھوڑے کا پامال یاد آئیگا

پڑا وہ لاشوں کا بے گوروں کے کفن رہنا
جو دفن تعزیئے ہونگے غضب رلائیگا

جو دینگے تعزیہ دار اوسکو ملکے سب مٹی
غبار دل ہمین پھر خاک مین ملائیگا

بہشتی چھڑکینگے پانی جو اوسکی تربت پر
پیاسا جانا شہیدون کا یاد آئیگا

بٹینگی روٹیان توشہ کی کربلا مین جب
تو بھوکے رہنے کا غم اونکے ہمکو کھائیگا

نہ کھانے پینے مین بھولیگی بھوک پیاس کی یاد
حسینؑ کھانے مین پینے مین یاد آئیگا

دعا حسین کو دیوینگے پانی پی پی کر
جو ہمکو پیاس مین پانی کوئی پلائیگا

خدا کا شکر کرینگے ادا بذکر حسین
زبان پہ دل سے درود و سلام آئیگا

ہر ایک جاہل و عالم طرح طرح جبر ذکر
حسن حسین کے غم کا زبان پہ لائیگا

خدا کا ہوویگا نقارہ خلق کی آواز
غم حسین کی نوبت خدا بجائیگا

نظر پڑے گی بہر شکل شوکت اسلام
ہر ایک شان مین صورت وہ غم دکھائیگا

غم اوسکا تا بہ قیامت رہیگا روز افزون
دم حساب تلک روز بڑھتا جائیگا

کہا نبی نے جو کوئی حسین پر رویا
اور اوسپہ رونے کی صورت کوئی بنائیگا

ہی جنت اوسکے لئے واجب ای مسلمانو
نجات پائیگا کبھی دوزخ مین وہ نجائیگا

بنین گے بحر شفاعت کے نلے بہا موتی
حسین پیاسے پہ جو اشک غم بہائیگا

وہ عین مغفرت حق کے موتی رولے گا
جو اوسپہ آنسو مژے نسے روئیگا رولائیگا

یہہ اشک غم ہی وہ بحر محیط فضل و کرم
کہ جسمین سے جوش مین دریائے رحمت آئیگا

عدم سے ہستی مین آیا ہی میرے جی کی ساتھ
غم حسین جنازہ کے ساتھ جائیگا

غم اوسکا قبر مین بھی ہوگا مونس و غمخوار
یہ غم وہ ہی کہ قیامت کو کام آئیگا

بروز حشر رہینگے علم کے سایہ مین
جب آفتاب سوا نیزہ سر پہ آئیگا

نہین سوال نکیرین کے جواب کا غم
عذاب قبر سے یہ غم ہمین بچائیگا

حجاب نار جہنم بنے گا محشر مین
غم اوسکا آتش دوزخ کے آڑے آئیگا

ہی روز و شب غم شبیر بیحساب ہمین
حساب روز جزا سے ہمین چھڑائیگا

یہ جسکا غم ہے زادہ ہی پاس لیکے پہونچیگا
جسے یہ غم ہے وہ جنت مین پہنچ جائیگا

حسن حسین کے قدمون پہ جب جگہہ پائی
یہ غم کیا ہے چھپا نین چھپا نہین پائیگا

علی بتول کا ہوویگا پیر سر پر ہاتھ
رسول پاک کا پابوس ہاتھ آئیگا

ہین مستحق محمدؐ کی ہم شفاعت کے
یہ ہین حسین کا غم حق سے بخشوائیگا

یہ بندہ آیا ہی صاحب خدا کی جانب سے
طرف خدا کی یہ غم جی ہین لیکے جائیگا

ہم حسینؑ لعینہ خوشی کی صورت ہن
خدا کے حسن کا دیدار جب دکھائیگا

کہے گا روبرو مولا کے ماجرائے حسینؑ
غلام خلد مین روئیگا اور رلائیگا

دہائی دیگا خدا و رسول کے آگے
دوبارہ نالہ دل عرش کو ہلائیگا

جناب ساقیؑ کوثر سے اور زہراؑ سے
وہ بھوک پیاس کا سب ماجرا سنائیگا

گلا کٹا یا پیاسون نے العطش کہکر
گلہ پیاسونکا میری زبان پہ آئیگا

وہ ذکر زینب و کلثوم کا بھی دربردہ
حضور حضرت خاتون جنت آئیگا

بیان کرکے شہیدونکا حال کربلا
مذاق خلد کو بھی کربلا بنائیگا

غم حسنؑ ازلی غم حسین ابدی
ازل سے تابہ ابد ہمکو غم رلائیگا

غرض بیان غم اہلبیت آسان نیست
یہ غم وہ ہے کہ بمشکل بیان مین آئیگا

حکایتیست کہ آنرا شرح پایان نیست
یہہ متن قصہ غم کیونکہ شرح پائیگا

قلم شجر ہون سیاہی ہو آب بحر روان
تو ایک نقطہ غم بھی لکھا نہ جائیگا

لکھا حسین علیہ السلام کا جو سلام
صلہ سلام کا دار السلام پائیگا

مذاق تیری زبان اور بیان حال حسین
سکوت کر کہ مزا خامشی مین پائیگا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اے سلامی جی مین ہی غم شبر و شبیر کا
دل جگر کرتے ہین ماتم شبر و شبیر کا

چشم کے چشمون سے جاری ہوئین آنسو سبز و سرخ
ماجرا دکھلاؤن جسدم شبر و شبیر کا

ہی خدا غصہ مین اور ساری خدائی کو ہی غم
کون ہی جسکو نہین غم شبر و شبیر کا

پڑھتے تھے داؤد خوش الحان حمد انکی کتاب
نوحہ خوان تھا نوح و آدم شبر و شبیر کا

زہر نے کاٹا کلیجہ اور خنجر نے گلا
ہی یہ قاتل خنجر و سم شبر و شبیر کا

سب کتابون مین صحیفون مین بیان حق نے کیا
قصہ پر درد و پر غم شبر و شبیر کا

ہی حجر اسود کا اس غم مین لباس ماتمی
ہر شجر ہی نخل ماتم شبر و شبیر کا

انسے کعبہ کو شرف ہی وہ شریف کعبہ ہین
ہی حرم اور چاہ زمزم شبر و شبیر کا

جد پیمبر اپ ہی حیدرؑ اور مادر فاطمہؓ
جعفر طیار ہے عم شبر و شبیر کا

ہی عجب اک عالم حسن حسنؓ حسن حسینؓ
کیون نہ عاشق ہووے عالم شبر و شبیر کا

تھی سراپا صورت و سیرت رسول اللہ کی
جسم تھا نور مجسم شبر و شبیر کا

ہین پیمبر روح حق اور روح روح الحق ہین یہہ
یون ہی روح اللہ ہمدم شبر و شبیر کا

کربلا مین سر برہنہ فاطمہ زہرا کے پاس
آئین پرسا لے کے مریم شبر و شبیر کا

کفنیان پہنے سیاہ و سبز حوران جنان
کرتی ہین رو رو کے ماتم شبر و شبیر کا

وہ فرشتے ہین بہت نامی گرامی سرفراز
نام لیتے ہین جو پیہم شبر و شبیر کا

سرورِ عالم کا اس غم سے گریبان چاک ہے
غم ہے دامنگیر عالم شبر و شبیر کا

پیروی اونکی مقدم ہے مجھے ہر ہر قدم
ہو مرا سر اور مقدم شبر و شبیر کا

نام ہین حسنینؑ کے اسمائے حسنے کے ہین وصف
اسم ہے کیا اسم اعظم شبر و شبیر کا

اونکی تقدیم مودت اہل حق پر فرض ہے
حق کیا حق نے مقدم شبر و شبیر کا

ہوتے ہین اونکی زبان سے جنتی اور دوزخی
حکم ہے جنت جہنم شبر و شبیر کا

جانتے ہین افضل از ذکر خفی ذکر جلی
ذاکر و شاغل غم و ہم شبر و شبیر کا

مرثیہ خوان ہین مغنی بزم مین باسوز و ساز
بھرتے ہین دم زیر اور بم شبر و شبیر کا

رہتے ہین اس غم مین ہم ہر روز و شب ہر سال و ماہ
ہر مہینہ ہے محرم شبر و شبیر کا

جیون محمدؐ اور علیؑ اک جان دو قالب ہین وہ
واسطہ ایسا ہے باہم شبر و شبیر کا

سیر ہو کر جو کی روٹی بھی نہ کھاتے تھے کبھی
فقر و فاقہ کیا کہین ہم شبر و شبیر کا

زہر قاتل یہ پئین اونکا کٹے سو کھا گلا
ہووے قاتل خنجر و سم شبر و شبیر کا

فاطمہؓ نے فدیہ امت کیا سبطین کو
زائد امت کا تھا غم کم شبر و شبیر کا

غم سے دل خالی نہین رہتا بھر آتا ہے جی
دمبدم ہم بھرتے ہین جو دم شبر و شبیر کا

کربلا مین آئے نامحرم حرم کو لوٹنے
غیر عائد تھا نہ محرم شبر و شبیر کا

بندگی و کورنش آداب و تسلیم و سلام
مجرئی پر ہے مسلم شبر و شبیر کا

تازہ ہو کیفیت جام شہادت سے مذاق
ذوق و شوق افزون ہو جم جم شبر و شبیر کا

پڑھ کے دلدار علیؑ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون
ختم کر افسانۂ غم شبّرؑ و شبیرؑ کا

جہاں کچھ ذکر آئے احمدؐ و حیدرؑ کے جانی کا
ملائک اُس جگہہ جاروب کش تار نگہہ سے ہوں
درخت سدرہ سے اوڑ کر بنے روح القدس بازو
گناہاں صغیرہ اور کبیرہ بخشوائے گا
نقاہت کیا کہوں صغراؑ کی جیتا قاصد نے خط مانگا
سواد کربلا پر ہیں بلا گرداں مہ و خورشید

سلامی وہ مکاں ہے سجدہ گہہ انسی و جانی کا
کریں چھڑکاؤ حوراں بہشتی جانفشانی کا
ارادہ مرثیہ خواں کو ہو جسدم شعر خوانی کا
الم صغرؑ کے بچپن کا غم اکبرؑ کی جوانی کا
نکلنا منہ سے تھا دشوار پیغام زبانی کا
ہر اک اختر ہے قرباں اُن میں آسمانی کا

سلام

نبیؐ جی کے جاناں سلامٌ علیکم
جگر بند زہراؑ کے جانی حسنؑ کے
دل زینبؑ خستہ روحی فداک
شہیدوں کے سید شہِ کربلائی
توہی نخل زہراؑ و حیدرؑ کا پھل ہے
نبی کے صحابہ سلامی ہیں تیرے
امیرِ امیراں جلیسِ مساکین
توہی جان ہے عاشقاں خدا کی

علیؑ کے دل و جان سلامٌ علیکم
مرے جان جاناں سلامٌ علیکم
ہیں سو جی سے قرباں سلامٌ علیکم
سعید شہیداں سلامٌ علیکم
پیمبرؐ کے ریحان سلامٌ علیکم
سبھی مثل سلمان سلامٌ علیکم
انیسِ فقیراں سلامٌ علیکم
دلِ اہلِ عرفاں سلامٌ علیکم

حسینؑ و حسنؑ بادشاہِ دو عالم ۔۔۔ شہِ جن و انسان سلامٌ علیکم

خلف آپ ہین شاہ مردان علیؑ کے ۔۔۔ شہِ میر میدان سلامٌ علیکم

بصد عاجزی تیرے در کا گدا ہی ۔۔۔ ہر اک شاہ و سلطان سلامٌ علیکم

تو ہی قبلہ و کعبہ دو جہان ہی ۔۔۔ مرے دین و ایمان سلامٌ علیکم

نہین تجھسا بندہ خدا بین خدا کو ۔۔۔ خدادان خداشان سلامٌ علیکم

محمد کا معشوق عاشق خدا کا ۔۔۔ کہان تجھسا انسان سلامٌ علیکم

ہوا ہی نہ ہوا ولین آخرین مین ۔۔۔ نہ پیدا نہ پنہان سلامٌ علیکم

پڑہے ہے تجھپہ صلوٰۃ ہر مرد مومن ۔۔۔ کہے ہر مسلمان سلامٌ علیکم

سلامٌ علے احمد و آل احمد ۔۔۔ گروہِ محبان سلامٌ علیکم

جو تھے یار و یاور شہِ کربلا کے ۔۔۔ تمامی شہیدان سلامٌ علیکم

ترے قاتلو پر ہو لعنت خدا کی ۔۔۔ کہے تمسے یزدان سلامٌ علیکم

غم سنہ مین سب انبیا اولیا ہین ۔۔۔ ملک جن و انسان سلامٌ علیکم

ترے غم کا سامان میسر ہو کیونکر ۔۔۔ نہین حد و پایان سلامٌ علیکم

زمین آسمان اور جو کچھ ہی اونمین ۔۔۔ ہی گریان و نالان سلامٌ علیکم

کئی دن کے بھوکے کئی دن کے پیاسے ۔۔۔ شہادت کے خواہان سلامٌ علیکم

زبان خشک تھی اور سوکھا گلا تھا ۔۔۔ تہِ تیغ برّان سلامٌ علیکم

ہزارا آفرین آپ کے حوصلے پر ۔۔۔ مین ہمت پہ قربان سلامٌ علیکم

کیا جان و مال اور عزیز اقربا کو — رہِ حق مین قربان سلام علیکم

لٹایا جو گھر بار راہِ خدا مین — کیا ہم پہ احسان سلام علیکم

ہوا باعثِ بخششِ امتِ جد — شفیعِ گناہان سلام علیکم

ترا نام ہر درد کی بس دوا ہے — شفائے مریضان سلام علیکم

رہِ حق مین ناشاد قاسم ہوا قتل — رہِ حق سے شادان سلام علیکم

ہوا قتل جب اکبر اللہ اکبر — کیا شکرِ یزدان سلام علیکم

کمر ٹوٹی حضرت کی عباس کے بعد — ہوا جسم لرزان سلام علیکم

جو مقتل کو زہرا نے بالون سے جھاڑا — بحالِ پریشان سلام علیکم

یہ دیکھا تو پھر خاک پر لوٹین آکر — سبھی حور و پریان سلام علیکم

محمد علی انبیا اولیا سب — ہوئے آکے گریان سلام علیکم

حسن سبز پوش آئے جنت سے روتے — معہ حور و غلمان سلام علیکم

بہ کرب و بلا شوق سے خاک و خون مین — ہوئے آپ غلطان سلام علیکم

سرِ پاک نے پائی نیزہ پہ معراج — سرِ سرفرازان سلام علیکم

پھرایا لعین اہلبیتِ نبی کو — بشہر و بیابان سلام علیکم

ہوا حشر اسدم جو مقتل مین عابد — ہوئے فاتحہ خوان سلام علیکم

خدا کی طرف ہم بھی ہین جانیوالے — ترا غم لئے ہان سلام علیکم

ترا غم رہے ہر گھڑی اور ہر دم — مرا ہمدمِ جان سلام علیکم

جواب اوسکا دو دسبدم کہہ رہا ہی
مذاق ثنا خوان سلام علیکم

دیگر

سلامی جانتے اس غمکو ہین غنیمت ہم — کہان یہ زیست کہان ہم کہان حسین کا غم
کہان یہ سوز کہان مرثیہ کہان یہ کتاب — کہان بیانِ الم اور کہان یہ دفترِ غم
کہان یہ بزمِ عزا اور امام باڑہ کہان — کہان ضریح کہان تعزیہ کہان یہ علم
کہان یہ نذر و نیاز اور کہان درود دعا — کہان یہ فاتحہ خوانی بزمِ شاہِ امم
کہان یہ قسمتِ شیرینی و طعام و نیاز — کہان یہ پھر غربا پروری یہ ناز و نعم
نزولِ رحمتِ باری کہان و دمِ رقت — کہان یہ جوششِ دریاے جود و فضل و کرم
حسنؑ حسینؑ کے ماتم مین جیتے جی رو لے — کہ بعد مرگ کہان پھر یہ گریہ و ماتم
کہان یہ ذوق و مذاق سبیل نذرِ حسینؑ — جو ہووین کوثر و تسنیم و سلسبیل بہم
حسینؑ سر پہ نہ لیتا جہانکی زحمت — نہ رکھتا سرورِ عالم کے گر قدم پہ قدم
حسنؑ حسینؑ سا دنیا مین صابر و شاکر — نہین ہوا کوئی آدم سے لیکے تا اینَدم
خدا نے عزت و حرمت کی آل احمدؐ کی — ہی فرض بندون پہ خود احترامِ اہلِ حرم
نبیؐ کی آل پہ کیا کیا نہ ظالمون نے کیو — جفا و جور و تعدی و جبر ظلم و ستم
ہوا ہی کعبہ سیہ پوش دیکھو اس غم مین — ہی ڈبڈبائی ہوئی آنکھ چشمۂ زمزم
نبیؐ کا روضہ نہ بے وجہ ہی بظاہر سبز — عیان ہوا حسنؑ سبز فام کا یون غم

خدا رسول کے گھر سے ہوا یہ غم ظاہر
مذاق کیونکہ نہ گھر گھر ہو خلق مین ماتم

سلامی حور و ملائک ہین انس و جان گریان
حسن حسین کے ماتم مین ہی جہان گریان

غم اونکا ارض و سماوات مین سمایا ہی
رہے ہین اہل زمین اہل آسمان گریان

ہی سبز پوش زمین اور سیاہ پوش فلک
زمین ہی نالہ کشان چرخ خونفشان گریان

زمین کے چشمون سے جاری ہین اشک کے دریا
بہ شکل مردم آبی ہین مردمان گریان

سیاہ ابر کی چادر سے منہ کو ڈھانکے ہوئے
پھرے ہی موسم بارش مین آسمان گریان

ہین جن و انس و ملائک جو اونکے مرثیہ خوان
تو حورین پریان ہین غلمان ہین نوحہ خوان گریان

تمام خشک و تر و بحر و بر حجر و شجر
وحوش و طیر ہین مرغان و ماہیان گریان

خدا کی ساری خدائی غم حسین مین ہی
تمام خلق خدا ہی جہان تہان گریان

صدائین رونے کی کون و مکان سے آتی ہین
ہی کون کون جہانمین کہان کہان گریان

سیاہ پوش ہی کعبہ بھی سنگ اسود بھی
حجر ہین بیت مقدس کے خونچکان گریان

یہ جوش آب ہوتا خاک کربلا پہونچے
جو اوسکی پیاس پہ زمزم کا ہو کنوان گریان

ہی سلسبیل و جنان اک سبیل نذر حسین
کھڑے ہی ہوکے یہ داروغۂ جنان گریان

جہانکے باغ مین ہر نخل نخل ماتم ہے
ہی نہر اشک روان باغ و باغبان گریان

بہا پھرے کف دریا کیطرح کاغذ چرخ
قلم جو مرثیہ لکھنے مین ہو دوان گریان

جو گل ہین چاک گریبان تو بلبلین نالان
ہی اشکباری شبنم سے گلستان گریان۔

دوات جوش مین آئی تنور نوح کی شکل ہر ایک طفل ہے بہ ہر پیر و ہر جوان گریان

نکلکے پیٹ سے مانکے جو روتے ہین بچے وہ ہوتے ہین غم اصغر پہ ناگہان گریان

ہم آئے روتے ہوئے جائینگے بھی روتے ہوئے رہینگے شاہ کے غم مین یہان جہان گریان

جو پانی پیتے ہین نکلے ہے بنکے وہ آنسو حسینؑ پیاسے پہ ہے چشم مردمان گریان

ہوئی شہادت مسلم بہ غربت و کربت رکھے ہے موہنو نکو ظلم کوفیان گریان

یہ ماجرا سنو مسلم کے دونون بیٹون کا ہوئے جو ملکے وہ دو قالب ایک جان گریان

کنارے نہر کے سر کاٹے اونکے حارث نے جدا ہوئے سر و تن اونکے خونچکان گریان

پڑوسی روتے تھے صغرا کی آہ و زاری پہ مرضیہ ہوتی تھی جب کرکے کچھ بیان گریان

بہ سوئے کرب و بلا چل بسا وہ گھر سارا رہی مدینہ مین بیمار نیم جان گریان

سرور شوق شہادت غم فراق حسینؑ دم وصال تھا حر دل مین شادمان گریان

نہ دی حسین نے رخصت جو رن کی قاسم کو ہوا وہ شوق شہادت مین نوجوان گریان

دلاسا دیکے چلے پانی لینے کو عباس ہوئین پیاس سے جبدم سکینہ جان گریان

جو مشک بھر کے چلے نہر سے تو برسے تیر ہوا وہ خاک پہ مشکیزہ ابرسان گریان

چھٹے ہین کوئی شہید و نکے خون کے دھبے عبث ہین تیر و تبر خنجر و سنان گریان

نبی رسول سب آدمؑ سے تا بروحؑ اللہ رہے حسینؑ پہ ہر دم بدل بجان گریان

نکیون ہون گریہ کنان جملہ انبیاء و رسل کہ ہے جناب رسالت کا خاندان گریان

ازل سے سارے زمانے کے اولیاء اللہ ولائے آل نبی مین ہین ہر زمان گریان

محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ غم مین
غم حسین مین ہین شاہ و مومنان گریان

اُدھر تو روتے ہین مولا ادہر یہ ہم بندے
غلام کیونکہ نہ روئین جو ہون ہیان گریان

جہا مین کون نہ رویا حسینؑ پر اے چرخ
زمین زمان ہین جہان و جہانیان گریان

غم حسین مین روتا ہمیشہ ہین بہ سوز و گداز
دل و جگر مرا بریان ہے جسم و جان گریان

زبان و دل سے ہین جاری بیانیہ اشعار
ہے اس بہانہ سے مجرائی ول زبان گریان

وہ ہنستے کھیلتے جائینگے جوے جنت پر
جو تشنگی پہ شہیدونکے ہین یہان گریان

بہاتا آنکھونسے دریا ہون سنکے نام حسینؑ
حسین کہتا ہون ہوتا ہون بیکران گریان

وہ شہ کے بھانجے بھائی بھتیجے یار انصار
سبھی شہید ہوے ہون بصد فغان گریان

کتاب و مرثیہ و سوز و نوحہ و ماتم
رکھے ہے تعزیہ مہدی الم نشان گریان

خدا کے واسطے ہین جائینگے خدا کیطرف
خدا کے واسطے اس غم مین ہم ہین یہان گریان

غم حسینؑ مین زینبؑ کے فاطمہؑ کے ساتھ
جہا مین پریان جنا مین ہین حوریان گریان

کہان تھی عابد غمگین مین طاقت رفتار
قدم قدم پہ تھا بیمار ناتوان گریان

نہ غم سے خالی ہوے عمر بھر رہے سجاد
بآہ و زاری و با نالہ و فغان گریان

یہ قتلگاہ مین زینب نے ماجرا دیکھا
کہ نانا جان ہین بھائی ہین بابا جان گریان

پڑے ہے ہے عابد بیمار نوحہ مقتل مین
ہین ہنہین شاہ کی اہلبیت بیبیان گریان

چڑہائے جاتے ہین نیزونپہ سر شہیدونکے
برہنہ سر ہین شہنشاہ مرسلان گریان

محاسن و رخ و گیسو غبار آگین حسین
بحال زار ہین سردار سروران گریان

بوقت جوش گریہ تبھی پونچھیں آنسو
جو شاہ پونچھیں کبھی مجھ سے کیوں ہی یاں گریاں

ہیں اشک چشم رواں آب کوثر آب حیات
مذاق مرثیہ خواں ہے بذوق جان گریاں

مجرائی کیا بیاں ہو مصیبت حسین کی
وہ بیکسی و کربت و غربت حسین کی

وہ دشت کربلا وہ مدینہ کا مہ لقا
وہ خاک و خون وہ چاندسی صورت حسین کی

وہ کرب وہ بلا وہ محمد کا لاڈلا
وہ بھوک اور وہ پیاس کی شدت حسین کی

وہ لشکر عوام وہ خاصان اہلبیت
بلوا سے عام اور وہ عترت حسین کی

بندی میں ہوں خدا کے لئے عترت رسول
اللہ ری بندگی و عبادت حسین کی

گھر بار بیٹے بھائی بھتیجے عزیز و دوست
راہ خدا میں دیدئے ہمت حسین کی

اونٹوں پہ رانڈیں ہاتھ میں بیمار کی مہار
زین العبا نے کھینچی مصیبت حسین کی

قدرت خدا کی امت عاصی پہ ہو فدا
سب جان و مال عزت و حرمت حسین کی

ملجائے خاک ماریہ میں ایک آن میں
شان خدا وہ شان وہ شوکت حسین کی

قدرت خدا کی امت عاصی پہ ہو فدا
سب جان و مال عزت و حرمت حسین کی

پامال لاش راکب دوش نبی کی ہو
سر نیزے پہ چڑھے یہ ہو عزت حسین کی

مقتل میں پائمال ہو زہرا کا نور عین
گل سا بدن وہ پھول سی رنگت حسین کی

بالوں سے جھاڑا فاطمہ نے دشت کربلا
جس دم ہوئی ہے ہائے شہادت حسین کی

سر کٹتے دم بھی بخشش امت کی کی دعا
وہ ظلم امت اور یہ شفقت حسین کی

محسن ہین امت نبویؐ کے حسنؑ حسینؑ
ممنون ہی نبی کی سب امت حسینؑ کی

کی ہی خدا نے دوستیٔ اہلبیت فرض
واجب ہی مومنون پہ مودت حسینؑ کی

حبِ حسینؑ حُبِ خدا اور رسول ہی
بغض خدا رسول عداوت حسینؑ کی

ہی وہ خدا رسول کا ممدوح لاکلام
کس مُنہ سے کس زبان سے ہو مدحت حسینؑ کی

مشہور اوسکا قصۂ غم ہی جہان مین
القصہ ہی زمانہ مین شہرت حسینؑ کی

ہی مستیٔ الست مذاقِ غم حسینؑ
ذوق بلا مین ہمکو ہی لذت حسین کی

غم نور عین مصطفویؐ کا رہے مدام
ہووے مذاق ہم پہ عنایت حسین کی

مجرئی جب تشنگی شبیر کی یاد آئے ہی
دیکھکر پانی بدن مین آگ سی لگ جاے ہی

کہتے تھے غازی دلاور یہ شب عاشورہ کو
دل ڈہا جاتا ہی جیون جیون رات گھٹتی جاے ہی

شہ یہ فرماتے تھے رحمت رحمت اللہ ہی
جو مکرم ہین اونہین پر حق کرم فرماے ہی

ظلم ذوالجوشن ہی خنجر کی زبان پر آج تک
طعن نیزے کرتے ہین تیر و کمان چلاے ہی

رنگ اوڑا اصغر کا دلپر چھا گئی غم کی گھٹا
روز عاشورہ جو دیکھا چرخ خون برساے ہی

خلق کہتی ہی سوا نیزہ پہ آیا آفتاب
حشر ہی شبیر کا سر نیزہ پہ دکھلاے ہی

سر بسر پامال ہین لاشین شہیدونکی پڑی
نے کوئی کفناے اونکو نے کوئی دفناے ہی

یہ مصائب اور محبوبانِ محبوب خدا
اپنے معشوقون سے خالق عاشقی برتاے ہی

خدا کا نور نبی یہہ نبی کے نور العین
نبی کے ذکر مین ذکر حسن ہے ذکر حسین
حسن حسینؑ محمدؐ کے قرۃ العین
ہے دھوم دھام مین مولود کی بھی شیون وشین

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

ظہور نور الٰہی ہوے یہ پانچون تن
یہی ہین اول و آخر یہی ہین سر و علن
محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ
انہین کی شادی کی باتین انہین کے غم کے سخن

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

جہانمین راحت جان سے بہم ہین رنج و الم
ہے شادیانو مین آواز شدت ماتم
ہوئی ہے محفل شادی بھی مجلس غم
الٰہی کیا کرین شادی غمی ہوی باہم

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

یہ وہ خوشی ہے جو کی ہے نبی کے یارون نے
کیا یہ شادی و غم سب وفا شعارون نے
یہ غم وہ ہے کہ کیا اونکے غمگسارون نے
کہا ہے جسے بھی سارے دیندارون نے

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

کبھی مقام الست اور کبھی بلا مین ہین
ازل سے لیکے ابد تک ہم ابتلا مین ہین

کبھی ہین رحمت حق مین کبھی بلا مین ہین　　کبھی مدینہ مین ہین گاہ کربلا مین ہین

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطینؑ

تڑپنا لوٹنا دن رات اور خوشی ہونا　　نہ جینا مرنا ہے ہمکو نہ جاگنا سونا
جو پائین جی کی خوشی تو ہے جان کا کھونا　　ہنسی کے ساتھ ہی آجاے ہے ہمین رونا

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطینؑ

یہہ جنکا ذکر ولادت ہے انکا حال ہے کیا　　غم حسین و حسن مین کہو براے خدا
ہوا ہے دوستو مولود و مرثیہ اک جا　　کہ ذکر خیر ہے یان ساتھ باپ بیٹونکا

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

نہ عیش کی مجھے عشرت نہ ہے الم کا غم　　نہ اپنی ہستی کی شادی نہ ہے عدم کا غم
اونہین کے جی کی خوشی ہے انہین کے دم کا غم　　نہ اپنی شادی کی شادی نہ اپنے غم کا غم

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنینؑ
ولادت نبوی اور شہادت سبطینؑ

میان خوف و رجا ہے مقام ایمان کا　　رہے ہے بندہ مومن میان خوف و رجا
رجا شفاعت احمد کی ہے تو خوف خدا　　کبھی ہے صل علی لب پہ گاہ وا ویلا

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

بہار میں ہے دل لالہ زار داغستان
ہے باغ باغ چمن شور نالہ مرغان
لگی ہے پہلوے گلشن میں خار زار خزان
جو گل ہیں باغ میں خندان تو بلبلیں نالان

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

کرون جو ذکر بقا باللہ اور فنا فی اللہ
کلام روح فزا ہووے قصۂ جانکاہ
خوشی کے ذکر سے ہو غم کا تذکرہ واللہ
جو دل سے واہ نکالون تو منہ سے نکلے آہ

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

نہ مطمئن ہون نہ مضطر یہ حال طاری ہے
کہ عین صبر و سکونت میں اضطراری ہے
قرار جان و جگر دل کی بیقراری ہے
زبان پہ شکر ہے آنکھون سے اشک جاری ہے

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

ہمیشہ دین میں دنیا میں اور قیامت میں
غمی میں شادی میں دکھ سکھ میں رنج و راحت میں
حیات و موت میں اور قبر و حشر و جنت میں
یہ دونون ساتھ ہیں جی کی ہر ایک حاجت میں

خوشی رسول خدا کی ہے اور غم حسنین

ولادتِ نبوی اور شہادتِ سبطین

خوشی بھی خوب ہے مومن کو غم بھی ہے اچھا
کہ ایسا شادی و غم بھی نہ ہے نہ ہو نہ ہوا
وہ جنتی ہے جو کوئی ہنسے گا رو دے گا
یہ دونون شادی و غم مین جہان مین حد سے سوا

خوشی رسول خدا کی ہے اور غمِ حسنین
ولادت نبوی اور شہادت سبطین

خوشی رسول کے مولد کی خشک و تر مین ہے
ہنسی ہے مُنہ پہ تو اشک اپنی چشم تر مین ہے
حسن حسین کا غم سارے بحر و بر مین ہے
سر و رسینہ مین ہے غم دل و جگر مین ہے

خوشی رسول خدا کی ہے اور غمِ حسنین
ولادتِ نبوی اور شہادتِ سبطین

کہا خدا نے کہ تم کم ہنسو بہت روؤ
جو بندے ہو تو کم و بیش بندگی مین رہو
خوشی ہے ایک خدا کے لئے تو غم ہین دو
خدا کے واسطے مولود مرثیے کو پڑھو

خوشی رسول خدا کی ہے اور غمِ حسنین
ولادتِ نبوی اور شہادتِ سبطین

نہ ہوگا شکر ادا کیجئے تو کیا کیجے
جو کچھ خدا کی رضا کیجئے تو کیا کیجے
قضا قدر کا گلا کیجئے تو کیا کیجے
مذاق بہر خدا کیجئے تو کیا کیجے

خوشی رسول خدا کی ہے اور غمِ حسنین
ولادتِ نبوی اور شہادتِ سبطین

خمسہ بہ مضمون شہادت بر غزل قدسی

کربلا میں جو ہوا وقت شہادت طلبی
بہر شاہ شہدا روتے ہوئے آئے نبی
تو نبی سے زخمو نکے کہا شہ نے دم جان طلبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

میں ترا غیر نہیں عین ہوا ای عین کرم
تو ہی تو اب نظر آتا ہے بچشم پرنم
شکل آئینہ بنا خنجر قاتل اسدم
من بیدل بہ جمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

تیرے ہی نام رہا معرکۂ کرب و بلا
کام کرتی رہی یہاں تیری ہی تسلیم و رضا
کام تھا یہ نہ کسی جن و ملک انساں کا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

پانی کجھے کوئی پیاسونکی تسکین کی بات
لب ہیں کوثر ترے ہر بات ہے جنت کی نبات
چشمۂ خضر ہے تو کرب و بلا ہے ظلمات
ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات
لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

کٹ گئی پھولی پھلی کیسی بہار اسلام
خاک و خون میں ملے اس دشت میں کیا کیا گلفام
ہم سے بن کرب و بلا کا ہوا گلزار تمام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

تمنے کی گلشن افلاک کی جا کر گلگشت
خاک و خون میں ملے پھرتے رہے ہم دشت بدشت

سر مرا نیزہ چڑھا روزِ شہادت کہ گشت
شبِ معراج عروج تو ز افلاک گذشت
بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

بولے شبیر سے پیاسے لب دریای فرات
دستِ عباس کٹے پانی نہ پایا ہیہات
خشک ہی کام زبان منہ سے نکلتی نہین بات
ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آبحیات
لطف فرما کہ ز حد مے گذرد تشنہ لبی

سب صحیفوں نین شہادت کا مری تھا مذکور
شاہد حال تھی توریت اور انجیل زبور
جب یہ قصہ ہوا کہنا عربی مین منظور
ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

یا وہ عزت کہ چڑھے دوش مبارک پہ ہم
یا یہ ذلت کہ پڑے لاشہ پہ گھوڑوں کے قدم
خواری اس مرتبہ کو پہونچی کہ جدِ اکرم
نسبت خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگِ کوے تو شد بے ادبی

شمر نے دیکھ کے عابد کو جو کھینچا خنجر
حال تب زینب مضطر کا ہوا نوع دگر
دیکھکر سوے مدینہ یہ پکاری رو کر
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

کربلا سے چلے سجاد جو قیدی بنکر
ساتھ سب اہل حرم بات یہ ہر دم منہ پر
زحمتِ قید و نظر بندی ما را بنگر
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

گئے ناشاد مدینہ مین مذاقِ آلِ نبی غمزدہ روضۂ اقدس پہ با حوالِ روی

ہو گئی عابدِ بیمار کو یہ کہکے غشی سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی

مناقب حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیّد شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز

حبیبِ مصطفےٰ و مرتضےٰ محبوب سبحانی دل سبطین و جانِ فاطمہ محبوب سبحانی

روانِ پنجتن ہی تو نہ کیونکر ہو ترے تن پہ مزین خرقۂ آل عبا محبوب سبحانی

نہ کیونکر پیار آئے تجھپہ تو پیارونکا پیارا ہے توہی محبوب ہے محبوب کا محبوب سبحانی

جدِ امجد ہوا واقف سر الانبیا تیرا سراپا توہی سر الاولیا محبوب سبحانی

علیِ عالیِ اعلےٰ سا ہو دست جبکہ ہر حلقہ نکیون عالی ہو تیرا سلسلہ محبوب سبحانی

توہی ہے غوثِ اعظم قطبِ عالم خواجہ عالم ہین قایم تجھ سے سب ارض و سما محبوب سبحانی

توہی ہے سرور سلطان توہی مخدوم و مولانا تجھی سے شاہی ہر دو سرا محبوب سبحانی

فقیر و خواجہ و درویش امیر و شاہ مسکینان ولی و والی ملکِ خدا محبوب سبحانی

شہنشاہ غریبان شیخ شیخان پیر پیران ہے امیر و سید و شاہ و گدا محبوب سبحانی

ہر اک طفل و جوان و پیر کا تو پیر برحق ہے لقب یون پیر پیران ہے ترا محبوب سبحانی

توہی ہے ہادیِ منزل توہی ہے مرشد کامل توہی ہے گمرہون کا رہنما محبوب سبحانی

امام و پیشوا ہے مذہبِ سنت جماعت کا نمازی مقتدی ہین مقتدا محبوب سبحانی

چلا چل پیچھے پیچھے شاہ کے راہِ محبت مین
نکر کچھ پیش و پس ہے پیشوا محبوب سبحانی

نہین اب ناخدا درکار اللہ بار بیڑا پار
ہمارا ہو گیا یار آشنا محبوب سبحانی

خدائی مین خدا کی بادشاہی مین محمدؐ کی
نہین تجھسا کہین دیکھا سنا محبوب سبحانی

خدا کے فضل سے سب کچھ ہو تم کچھ بھی نہین ہو لیکن
رکھون ہون تمسے سب کچھ آسرا محبوب سبحانی

رکھین جسطرح چاہین آپ اپنا کر کے اپنے کو
ہین میرے آپ مین ہون آپکا محبوب سبحانی

حقیقت حال دل کی میرے ہر دم جانتے تم ہو
کہون احوال جی کا تمسے یا محبوب سبحانی

دل مردہ کو زندہ کیجے محبوبی کی قدرت سے
محی الدین عبدؒ القادرا محبوب سبحانی

کرو اب دستگیری ہر قدم پر لغزشِ پا ہے
مرا پھر ہاتھ لے لینا ذرا محبوب سبحانی

مذاقؔ رند مشرب ہون ترے ساقی محفل کا
تو ہی پیر مغان ہے اپنا یا محبوب سبحانی

نبی جی کا ہے تم پر پیار یا محبوب سبحانی
علی کے ہو دل و دلدار یا محبوب سبحانی

چراغِ دودمان اہلبیت مصطفےٰ ہو تم
منور تم سے ہے گھر بار یا محبوب سبحانی

سرورِ قلب زہرا نور عینین ابو الحسنین
تمہین ہو قرۃ الابصار یا محبوب سبحانی

گل باغِ علیؓ ہو ثمرۂ نخل حسینیؓ ہو
حسن کے تم ہو برخوردار یا محبوب سبحانی

سپہر شبر و شبیر کے تم ماہ کامل ہو
تمہین ہو مہر پر انوار یا محبوب سبحانی

دل سبطین اولادِ حسنؓ آلِ حسینیؓ ہو
تمہین ہو دو کے اک دلدار یا محبوب سبحانی

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ ہر دم مددپر ہین
ترے یاور ہین چارون یار یا محبوب سبحانی

زمرد ہو حسن کے لعل ہو کانِ حسینی کے — علیؑ کے ہو درِ شہوار یا محبوب سبحانی

بہارِ عابد و باقر ہو رنگ گلشن جعفر — جہان تمسے ہوا گلزار یا محبوب سبحانی

رضامندی ہے کاظم کی تمہارے نیک کاموں سے — ہوئے ہو تم رضا کردار یا محبوب سبحانی

تقی تقوی سے خوش ہیں اور نقی تیری نقاوت سے — کہ تو ہے پاک و نیکو کار یا محبوب سبحانی

امامِ عسکری کا میرِ لشکر ہے توہی شاہا — ہوا ہے تو سپہ سالار یا محبوب سبحانی

ظہورِ مہدی شاہ ہدیٰ تک توہی ہادی ہے — ہدایت کا ہے تو مختار یا محبوب سبحانی

تمہاری ذات اقدس میں ہوئے ہیں جمع سب اگلے — چہار و پنج و ہشت و چار یا محبوب سبحانی

ابو صالح ہیں والد والدہ ہیں فاطمہ ثانی — تمہیں صالح کہیں ابرار یا محبوب سبحانی

جنابِ زینب و بی بی نصیبہ آپ کی بہنیں — ہیں کلثوم اور زینب دار یا محبوب سبحانی

فقیر و سید و سلطان ہے تو مخدوم و مولانا — ولی مسکین غریب و یار یا محبوب سبحانی

توہی ہے خواجہ و درویش و مرشد پیارے لوگوں نے — پکارا جسکو گیارہ بار یا محبوب سبحانی

خدا کے مصطفے کے مرتضے کے کارخانہ کا — توہی ہے مالک و مختار یا محبوب سبحانی

حسین و عابد و باقر کے جعفر اور کاظم کے — رضا کے ہو امانت دار یا محبوب سبحانی

تمہیں معروف ہو شاہا تمہیں ہو بس سری سقطی — جنید و شبلی و دیندار یا محبوب سبحانی

تمہیں ہو عبد واحد بو الفرح اور بو الحسن ہو تم — تمہیں ہو بو سعید اثار یا محبوب سبحانی

تمہیں ہو بو محمد سید رزاق کے والد — خلف ہیں صالح و ابرار یا محبوب سبحانی

ابو صالح ابو نصر و علی موسے حسن احمد — ترے ہیں محرمِ اسرار یا محبوب سبحانی

بہاءالدین براہیم و محمد اور ضیاءالدین
ترے پیر وہ ہین یہ سردار یا محبوب سبحانی

توہی مخدوم ہے توہی محمد اور احمد ہے
ترے خادم ہین سب دیندار یا محبوب سبحانی

توہی فضل الٰہی ہے توہی ہے صاحب البرکات
تری مانگین ہین خیر اخیار یا محبوب سبحانی

تمہین ہو سید آل محمد سید حمزہ
تم آل احمد مختار یا محبوب سبحانی

تمہارا فضل غوث پاک ہے بس کارساز اپنا
کرم ہے آپ کا درکار یا محبوب سبحانی

علیؓ دلدار تیرا اور دلدار علی ہے تو
علی جی کا ہے تو دلدار یا محبوب سبحانی

ہمیشہ رحمت حق تجھ پہ تیرے دوستون پر ہو
رہے تجھ پر خدا کا پیار یا محبوب سبحانی

متاع حسن سے روز جزا تک روز افزون ہو
تمہاری گرمی بازار یا محبوب سبحانی

سراپا مظہر شان جلالی اور جمالی ہو
تم آئینہ ہو اور تلوار یا محبوب سبحانی

بھرے ہین سر مین یکسر ناسوتی و لاہوتی
سر اقدس ہے پر اسرار یا محبوب سبحانی

ہر اک تار نگاہ عرشی و فرشی ہے سر بستہ
دیا ہین گیسوؤنکے تار یا محبوب سبحانی

وہ چندان چاند سورج سے تری طلعت ہے نورانی
جبین ہے مطلع الانوار یا محبوب سبحانی

لکھون شان نزول قاب قوسین اور سیوف اللہ
نہین ہین ابرو سے خمدار یا محبوب سبحانی

نشانی مارمیت کی ہے ہر تیر مژہ تیرا
نشانہ کر دل کفار یا محبوب سبحانی

سوا اللہ کے آنکھون نے تیری کچھ نہین دیکھا
رہا پیش نظر دیدار یا محبوب سبحانی

تماشا شش جہات و ہر جہانکا پل مین دکھلا دو
کرو تم جس سے آنکھین چار یا محبوب سبحانی

تمہارے کان دونون سنتے ہین باتین خدائی کی
سنو بندہ کی بھی اکبار یا محبوب سبحانی

سماعت اور بصارت حضرت سبحانکی تھی لاریب
تمہاری سمع اور ابصار یا محبوب سبحانی

خدا بین کی نظر بین ہے ترا نور خدا بینی
مرآتِ حق تمہا رخسار یا محبوب سبحانی

مسیحا کیون کہون لب ہین ترے لختِ دل احمد
ہے روح اللہ ترا ایمار یا محبوب سبحانی

ترے درج دہن مین دُرِّ دریاے نبوت ہین
ہین دندان دُرِ شہوار یا محبوب سبحانی

خط پر نور وجہ اللہ کی آیت کی ہے تفسیر
رقم ہین معنی دیدار یا محبوب سبحانی

ترا سیبِ ذقن ہے ثمرۂ بستان محبوبی
جہان ہے اُس سے خوشبودار یا محبوب سبحانی

صراحی ہے مے وحدت کی گویا گردنِ ساقی
موحد جسکے ہین سرشار یا محبوب سبحانی

خدا کی شان دست و ساعد و بازو و شانہ تھے
بشان حیدرِ کرار یا محبوب سبحانی

اگر ہین انگلیان خیبر کشا کی سی تو ہر ناخن
ہوا عقدہ کشاے کار یا محبوب سبحانی

نشانِ پاے پاکِ مصطفٰے ہے دوش اقدس پر
کہ ہین صاحب قدم سرکار یا محبوب سبحانی

کھلے سورۂ الم نشرح کے معنی صفا سینہ سے
دلِ روشن ہے ترا اسرار یا محبوب سبحانی

برابر ہے برنگِ شمع روشن پشت و رو تیرا
شکم ہے مخزنِ انوار یا محبوب سبحانی

تمہاری ناف ہے قطبِ سپہر مہر و محبوبی
کہون کیا نافۂ تاتار یا محبوب سبحانی

کمر تیری جو ہو پیش نظر ٹکا نکلجائے
کمر سے میری لاکھون بار یا محبوب سبحانی

مجسم نورِ عصمت ناف سے تا ناخنِ پا ہے
حیا ہے تیری پردہ دار یا محبوب سبحانی

قدِ رعنا ترا سروِ روانِ احمدِ مرسل
روانِ سید ابرار یا محبوب سبحانی

ترے زیرِ قدم گردن تمامی اولیا کی ہے
توہی ہے سرور و سردار یا محبوب سبحانی

تیرے قامت پہ محبوبی کا خلعت خوب ٹھیک آیا
محبت کی بندھی دستار یا محبوب سبحانی

حقیقت معرفت تیری شریعت اور طریقت ہے
تری گفتار اور رفتار یا محبوب سبحانی

ملاذ اللہ ملکی تخت حکمی کا ہے تو حاکم
جہان محکوم و تابعدار یا محبوب سبحانی

شہ کون و مکان ہو تم تمہارے زیر فرمان ہین
زمانہ کے دیار امصار یا محبوب سبحانی

خواص و عام حاضر ہین تری دار الحکومت مین
ترا کیا عام ہے دربار یا محبوب سبحانی

سر و کار آپ کی سرکار سے شاہ و گدا کو ہے
تمہاری ہے بڑی سرکار یا محبوب سبحانی

ترے پیرو ہین جملہ رہروان منزل وحدت
توہی ہے قافلہ سالار یا محبوب سبحانی

مہ برج طریقت قطب افلاک حقیقت ہو
تمہین ہو ثابت و سیار یا محبوب سبحانی

ترے قد کا اگر سایہ بھی دیکھین سدرہ و طوبے
پئے سجدہ جھکین سو بار یا محبوب سبحانی

محبونکو قد بالا ترا شاخ گل تر ہے
عدو کو تیغ ہے خونخوار یا محبوب سبحانی

اگر تو ایک باغ خشک کیجانب سے ہو نکلے
ہرے ہو جائین سب اشجار یا محبوب سبحانی

نسیم روضۂ اقدس کے کشتے عطر کب سونگھین
دم عیسےٰ ہو گر عطار یا محبوب سبحانی

شفا ہو وے اشارات نظر مین ہم مریضونکو
دکھاؤ و نرگس بیمار یا محبوب سبحانی

اگر تم اک نظر دیکھو تو خاک اکسیر بنجائے
کرو بے زر کو تم زردار یا محبوب سبحانی

تری ٹھوکر سے ہو وین سنگریزے راہ کے پارس
دیا لعل و در شہوار یا محبوب سبحانی

پہاڑون پر جو تیری مہر کا ذرہ چمک جاوے
برنگ زنگ اڑین کہسار یا محبوب سبحانی

تمہارا نام لیکر جس مکان مین کوئی جا بیٹھے
پکار اوٹھین در و دیوار یا محبوب سبحانی

خدا کے تم ہو پیارے اور خدائی تم پہ پیاری ہے
ہمیں آتے ہیں کیا کیا پیار یا محبوب سبحانی

علی مشکل کشا کی طرح تو حلال مشکل ہے
تجھے آسان ہے ہر دشوار یا محبوب سبحانی

تو ہی ہے قدرت حق تو ہی قادر اور توانا ہے
تو ہی یاور ہے تو ہی یار یا محبوب سبحانی

نکالا آپ نے بارہ برس کی ڈوبی کشتی کو
لگا دو میرا بیڑا پار یا محبوب سبحانی

خدا کے حکم سے احوال باطن تم پہ ظاہر ہے
کروں کیا حالِ دل اظہار یا محبوب سبحانی

فحکمی نافذ فی کل حالِ قال ہے تیرا
بدل دے میرا حال زار یا محبوب سبحانی

نہیں ہے ہمسے بیچاروں کا کچھ تیرے سوا چارہ
تو ہی ہے چارۂ لاچار یا محبوب سبحانی

خدا کے واسطے اب دردمندوں کی دوا کیجے
مسیحا تم ہو ہم بیمار یا محبوب سبحانی

بگڑتا ہے مزاجی آ بنی ہے جان پر میری
ہزاروں دل میں ہیں آزار یا محبوب سبحانی

کہیں ہم رازِ دل کس سے کوئی ہمدم نہیں اپنا
تو ہی ہے مونس و غمخوار یا محبوب سبحانی

خبر لے آ کے بندہ کی مرے آقا مرے مولا
مرے سید مرے سردار یا محبوب سبحانی

خدا کے فضل سے تو ناظرِ حال غریباں ہے
کرم کر دیکھ ادھر اک بار یا محبوب سبحانی

دکھا دے اپنی صورت یا مجھی کو دیکھ لے پیارے
ترا ہوں طالبِ دیدار یا محبوب سبحانی

کوئی سترِ خدا تعلیم کیجے اپنے بندہ کو
کہ تم ہو عالمِ اسرار یا محبوب سبحانی

مریدی لا تخف واش فانی تمنے فرمایا
نہیں کچھ خوف اب زنہار یا محبوب سبحانی

عزوہم قاتلِ عند القتال کی چلی سیفی
مخالف قتل ہوں دوچار یا محبوب سبحانی

خوش و خرم رہیں سب یار تیرے دین و دنیا میں
غم و ہم میں رہیں اغیار یا محبوب سبحانی

صدقِ مردانمین ہر میدانمین میری آبرو رکھنا
بروے حیدرِ کرار یا محبوب سبحانی

شہا تو صاحبِ عزت ہی مین مداح ہون تیرا
نہ رکھ مجھکو ذلیل و خوار یا محبوب سبحانی

نہایت مضطر و ششدر ہون حیران اور سرگردان
غریب و عاجز و لاچار یا محبوب سبحانی

بُرا ہون یا بھلا ہون کچھ بھی ہون تیرا نام لیوا ہون
مین بد ہون یا ہون نیکوکار یا محبوب سبحانی

مریدی ہُم و اشطح و غنّ کی بشارت دے
مریدونکے ہو تم غمخوار یا محبوب سبحانی

وافعل ما تشاء فالاسم عال وردِ ہی اپنا
خدا غفار ہے ستّار یا محبوب سبحانی

قبولِ حضرتِ غفار ہو عذرِ گناہ اپنا
کرون جب توبہ استغفار یا محبوب سبحانی

توقع ہی تجھی سے مغفرت کی اور رحمت کی
کہ تو ہی رحمتِ غفار یا محبوب سبحانی

بخوبی تمکو آگاہی مرے ہر نیک و بد سے ہی
نہایت ہون مین بدکردار یا محبوب سبحانی

تمہین کو لاج ہی ہم روسیاہونکی شہ جیلان
کہ ہم ظلمت ہین تم انوار یا محبوب سبحانی

ابو صالح سے لیکر بوالبشر تک تمکو پایا ہی
سخی ابن سخی سردار یا محبوب سبحانی

مجھے للہ دو کچھ شیخ عبد القادر جیلان
کہ مین ہون سائلِ لاچار یا محبوب سبحانی

برآئے سبکے مطلب بارہی باری فضل باری سے
اب آئی ہی ہماری بار یا محبوب سبحانی

تمہین کو سونپتا ہون کار دینی اور دُنیاوی
کہ تم ہو کُن کے واقفکار یا محبوب سبحانی

صلہ مین منقبت کے دولتِ فقر و غنا دیجے
غنی کر دیجئے اکبار یا محبوب سبحانی

دعا کرتا ہون حق سے ہو قبولِ حق مرے حق مین
بحقِ سیدِ ابرار یا محبوب سبحانی

فسہل یا الہی کل صعب ہی دعا اپنی
تم آمین کہدو بس اکبار یا محبوب سبحانی

[illegible] کہیں اسرار یا محبوب سبحانی

الٰہی غنچۂ [illegible] انی بحق شاہ جیلانی
کہے ہیں حق سے سب اخیار یا محبوب سبحانی

رہے آنکھوں سے جاری سلسلہ مہر و محبت کا
نہ ٹوٹے آنسوؤں کا تار یا محبوب سبحانی

مژہ یاد دُر دندان میں اشکوں سے دُر افشاں ہو
رہے تر چشم گوہر بار یا محبوب سبحانی

بھلا دو یاد غفلت یاد میں اپنی رکھو ہر دم
کبھی غافل کبھی ہشیار یا محبوب سبحانی

سقانی الحب کاسات الوصال کی صد شکر
مذاق عمر رندی سے سرشار یا محبوب سبحانی

اول ہے محبوب خدا پھر محبوب سبحانی ہے
بعد از ماہ ربیع الاوّل ماہ ربیع الثانی ہے

ابروئے خوباں بنکے اشارہ کرتے ہیں ہمکو یہ دونوں ہلال
پہلے ہے وہ ماہ مدینہ پیچھے مہ جیلانی ہے

آیا سینہ میں انجی کا جاکر چاند وفاتوں کا
چاند رسول کا چھپنے سے چمکا نجمی دین ایمانی ہے

مہر عرب کے مہ سیما کو کیوں کہوں یوسف ماہ لقا
ہے مہ جیلاں ماہ مدینہ کب ماہِ کنعانی ہے

جانتے ہیں پہچانتے ہیں کیوں مکھڑا ہم سے چھپاتے ہو
چھپ نہ سکے گی صورت آپکی جانی اور پہچانی ہے

جسم ہے تیرا جسم نبی اور جان ہے تیری جان علی
جانی تجھے پہچان لیا ہے تو جانی کا جانی ہے

اوّل نام علی ہے تیرا اور ثانی عبد القادر
عین ہے دونوں نام کے اوّل عینیت پہچانی ہے

شبر اور شبیر ہیں اکمل ایک جان تیرے ایک تن
بی بی فاطمہ کا دلبر ہے قلب شہ مردانی ہے

تجھکو ملا ہے بوجہ احسن حسنؓ حسن اور حسن حسینؓ
تو حسنی ہے اور حسینی حسن ترا لاثانی ہے

دار الامان ہے گھر تیرا تو اہلبیت نبوت ہے
شان خدا جبرئیل امین کو ملی ترے دربانی ہے

قدرت کے دیوان کا خدا کے تو ہی حاکم اعلے ہی
مثل علی کے رکھا ہی جسنے اپنے نبی کی قدم پہ قدم
ہین پیر انکے پیر وہی کہتے ہین بڑے پیر انکے تئین
عہد خلافت امامت دیکھا منتظری ہی مہدی کی
یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للّٰہ پڑھ
ذکر خدا سے پیارا ہی کچھ ذکر ترا سبحان اللّٰہ
تو ہی جواد اور موج پہ تیرا بحر جود و بخشش ہی
بیڑا میرا پار لگا دو ناؤ مری منجدھار مین ہی
خیر سے شامل ہون شاہا مین دنیا عقبیٰ مولا کا
رد سوال کی رسم نہین ہی تیرے جد و آبا سے
تیرے گھر کی سخاوت عالم سارا جانے مانے ہی
مین ہون فقیر گدا محتاج اک بھاٹ تمہارے گھرانے کا
فضل الٰہی بہتیرا ہی جو کچھ دو سو تھوڑا ہی
فضل غوث ہی فضل الٰہی فضل آلٰہی فضل غوث
فضل و کرم دلدار علی پر اوس دلدار علی کا ہو
سید و سلطان ہی فقیر و خواجہ مخدوم امیر غریب
ہنتے ہین اک جیلان کے چمن کا بلبل بے پر و بال نہین ہو

حکم مین تیرے قضا و قدر کا محکمہ دیوانی ہی
وہ پیر و پیغمبر کا عبد القادر جیلانی ہی
سب پیر و نمین پیر بڑا غوث الاعظم صمدانی ہی
پھر ہدایت اب تیری ہی شاہی اور سلطانی ہی
سیدنا اور مولانا عبد القادر جیلانی ہی
ہی سبحان محب تیرا تو محبوب سبحانی ہی
آگے ترے دریا سے کرم بھی شرم سے پانی پانی ہی
موج پہ ہی دریا ہی گنہ او عصیا نکی طغیانی ہی
دیدے میرے داتا مولا تو تو سخی لاثانی ہی
نبی علی کے عہد سے جاری رسم وراثت حسانی ہی
کچھ یہ بات نہ میری ہی گھر جانی ہی من مانی ہی
داد و دہش تو انکی تمہاری اسلئے مینے بکھانی ہی
فضل خدا سے فضل تمہارا اک فضل یزدانی ہی
جیلانی ہی فضل خدا کا فضل خدا جیلانی ہی
جو کہ علی جی کا دلبر ہی اور نبی کا جانی ہی
مسکین مرشد مولانا درویش علی شاہانی ہی
باد صبا اوس گل سے میرا یہ پیغام زبانی ہی

نبی علی کے دل کی باتین سن لے اوسکی زبان دلا
کھلی کھلا منبر پر کہتا وہ اسرار نہانی ہے

بندہ نوازی کیجے شہا بغدادو بدالون دو نہین
شاہ زمین و زمان کے آگے کیا یہ بعد مکانی ہے

اللہ آمین اللہ آمین اللہ آمین کہیے مذاق
تیری غزل اور شعر و سخن سب مقبول یزدانی ہے

صلے اللہ علیہ وسلم پڑھ کر کیجے ختم کلام
ختم رسل پر رحمت ہووے یہ کلمہ رحمانی ہے

محبوب خدا و پیغمبر عبد القادر جیلانی ہے
مقبول پیغمبر اور حیدر عبد القادر جیلانی ہے

ہے راحت جان و دل زہرا زہرا کے کلیجے کا ٹکڑا
بی فاطمہ جی کا لخت جگر عبد القادر جیلانی ہے

شبیر اور شبر کا ہے وہ شمع شبستان انوار
مشعل شبیر و شبر عبد القادر جیلانی ہے

با صدق و عدل و حیا و سخا ہے عالم علم فنا و بقا
بو بکر و عمر عثمان حیدر عبد القادر جیلانی ہے

ہے خلق نبی اور خوی علی خصلت ہے بتول فاطمہ کی
حسن حسنین کا اک مظہر عبد القادر جیلانی ہے

ہے عابد و باقر جعفر سا ہے موسی کاظم موسی رضا
اب عسکری و مہدی سا بشر عبد القادر جیلانی ہے

ہے محی الدین معین الدین او قطب الدین و فرید الدین
محی الدین ہر ایک صورت پر عبد القادر جیلانی ہے

ہے روشن اوس سے شہاب الدین پیوند ہے اوس سے بدیع الدین
انوار مین رشک شمس و قمر عبد القادر جیلانی ہے

محبوب الہی نکلے ہین وہ جلوہ دکھانے آیا ہے
سلطان نظام الدین بھی مگر عبد القادر جیلانی ہے

سید مخدوم و صابر مین چمکا ہے اوسیکا مہر جلال
شمس الدین ترک مین جلوہ گر عبد القادر جیلانی ہے

ہے اسم اعظم نام خدا نقش دلپسند بہاؤ الدین
منقوش اونکے لوح دل پر عبد القادر جیلانی ہے

وہ شرف دین پیمبر ہے وہ عشق شاہ قلندر ہے
وہ حسن حبابذ خان دلبر عبد القادر جیلانی ہے

ہی وارث چارون پیر دنکا اور مالک چودہ گھرانونکا
نور خدا رسول نما ہی مردم چشم کو دید اوسکی
دائین بائین آگے پیچھے نیچے اوپر پنہان عیان
قدرت اور حیات وارادہ سب ہی یہہ قدرت قادر سے
شش جہتومین جلوہ نما ہی ظاہر و باطن نور حضور
شمس و قمر سے بھی روشن تر ظلمت و نور مین جلوہ نما
سنتے ہین ہر اک زبان سے کون و مکانمین تیرا چرچا
نام اوسکا لیتے ہی بشر افراد اللہ سے ہوتے ہین
ہاتھ مین اوسکے دست ید اللہ وہ قادر اور توانا ہی
صبحدم اس گل سے کہنا بغداد کے باغ مین جا سلام

سب فقر و فقیری کا گھر عبد القادر جیلانی ہی
دیدار خدا او پیغمبر عبد القادر جیلانی ہو
باہر بھیتر گھر باہر عبد القادر جیلانی ہی
علم و کلام و سمع و بصیر عبد القادر جیلانی ہی
جیسے دو چار اب آٹھ پہر عبد القادر جیلانی ہی
روز و شب ہر شام و سحر عبد القادر جیلانی ہی
خیر سے ذکر ترا گھر گھر عبد القادر جیلانی ہی
نام خدا وہ فرد بشر عبد القادر جیلانی ہی
زبردست اور زور آور عبد القادر جیلانی ہی
جیلان کے چمن مین باد سحر عبد القادر جیلانی ہی

خسرو کے ممدوح تھے جیسے نظام الدین بدایونی
ممدوح مذاق سے ثناگستر عبد القادر جیلانی ہی

ہوسے جو مائل بجود نمائی نبی کی صورت علی کی سیرت
خدا نے محبوب مین دکھائی نبی کی صورت علی کی سیرت
نبی علی ہو گئے تھے پنہان وہ آئے بن ٹھن کے شاہ جیلان
ظہور مین نور سے پھر آئی نبی کی صورت علی کی سیرت
وہ دونون مطلوب اور طالب ہوئے اب اک جان اور قالب

بصورت غوث پاک پائی نبی کی صورت علی کی سیرت

نبی ہین صورتِ علی ہین معنی بصورتِ لفظ اور معانی
بحلیہ قادری دکھائی نبی کی صورت علی کی سیرت

ہوئے ہین دو نور جمع اک جا وہ برج لاہوت ہی سراپا
بہ شکل شمس و قمر سمائی نبی کی صورت علی کی سیرت

وہ ذی جمال وجلال کیا ہی جلالت و شوکت خدا ہے
ہوا ہے وہ شان کبریائی نبی کی صورت علی کی سیرت

نہ صورتون سیرتون مین پائی نبی علی غوث مین جدائی
شمائل و شکل مین ملائی نبی کی صورت علی کی سیرت

وہ نیک سیرت وہ پاک منظر نبی علی کا بنا ہے مظہر
ہوئی ہی ظاہر نبی بنائی نبی کی صورت علی کی سیرت

عظیم الاخلاق غوث الاعظم ہوا انخلق حسن مجسم
کہے اوسے خلقتِ خدائی نبی کی صورت علی کی سیرت

صلہ بہر شکل مجکو دیجے سوال سائل کا رد نکیجے
تو وہ سخی ہے کہ تجھ مین آئی نبی کی صورت علی کی سیرت

مذاق ہے پر فضل غوث کا ہو بہر ایک شے مین مشاہدہ ہو
غرض بہر شکل مجھے دکھائی نبی کی صورت علی کی سیرت

اے غوث غوث انس و جان یا غوث اعظم الغیاث
اے قطب قطب دو جہان یا غوث اعظم الغیاث

اے سید آل نبی سردار اولادِ علی
اے سرفراز سروران یا غوث اعظم الغیاث

اے جان جانان ہین ای جسم و جان پنجتن
اے چار یاران را روان یا غوث اعظم الغیاث

اے وارثِ آل نبی بارہ اماموں کے ولی
اے والی بے وارثان یا غوث اعظم الغیاث

ہے تو ہی میرا دادرس تو ہی مرا فریاد رس
فریاد کو جاؤن کہان یا غوث اعظم الغیاث

ہے چلے اپنے جسم و جان در ہے ترا دار الامان
گھر ہے ترا بیت الجنان یا غوث اعظم الغیاث

اے ہادی راہ خدا رستہ ہدایت کا بتا
اے رہنمائے گمرہان یا غوث اعظم الغیاث

تو جان ہے ایمان کی اسلام کی احسان کی
اے محی دین مومنان یا غوث اعظم الغیاث

ہین آپ جان بخش جہان ہم ہین مریض نیم جان
تم ہو مسیحائے زمان یا غوث اعظم الغیاث

مرتے ہین ہم بیچارہ گر ہین خستہ جان خستہ جگر
اے مرہم دل خستگان یا غوث اعظم الغیاث

آزار ارواح و بدن ہون دفع بہر پنجتن
ہو پاک دم مین جسم و جان یا غوث اعظم الغیاث

رکھتا ہے دل کو رنج و غم گریان و نالان ہر دم
کرتے ہین ہم آہ و فغان یا غوث اعظم الغیاث

ہون دفع افواج محن بہر نبی شاہ زمن
بہرِ علیؓ شاہ زمان یا غوث اعظم الغیاث

بہر حسنؓ اور فاطمہؓ ہو دم مین حسن خاتمہ
وقتِ دمِ نزع روان یا غوث اعظم الغیاث

بہرِ حسینؓ کربلا کر دفع سب کرب و بلا
ملوہ بلاؤن کا ہو جہان یا غوث اعظم الغیاث

میری مدد کو آیئے دفع بلا فرمائیے
آئی ہے آفت ناگہان یا غوث اعظم الغیاث

گھیرے ہین ہمکو رنج و غم ہون دور سب درد و الم
ٹلجائین کل بیماریان یا غوث اعظم الغیاث

میرا معاون کون ہے کونین میں تو جون ہے
عونا معین بیکسان یا غوث اعظم الغیاث

اے حکمران کن مکان سلطان شاہان زمان
شاہنشہ کون و مکان یا غوث اعظم الغیاث

ہوں مستغیث بینوا میں استغاثہ گوش ہا
اے مستغاث و مستعان یا غوث اعظم الغیاث

یا غوث و قطب العالمین امن و امان الخائفین
یا قطب عالم الامان یا غوث اعظم الغیاث

اب دورہ گردون ہے مد قطب دو عالم المدد
قطب زمین قطب زمان یا غوث اعظم الغیاث

سرکار میں ہوں نالشی شاہا دوہائی ہے تری
ہوں دم بدم نالہ کشان یا غوث اعظم الغیاث

سب دوست میرے شاد ہوں دشمن سبھی برباد ہوں
یار و محبان دوستان یا غوث اعظم الغیاث

تو ہے محب با نیاز اور تو حبیب اہل ناز
محبوب ناز و راز دان یا غوث اعظم الغیاث

میری خطائیں بخشوا میرے گناہوں کو چھپا
اے پردہ پوش عاصیان یا غوث اعظم الغیاث

ہوں گو کہ محسود زمن مقبول ہو میرا سخن
رد ہو کلام حاسدان یا غوث اعظم الغیاث

اے پیر پیران المدد اے میر میران المدد
اے پیر ہر طفل و جوان یا غوث اعظم الغیاث

اے شافی پنہان عیان تو ہے شفا جسم و جان
اے دارو درد نہان یا غوث اعظم الغیاث

دل پاک ہووے لوث سے افضال فضل غوث نے
ہر دم ہوں میں آلودہ جان یا غوث اعظم الغیاث

ہو قوت ذوق دلی گو نفس و شیطان ہے قوی
جان مذاق ناتوان یا غوث اعظم الغیاث

جلد لے میری خبر یا شہ جیلان مدد دے
دیر للہ نہ کر یا شہ جیلان مدد دے

کیا کہوں تم سے بہر حال میں جی کا احوال
حال ہے تو عدگر یا شہ جیلان مدد دے

دور اک دم مین ہو سب جی کا مرے حزن و ملال — دل ہو بیخوف و خطر یا شہ جیلان مددے

دفع ہو لشکر شر خیر ہو شاہا در پیش — اے شہ جن و بشر یا شہ جیلان مددے

حامیِ زیر و زبر بادشہ خشک و تر — شاہ بحر و شہ بر یا شہ جیلان مددے

پھر مدد کیجئے اک مرتبہ ابکی باری — مددے بار دگر یا شہ جیلان مددے

المدد شاہ الو العزم جنود و نصرت — لشکر فتح و ظفر یا شہ جیلان مددے

صورت فتح ہو مجکو مرے احباب کو پیش — ہون عدو زیر و زبر یا شہ جیلان مددے

نظر آتا نہین اب کوئی مددگار شہا — تو ہی ہے مد نظر یا شہ جیلان مددے

کب تلک در پہ پکارون ترے شیئاً للہ — ہو کچھ امداد ادھر یا شہ جیلان مددے

بحر مقصود کا پاؤن درِ شہوار شہا — شاہ پاکیزہ گہر یا شہ جیلان مددے

صاحبِ فضل و ہنر آپ ہین بندہ پرور — نہین کچھ مجھ مین ہنر یا شہ جیلان مددے

ہے سفر اور حضر مین تو ہی حاضر ناظر — تو ہی باہر تو ہی گھر یا شہ جیلان مددے

مین ہون سرکار کی امداد کا محتاج شہا — نہین ہوتی ہے بسر یا شہ جیلان مددے

حوصلہ اپنا فراخ اور مین ہون خرچ سے تنگ — کچھ مدد خرچ کی کر یا شہ جیلان مددے

آپڑا ہون در دولت پہ بہ امید مدد — یہی گھر ہے یہی در یا شہ جیلان مددے

نفع ہو تیرے سوا کس سے مرے نقصان کا — واقفِ نفع و ضرر یا شہ جیلان مددے

زلف و رخسار کے سودے مین مین ہون آٹھ پہر — روز و شب شام و سحر یا شہ جیلان مددے

قرب انوار سے ہو ظلمت غیریت دور — غیرت شام و سحر یا شہ جیلان مددے

کچھ سوا تیرے نہ مین جان وجہان مین دیکھون
تو ہی تو آئے نظر یا شہ جیلان مدد دے

مے بغداد سے دنرات رہے ذوق مذاق
ہو مرا آٹھ پہر یا شہ جیلان مدد دے

ہین پیران پیر اس جگہہ آنے والے
مریدان عاصی کے بخشانے والے

یہہ ویرانہ اب قادر آباد ہو گا
وہ اس دلمین ہین چھاونی چھانے والے

کوئی دم مین ہوتے ہین تشریف فرما
دلونکو مشرف ہین فرمانے والے

وہ نور خدا ہوتے ہین رونق افزا
ہین محفل مین نور نبی آنے والے

ہی محبوب سبحان کو کچھ شرم سی شرم
کہ شرم وحیا سے ہین شرمانے والے

مکان پڑے کے بیٹھنے کو دکھاوین
دل ودیدہ مین ہم ہین بٹھلانے والے

وہ پہونچے گا جنت مین کی جسنے بیعت
کہ ہین ہاتھون ہاتھ آپ پہنچانے والے

زمانے مین ہے یاد پر یاد ہوتی
وہ بھولونکو ہین یاد فرمانے والے

بدل دینگے عسرت ہماری بعشرت
وہی ہین مقدر کے بدلانے والے

خدا ناز بردار محبوب کا ہے
خدا پر ہین وہ ناز فرمانے والے

ہین کیا آپکے ہوتے مانگون خدا سے
نہین دینے والے ہو دلوانے والے

ترا قرب ہے غوث پاک اپنا رہبر
بھٹکتے نہین پاس بہکانے والے

نسب اور حسب ہے خدائی پہ روشن
گھرانا نبوت کا چمکانے والے

تمہین دین نے محی دین کہہ پکارا
ہوئے محی دین آپ کہلانے والے

حسنؑ اور حسینؑ آپکے دادا نانا
کہان آپ سے وادے اور نانے والے

نبیؐ و علیؓ فاطمہؓ جی کے جانی
مرے جان اور دل کے لبھانے والے

توہی میر محفل تو نوشہ تو دولہا
ترے گیت گاتے ہین سب گانے والے

اِدہر دیکھ ہر یالے بانکے حسن کے
نظر ڈالتا جا ہرے بانے والے

ادھر آ حسینی رنگیلے سجیلے
وہ سج دھج حسینی کی دکھلانے والے

خدا راہ میری طرف ہوتے جانا
مری جان جاتی ہے او جانے والے

تڑپتے ہین ہم جانِ من دیکھنے کو
نہ ترسا ہمین جی کے ترسانے والے

دل مردہ کو اک نگہ سے جلاوے
نگاہون سے جی کے جلا جانے والے

تمنا مین جیلان کی چل بسون گا
بلا لو مجھے گر ہو بلوانے والے

نہو وینگے گوشہ نشین تیرے عاشق
نہ بیٹھین گے چلتے ہین چلانے والے

ترے حسن سے عشق کی ہے تسلّی
نہین تیرے عشاق گھبرانے والے

تری زلف ناسوت مکھڑا ہے لاہوت
تم اُلجھانے والے ہو سلجھانے والے

ہی شان خدا تیری مشاطگی مین
مرے گیسوؤن والے اور شانے والے

دل اولجھینگے محبوب کے گیسوؤن مین
تو شانہ کر اسے بال سلجھانے والے

تری ہمکناری سے ہین موج پر دل
مگر قطرے دریا مین لہرانے والے

خدا والے مسجد مین بیخود ہین تیری
ترے مست ہین سیلے میخانے والے

مذاقؔ اب ترے شوق مین ہے تڑپتا

مزے دار شوقین تڑپانے والے

ہے گدا و شہ کی گردن پر قدم محبوب کا
دوش پر سر سر پہ ہے افسر قدم محبوب کا

سدرہ و طوبی و ساق عرش لے اکثر قدم
فرش پہ جلوہ دکھا دے گر قدم محبوب کا

دوش نازک پر قدم ہے جب حبیب پاک کا
عاشقوں کے سر پہ آنکھوں پر قدم محبوب کا

عرشی و فرشی کی یہ آنکھیں ہر طرف ہیں فرش راہ
دیکھیے رکھے فرس کیدھر قدم محبوب کا

موم ہو کر حرز جاں اپنا کیا وہ نقش پا
سنگ نے پایا جو مر کر قدم محبوب کا

بلبلوں آنکھیں نہ ملنا اسکے تلووں سے کہیں
عارض گل سے ہے نازک تر قدم محبوب کا

چشم نظارہ سے اوسکے ایک پل خالی نہیں
کیونکہ ہو دل سے جدا دم بھر قدم محبوب کا

دسترس پاؤں جو اونکی پابوسی کی کبھی
چھوڑتا ہوں پھر کہیں پا کر قدم محبوب کا

دم قدم سے اسکے ہر دل شاد ہے آباد ہے
پہنچا از راہ کرم گھر گھر قدم محبوب کا

دم نکل جائے خوشی سے دیکھکر اونکے قدم
سو رہوں ہیں لیکے آنکھوں پر قدم محبوب کا

پاؤں وہ بس سر زمیں پر رکھدے جنت ہو مذاق
کر دے جاری چشمۂ کوثر قدم محبوب کا

گھر سے نکلا ہی نہیں باہر قدم محبوب کا
کیونکہ پہنچا دوش عالم پر قدم محبوب کا

ہے وہ پوتا لاڈلا اسے راکب دوش نبی
چوم لو گودی میں تم لیکر قدم محبوب کا

ہے قدم پر بس قدم اسکا حبیب پاک کے
کیا ہو راہ شرع سے باہر قدم محبوب کا

بول اٹھے گی نقش پا سے بنکے تصویر کلیم
پڑ گیا گر سنگ موسے پر قدم محبوب کا

ہے سراپا اوسکا نقشہ شکل محبوب خدا
ہے مثال پاے پیغمبر قدم محبوب کا

لے ید بیضا بلائین اوسکے سر کی دمبدم
رکھ لیے موسیٰ نے پیار سے سر پر قدم محبوب کا

خضر و عیسیٰ نے جو پائی ہے حیات سرمدی
پی لیا پانی مین کیا دھو کر قدم محبوب کا

سنگ اسود پر سراسر نور سے ہے یہ رقم
کاش پڑجاتا کہین مجھ پر قدم محبوب کا

ناخن پا کو نہ پہونچے گا ید بیضا کبھی
دست موسیٰ سے ہے روشن تر قدم محبوب کا

خضر ہین اس راہ مین سرگشتہ و گم کردہ راہ
ہمکو جس منزل کا ہے رہبر قدم محبوب کا

یہ درخت سدرہ پر وہ عرش پر مارے قدم
پاے کب جبریل کا شہپر قدم محبوب کا

زور بازو سے ید اللہ اوسکو سرتا پا ملا
ہر قدم سے یون ہی طاقتور قدم محبوب کا

پارہ پارہ مارے ہیبت کے ہوا اک دم مین پہاڑ
مارے گر البرز کو ٹھوکر قدم محبوب کا

لات ماری اوسنے دنیا پر عجب مردانہ وار
تھا جو پامردی مین زور آور قدم محبوب کا

فقر کے کوچہ مین رہتا ہے وہی ثابت قدم
ہو گیا ہے جسکا تاج سر قدم محبوب کا

اوسکی پابوسی کو ہے ہر دم خلایق کا ہجوم
خالی رہتا ہی نہین دم بھر قدم محبوب کا

پایہ عرش آستان جانانہ بنجاتی ہے چوب
پہونچتا ہے جب سر منبر قدم محبوب کا

ہین نشان بوسۂ عشاق مہرونکی مثال
ہے ثبوت عشق کا محضر قدم محبوب کا

اوسکے کوچہ مین مٹا جاتا ہون مثل نقش پا
ہاتھ آئے گر فنا ہو کر قدم محبوب کا

سجدے مین کرتا چلون نقش قدم پر راہ مین
ہر جگہہ پر ہووے میرا سر قدم محبوب کا

سر بصحرا شوق پابوسی رکھیگا اے جنون
پاؤن ڈالے گا بھر چکر قدم محبوب کا

ساق دکھلائیگا خالق اپنی روز حشر یون
جلوہ گر ہو گا خلایق پر قدم محبوب کا

نالۂ عاشق سے رہتا حشر ہر ساعت بپا
پڑ گیا ہی درمیان آکر قدم محبوب کا

سر نوشت عاشقان ہی اسکا ہر اک نقش پا
ہی طریق عشق کا دفتر قدم محبوب کا

پیروی غیر کرتی ہی مری پاپوش پھر
ہر قدم پر ہی مرا رہبر قدم محبوب کا

خاکپا سے اوسکی دے آئینہ دل کو جلا
لے سکندر خاک سے اوٹھکر قدم محبوب کا

صورت معنی نظر آجاے جبین صاف صاف
یہہ وہ آئینہ ہی اسکندر قدم محبوب کا

اوسکے ناخن اور کف پا غیرت بدر و ہلال
پنجۂ خورشید سے انور قدم محبوب کا

ہی یہہ از پازیب پابندی طریق فقر کی
کب ہے محتاج زر و زیور قدم محبوب کا

بزم مین رفتار رنگین سے بنا دے سر بسر
فرش کو اک پھولون کی چادر قدم محبوب کا

نقش جب پا نسخۂ اکسیر ہے ہر نقش پا
پڑ گیا ہے جس سر رہ پر قدم محبوب کا

بہر تعویذ اک شبیہ نقش پا کھچوائینگے
اس طرح رکھین گے بازو پر قدم محبوب کا

چال سے پایا مذاق دور مستان الست
ساقیا چلنے مین ہی ساغر قدم محبوب کا

جلیل ذی شان جمیل یزدان خدا کے محبوب غوث الاعظم
خلیل رحمان حبیب سبحان خدا کے محبوب غوث الاعظم
خدا نے محبوب کرکے اپنا کیا ہے خوب انکو دانا بینا
ہوئے خدا بین ہوئے خدا دان خدا کے محبوب غوث الاعظم

خلیفہ اللہ اور نبیؐ کے خلف ہین مولا علیؓ ولی کے
ہوئے ولی عہد شاہِ مردان خدا کے محبوب غوث الاعظم

علیؓ اعلےٰ ہے تیرا دادا جو دوش احمدؐ پہ بت شکن تھا
علو کا تیرے کیا ہے پایان خدا کے محبوب غوث الاعظم

تو پشت اجداد مین چھپا تھا جو راکبِ دوش مصطفےٰ تھا
نبیؐ کا مرکب تبھی ترے جان خدا کے محبوب غوث الاعظم

نبیؐ نے گہہ دوش پر چڑہایا کبھی ترے دوش پر رکھا پا
مین تیرے دوش وقدم کے قربان خدا کے محبوب غوث الاعظم

حسنؓ حسینؓ اوسکے دادا نانا جنہین خدائی نے جانا مانا
نبیؐ علیؓ فاطمہؓ کے جانان خدا کے محبوب غوث الاعظم

ہین صدق صدیقؓ شاہ جیلانؒ ہین عدل فاروقؓ حلم عثمانؓ
علیؓ ولی ہین بعلم و عرفان خدا کے محبوب غوث الاعظم

اونہین خلافت کی ارث پہونچی اونہین امامت کی ارث پہونچی
ہین وارثِ جملہ پیشوایان خدا کے محبوب غوث الاعظم

بنے ہین اہل زمین کے سرور ابو ترابی کا پاکے افسر
ہوئے ہین سردار خاکساران خدا کے محبوب غوث الاعظم

بہ حسن وخوبی وخوش ادائی حبیب محبوب کبریائی

سبقے ہین کیا خوب خوب خوبان خدا کے محبوب غوث الاعظم

سبقے گا شہرون پہ شیر ہر جا تمہارے در کا ہر ایک کتا

کہ تیرا دادا ہی شیر یزدان خدا کے محبوب غوث الاعظم

تری نظر گاہ سب جہان ہی ترا نظر گاہ ملک جان ہی

تری نظر مین ہین جن و انسان خدا کے محبوب غوث الاعظم

تمہاری زلفون مین دل ہی الجھا دکھا کے مکھڑے کو جان سلجھا

نہ کیجئے مجھے میری جان پریشان خدا کے محبوب غوث الاعظم

رہ خدا کا مجھے پتہ دو خدا کا رستہ مجھے بتا دو

کرو خدا راہ مجھپہ احسان خدا کے محبوب غوث الاعظم

رہون مین دوری سے دور ہر دم تقرب قرب حضور ہر دم

تجھے ہے نزدیک و دور یکسان خدا کے محبوب غوث الاعظم

کلام پر شوق اوسکا سنکر صلہ دے تحسین و آفرین کہہ
مذاق ہے ذوق سے غزلخوان خدا کے محبوب غوث الاعظم

جامہ نورانی حبیب اللہ کے جانی کا ہی
جسم جسکا ہی سراپا احمد و حیدر کا نور
اوسکی خوشبو مصر جیلان سے مدینہ تک بسی
سکی خوشبو جلاتا دنیا کے مردونکو جلاے

عاشقون یہ سیر ہین محبوب سبحانی کا ہی
جامہ پر نور امنکے جسم نورانی کا ہی
پیرہن اک مصطفے کے یوسف ثانی کا ہی
کیونکہ یہہ جبہ محی الدین جیلانی کا ہی

ہے یہ خاص الخاص ملبوس جناب غوث پاک
لو فقیری ہے ہنو خرقہ پھاڑو دنیا کا لباس
مت محقر جان جامہ ہے خدا کے شیر کا
دیکھ یہ جبہ مبارک پیش کر نذر و نیاز

یہہ لباس خاص حضرت قطب ربانی کا ہے
جبہ سلطان دین وضع فقیرانی کا ہے
فقر کا خرقہ ہے یہ رقع شیر یزدانی کا ہے
گر تو ہی آنکھوں میں جلوہ قدر نورانی کا ہے

اپنے دامن میں چھپالے صاحب جامہ مذاق
بس یہی خلعت صلہ ذوق ثناخوانی کا ہے

رباعی

ہے حال مرا حضور پر سب ظاہر
سائل ہے مذاق بینوا حضرت سے
ہر دم بخدا ہیں آپ حاضر ناظر
شیئاً للہ شیخ عبد القادر

مناقب حضرت خواجۂ خواجگان سلطان الہند غریب نواز حضرت خواجہ معین الحق والدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ قدس سرہ

سبھی سے خلق ہے خواجہ معین الدین چشتی کا
خدا کی طرح سے وہ پرورش کرتا ہے بندوں کی
وہ پاکیزہ سرشت اور نیکخو ہے کام ہے اوسکا
کریں شیخ و برہمن اللہ اللہ رام رام آکر
ہے قبہ کوہ طور اور سنگ موسیٰ کی عمارت ہے
ترا نامی گرامی گھر تو ابن ساقی کوثر

وہ ہے خلق خدا کا دوزخی کا اور بہشتی کا
خیال اسکو نہیں نیکی بدی خوبی و زشتی کا
سرشت نیک کر دینا بدوں کی بد سرشتی کا
زیارت گاہ ہے وہ کعبۃ اللہی کنشتی کا
نمونہ سیم و زر ہے عملہ خوبی و خشتی کا
خضر ہے نام اسے خواجہ ترے گھر کے بہشتی کا

پھر تقدیر محو اثبات میرے ہاتھ ہے بند — مٹانا اور لکھ دینا حروف سرنوشتی کا
جو تیری مہندی مین ذکریان گانے چلین پریان — تو میلے مین ترے جلسہ ہو حوران بہشتی کا

مذاق ہے با اعجاز خواجہ سے چلاؤن ناؤ خشکی مین
زمین شعر تر مین قافیہ لاؤن مین کشتی کا

نہایت شوق ہے مولا معین الدین چشتی کا — بہت مشتاق ہے بندہ معین الدین چشتی کا
مین دیوانہ چلا آیا ہون ٹھکرا کے سرو ساماں — میرے سر مین اٹھا سودا معین الدین چشتی کا
بباطن آپ ساری میدنی میلے سے ملتے ہین — بظاہر مجھ سے ہو بھینٹا معین الدین چشتی کا
پکڑ کر گورگہ گھاٹی سے میرا ہاتھ لیجائین — مین زائر ناتوان آیا معین الدین چشتی کا
مزا اتنے بھی کچھ اپنی کہین میری سنین آکر — مزے سے خوب ہو ملنا معین الدین چشتی کا
مکان پر جسکے آتا ہے کوئی وہ اوس سے ملتا ہے — بجا ہے مجھ سے ملجانا معین الدین چشتی کا
مین ہون مہمان خواجہ ساکنان حضرت اجمیر — یہان آیا ہون بلوایا معین الدین چشتی کا
کھلائینگے پلائینگے تو کھاؤنگا پیونگا مین — مین ہونگا بھوکا اور پیاسا معین الدین چشتی کا
خلیل اللہ کی مہمان نوازی آگے تھی مشہور — زمانہ مین ہے اب شہرہ معین الدین چشتی کا
مجسم خلق خالق اوسکی صورت مین ہے سرتاپا — سراپا خلق ہے نقشہ معین الدین چشتی کا
فنا جسم اوسکا ہے جسم رسول اللہ مین ایسا — کہ فانی ہو گیا سایہ معین الدین چشتی کا
سخی ہے اور حبیب اللہ ہے داتا ہے مولا ہے — کرون کیا وصف خاوند معین الدین چشتی کا
یہ ہے ادنی سخاوت بخشدینا کیمیا پارس — بیان کیا بخشش اعلی معین الدین چشتی کا

اگر دانی کی اوسکی ایک چٹکی خاک ہے سب کچھ
پھرے ہے ہر گلی مین سنگِ پارس ٹھوکرین کھاتا
سخی ابن سخی ہے وہ سخی اللہ کیا کہتا
ہے اس جانِ جہانکا کام جان بخشی جہان بخشی
خدا جانے وہ کیا کچھ مجکو دیگا اور دلائیگا
بڑا مجکو بھروسا آپ کی داد و دہش کا ہے
گدا آتے ہی لنگر خانہ مین ابدال ہو جاوے
ہے مجمع چار پیرون اور چودہ خانوادون کا
وہی بائیس ۲۲ خواجہ ہے وہی ڈھائی قلندر ہے
وہی ہے غوث قطب ابدال اوتاد اور معین الحق
وہ غوث الغوث قطب القطب فرد الفرد یکتا ہے
بڑی سرکار عالی خواجہ ہند الولی کی ہے
درِ دولت پہ اہل بیت کے جب جبہہ سائی کی
جو دیکھا خاندانِ مصطفے نے ششدر و حیران
یہ گویا حضرتِ خاتون جنت نے کہا مجھ سے
عرب کی نعمتین تجکو اسیکے ہاتھ سے پہنچینگی
ید اللہ نے پکڑ کر ہاتھ میرا ہاتھ مین اپنے

یہ ہے واکسیر کا نسخہ معین الدین چشتی کا
غنی دل ہے ہر اک کو نجیہ معین الدین چشتی کا
سخی الاسخیا خواجہ معین الدین چشتی کا
ہے سب جان و جہان بخشا معین الدین چشتی کا
ارادہ جانتے ہے کیا [illegible] معین الدین چشتی کا
بڑا ہے اسرا داتا معین الدین چشتی کا
جو کھاوے وال اور دلیہ معین الدین چشتی کا
جماع اللہ ہے میلہ معین الدین چشتی کا
چہل تن ہے لقب تنہا معین الدین چشتی کا
اوسے حق سے خطاب آیا معین الدین چشتی کا
نشانہ ہے کوئی ہنستا معین الدین چشتی کا
بڑا دربار ہے خواجہ معین الدین چشتی
تو پایا ہے دروازہ معین الدین چشتی
تو گھر در مجکو دکھلایا معین الدین چشتی کا
کہ تو مداح ہو بیٹا معین الدین چشتی کا
کہ منہ سے نعمتین ہے تقسیم معین الدین چشتی کا
مجھے بھر ہاتھ پکڑایا معین الدین چشتی

کیا تفویض غوث پاک نے بھی مجکو خواجہ کی
مفوض ہو گیا بندہ معین الدین چشتی کا

غلام قادری ہو گرچہ بندہ حکم قادر سے
ہوا حکمی غلام آقا معین الدین چشتی کا

علی آعلے حسن بصری سے عثمان ہارون تک ہے
وہ عالی سلسلہ ہوا معین الدین چشتی کا

نظامی اور چشتی پیر ہے گیسو دراز اپنا
مجھے یوں سلسلہ پہونچا معین الدین چشتی کا

مداری سہروردی نقشبندی ہوں قلندر ہوں
محی الدین قادر کا معین الدین چشتی کا

چہار و پنج و ہشت و چار کا میں ایک اویسی ہوں
میں جیسا سید کا ہوں ویسا معین الدین چشتی کا

وہ غوث پاک کا نانے نواسا دادے پوتا ہے
نبی نانا علی دادا معین الدین چشتی کا

محمد مصطفے خواجہ معین الدین چشتی کے
علی مرتضے خواجہ معین الدین چشتی کا

سراپا پنجتن کا نور اسکے جان و تن میں ہے
بدن ہے نور سر تا پا معین الدین چشتی کا

خدا اسکا رسول اسکا علی اسکا بتول اسکی
حسن نام خدا خواجہ معین الدین چشتی کا

حسین و عابد و باقر سے جعفر اور کاظم تک
ہر اک معصوم ہے دادا معین الدین چشتی کا

ہیں اور یس اور ابراہیم اور عبد العزیز اجداد
ہے طاہر جد پاکیزہ معین الدین چشتی کا

ہیں نجم الدین غیاث الدین احمد جد واب اسکے
یہہ ہے نام جد آبا معین الدین چشتی کا

غیاث الدین باپ اور ماں ہیں بی بی ماہ نور انکی
ہے رشک مہر و مہ مکھڑا معین الدین چشتی کا

حسن ہیں آپ اور ماں باپ کی جانب سے احسن ہیں
حسینی دادا اور نانا معین الدین چشتی کا

حسن سید حسینی سنجری چشتی بہشتی ہے
حسب اچھا نسب اچھا معین الدین چشتی کا

وہ ہے بارہ امام اور چاردہ معصوم کا معصوم
شمار عصمت اب کیا کیا معین الدین چشتی کا

میان ہین خواجہ معصوم بی بی عصمت خاتون
جو امۃ اللہ ہین بی بی تو عبد اللہ ہین خواجہ
ہین عصمت بنت وجیہ الدین امت بیٹی تھی اکی
چچا ہین میران صاحب کے خسر ہین خواجہ صاحب کے
خسر ہین میر وجیہ الدین صاحب شہیدی سید
ہین بیٹے بو سعید اور سید فخر الدین حسام الدین
وہ بنت باکمال اچھی ہوئین حافظ جمال اونکی
خدا راضی ہو اونسے خوب صاحبزادی ایسی اچھی ہین
ہین فرزند اونکے فخر الدین مرید اونکے ہین فخر الدین
زیارت سے ہون جسکی سات پشتین جنتی وہ ہے
ہین بہنین بھانجے بھائی بھتیجے سب ولی اللہ
ہی جنکان چشت پیدا بھانجا ٹکڑا ہے کلیجے کا
سلام خالق و مخلوق رحمت حق کی اونپر ہو
خدا راضی ہو اُس سے جو ہے پیر و مرشد و اوستاد
خدا رحمت کرے یار آشنا کنبے قبیلے پر
رہین خوش میرے اونکے ضابطے اور رابطے والے
معین العین و الملت علیہ الرحمۃ و الرضوان

بھلا کیا کہنا عصمت کا معین الدین چشتی کا
بیان کیا ہو میان مولا معین الدین چشتی کا
خسر سید ہے اور راجہ معین الدین چشتی کا
ہے وجیہ الدین سے رشتہ معین الدین چشتی کا
ابو صالح خسر پوتہ معین الدین چشتی کا
قیام الدین ہے پوتا معین الدین چشتی کا
کیا حفظ مراتب کیا معین الدین چشتی کا
رضی الدین ہے خویش اچھا معین الدین چشتی کا
ہے فخر الدین و الدنیا معین الدین چشتی کا
علی ابن العلم بیٹا معین الدین چشتی کا
ہے کنبہ اولیا سارا معین الدین چشتی کا
دیا ہے چاند کا ٹکڑا معین الدین چشتی کا
ہے جنسے واسطہ رشتہ معین الدین چشتی کا
مرید و خادم ہو مولا معین الدین چشتی کا
رہے مرحوم سب کنبہ معین الدین چشتی کا
خوشی ہے ربط ہو میرا معین الدین چشتی کا
دلا نام اسطرح لینا معین الدین چشتی کا

خدا قرآن مین پیشانی پہ نام اونکا حبیب اللہ
مجاہد فی سبیل اللہ ہونا ہے بہت مشکل
نہ کچھ کھاتے تھے نہ پیتے سات دن کا روزہ رکھتے تھے
وہ سوکھی روٹی پانی مین بھگو کر کھاتے دو لوٹے
کہتے ہین خواجگان چشت سب خواجہ بزرگ اسکو
ہے یا ہو خاندان آنکا خدائی ساری جانے ہے
خدائی مین خدا کی بادشاہی مین محمدؐ کی
احد احمد کا خاصہ آل احمد کا خلاصہ ہے
کیا نظارہ خوبان عرب کے ناز و تمکین کا
چراغ شاہ راہ ہند ہے روشن علی درویش
جو شمس الدین خواجہ ہین تو بدر الدین میران ہین
نہ کیونکر فتح خیبر کی طرح ہو فتح تاراگڈھ
فرشتہ وش بنا اکدم مین شادی دیو خوش قامت
اجی پال آتے ہی ہو جائے عبد اللہ بیابانی
بنے اگر پہاڑ اور جھاڑ بچھو سانپ جادو کے
پتھورا کو نکالا ہند سے اور کفر کو مٹالا
بجی کس دھوم سے ہندوستان مین نوبت اسلام

لکھا ہے دیکھ لو ماتھا معین الدین چشتی کا
بہت دشوار ہے رستہ معین الدین چشتی کا
ہر اک ہفتہ تھا اک روزہ معین الدین چشتی کا
یہ تھا بس کھانا اور پینا معین الدین چشتی کا
بیان کیجے بڑا پن کیا معین الدین چشتی کا
نسب نامہ خدا خواجہ معین الدین چشتی کا
نہین ثانی کوئی بندہ معین الدین چشتی کا
یہہ ہے وصف اچھا اور خاصہ معین الدین چشتی کا
کرشمہ ہند مین دیکھا معین الدین چشتی کا
کہ روشن کر دیا رستہ معین الدین چشتی کا
ہے دنیا دین مین اوجیالا معین الدین چشتی کا
علی حامی ہے میران کا معین الدین چشتی کا
پڑا جب جان من سایا معین الدین چشتی کا
وہ ہے معجز نما صحرا معین الدین چشتی کا
یہہ بین معجزہ دیکھا معین الدین چشتی کا
رہا پھر عملہ اور دخلہ معین الدین چشتی کا
ہوا تب دین کا ڈنکا معین الدین چشتی کا

یہ طاقتور ہی قلعہ لوٹ دے زور ولایت سے
ولی ہر طاقہ طوقہ سا معین الدین چشتی کا

فقیر اللہ محمد خواجہ میران کی مدد لیوین
سدا ہو میدنی میلا معین الدین چشتی کا

براتی حاجتی ہون خواجہ اور میران بنین دولہا
بندے مقنع چڑھے سہرا معین الدین چشتی کا

بسنت آئی چڑھین پھولونکی سیجین ہار تربت پر
بہار آئی چڑھے بنگلہ معین الدین چشتی کا

ہی دار دو جہان اک ڈھائی ڈنکا جھونپڑا صاحب
فقیر بینوا ہوا معین الدین چشتی کا

گدا و شاہ پر ہندوستانمین حکم جاری ہی
ہمارے بادشہ خواجہ معین الدین چشتی کا

لب ساحل کہین صاف آنا ساگر کے انا کوثر
جو آئے موج پر دریا معین الدین چشتی کا

ریاض عشق ہی اجمیر کی ہر اک جڑی بوٹی
بہار حسن گل بوٹا معین الدین چشتی کا

جو آبادی ہی اوسکے شہر کی ناسوت کا عالم
تو اک لاہوت ہی صحرا معین الدین چشتی کا

فرید الدین عطار اوسکی راہو نکلے ہین گل بوٹے
معطر ہی گلی کونچہ معین الدین چشتی کا

ہی عرش و لامکان بیت المقدس خانہ کعبہ
مجھے فرش مکان قبلہ معین الدین چشتی کا

حریم محترم ہی شہر مکے اور مدینے کا
ہمین اجمیر ہین حاطہ معین الدین چشتی کا

مدینہ ہی نجف ہی کربلا ہی مشہد و بغداد
درِ دولت سرا خواجہ معین الدین چشتی کا

قیامت تک رہے دنیا مین یہ نوبت نشان قایم
بجے تا حشر نقارہ معین الدین چشتی کا

ہین ساتون سیڑھیان سات آسمان او عرش و کرسی سے
ہی دروازہ بلند اونچا معین الدین چشتی کا

چراغ شام سونیکا در دولت پہ روشن ہی
سحر تک گھر ہے اوجیالا معین الدین چشتی کا

کہین سرو چراغان ہین کہین ہین جھاڑ قندیلین
ہی روشن باغ اور بلڑا معین الدین چشتی کا

شجر ہر ایک روضہ کا ہی اوسکے شجرۃ الانوار
عجب پرنور ہی روضہ معین الدین چشتی کا

خدا کا نور رحمت او ہمین چھن چھن کے برستا ہی
کہ دل بادل ہی نگیرہ معین الدین چشتی کا

ہر اک جا حال قوال او ہر جا باجا گانا بجانا ہو
بجین باجے رہے جلسہ معین الدین چشتی کا

رہے باورچیخانہ گرم اور دیگین سدا کھڑکین
بٹے لنگر شہ والا معین الدین چشتی کا

نمازین مسجدو نمین ذکر حق ہو خانقاہو نمین
رہے ہو حق مین بھی چرچا معین الدین چشتی کا

یہان دھمال کھیلین حوض مین شاہ مدار آکر
ملنگون پر ہی حال آیا معین الدین چشتی کا

کہین ہو راگ دھانی اور کہین ہو نوحہ خوانی ہو
کہین ہو گیت اور کڑکا معین الدین چشتی کا

کہین ہووین صلوتین او کہین ہووین مناجاتین
سلام و بندگی مجرا معین الدین چشتی کا

کہین ہو فاتحہ اور قل کہین آمین دعا کا غل
کہین ہو شور اور نعرہ معین الدین چشتی کا

معین الدین برحق چار یار اوسکے بھی ہین بیشک
بیان کیا چار یار ہے نکا معین الدین چشتی کا

صحابی اسکے خادم ہیں اوپنے اہلبیت اوسکے
سمجھ لو کیا کہون درجہ معین الدین چشتی کا

جمع ہین جبرئیل و میکائیل سے دیوان و متولی
تو ہے دربان ہی رضوان سا معین الدین چشتی کا

غلام اور لونڈیان غلمان و حورین اور پریان ہین
ملک خادم بشر بردہ معین الدین چشتی کا

ملالے سدرہ و طوبی کو رضوان اُن درختون سے
ملا ہی جبکو ہمسایہ معین الدین چشتی کا

رسول اللہ آتے جاتے ہین مکے مدینے سے
کھلا ہی کی دروازہ معین الدین چشتی کا

گئے ہین مقبرہ کے در پہ پردے چشم انسان کے
ہے نور قبر پر پردہ معین الدین چشتی کا

ہے تربت اوسکی نورانی غلاف اسکا بھی نورانی
ہے نور اک نور پہ چمکا معین الدین چشتی کا

مزار پاک قلب مومن اور عرش الہی ہے — ہے فرش و عرش پر جلوہ معین الدین چشتی کا

یہہ اسکے عرش کی قندیل مین ہین آہ عاشق کے — مشبک ہے کٹھرا یا معین الدین چشتی کا

دل عاشق ہے یہ معشوق کی نظرونسے روزن دار — دکھاتا ہے کٹھرا سا معین الدین چشتی کا

خدا کا شیر آسودہ ہے نورانی کٹھرہ مین — کٹھرے مین ہے مرقد یا معین الدین چشتی کا

لگے ہین آکے قدرونسے اُسیکے ہر کٹھرا کھونٹا — محک ہے سنگ مرقد کیا معین الدین چشتی کا

ہے لالون والا اُجلے گنبد اور پیلے کلس والا — بنا ہے رنگ محل روضہ معین الدین چشتی کا

خوشی ہے روز و شب درگاہ مین عرس اور عروسی ہے — بنا مرقد دولہن دولہا معین الدین چشتی کا

ملا دین چھنلکے حوران جنان کچھ پھول جنت کے — جو گوندہین مالنین سہرا معین الدین چشتی کا

رسول اللہ کی خوشبو مجھے اُس خاک سے آئی — مزار پاک جب سونگھا معین الدین چشتی کا

ہوا جامہ سے باہر سونگھکر مین قبر پوش اُسکا — وہ خوشبو دار ہے جامہ معین الدین چشتی کا

ملائک جن و انسان پڑھتے ہین ہر دم درود اوسپر — ہے دود عود دان اپنا معین الدین چشتی کا

زمین سے تا فلک روشن ہے ہر شمع مزار اوسکی — ملک ہر ایک پروانہ معین الدین چشتی کا

تنا ہے نہ فلک کا شامیانہ اوسکی تربت پر — قباب نور ہے قبہ معین الدین چشتی کا

ہے چادر بادلہ کمخواب مرقد چاند کا ٹکڑا — کٹھرا چاندی سونے کا معین الدین چشتی کا

دل عشاق بنکر کیکپے روضہ مین لٹکے ہین — یہ معشوقانہ ہے لٹکا معین الدین چشتی کا

ہما بنکر اوڑین روضہ مین سب سیمرغ کے انڈے — پڑے اونپر اگر سایہ معین الدین چشتی کا

کلام اللہ ہے واللہ وہ قابل زیارت کے — ہے قرآن روضہ مین رکھا معین الدین چشتی کا

کتاب اللہ اور آل رسول اللہ یکجا ہین
لکھون کیا وصف قرآن کا معین الدین چشتی کا

نبی کے بعد ہدایت کے لیئے یہ دونون ہادی ہین
بیان کیا مصحف و مولا معین الدین چشتی کا

کتب خانہ ہین خواجہ کے خدائی کی کتابین ہین
خدا ہی سے کتب خانہ معین الدین چشتی کا

خزاین ہین سماوات ارض کے پنہان خزینے ہین
خزانہ ہی جو پوشیدہ معین الدین چشتی کا

کلس سنکر چڑہے ہین مقبرے پر قدسیون کے دل
مقدس ہی خصیرہ کیا معین الدین چشتی کا

زمین پر زینت نہ آسمان ہر اک کلس سے ہی
مزین ہی ہر اک قبہ معین الدین چشتی کا

وہ نورانی جگہہ ہی وہ رہے گوشہ نشین جسجا
ہی غار مصطفے چلا معین الدین چشتی کا

مزار فاطمہ ہی تربت حافظ جمال اسجا
نبی کا روضہ ہی روضہ معین الدین چشتی کا

ہی قطعہ جنتی ما بین قبر و ممبر و مسجد
کہ صندلخانہ اوسجا معین الدین چشتی کا

چنبیلی نے چھپائی قبر اہلبیت با عصمت
رکھا ناموس در پردہ معین الدین چشتی کا

چڑہے ہے جو پھول صندل غیرت خوشبوی جنت ہو
وہ رشک خلد ہی روضہ معین الدین چشتی کا

فرشتے عرش پر پہنچا ہین لیکر اوسکو ہاتھون ہاتھ
اگر ہاتھ آئے فراشا معین الدین چشتی کا

کہون جنت بقیع اجمیر کے گور غریبان کو
مدینہ شہر ہی گویا معین الدین چشتی کا

بنے درگاہ مین چارون طرف مسجد مصلے ہین
بنا ہی آستان کعبہ معین الدین چشتی کا

الٰہی مجکو حیرت ہی کرونمین کسطرف سجدہ
کہ وجہ اللہ ہی مکھڑا معین الدین چشتی کا

پیونگا قبلہ رو زمزم کے پانی سے وضو کرکے
جو آب غسل ہاتھ آیا معین الدین چشتی کا

ہر اک گرداب اونکے جھالرہ کا آب زمزم ہی
خضر الیاس ہر سقہ معین الدین چشتی کا

ملا ما بہ معین سلسبیل و کوثر و تسنیم ॥ بھر اتب جھالرا خواجہ معین الدین چشتی کا

نہین ہی حد و پایان انکے اوصاف حمیدہ کا ॥ بھلا پھر وصف ہو کیا کیا معین الدین چشتی کا

مجھے داد سخن دین مولوی معنوی آکر ॥ مین ہون مداح مولانا معین الدین چشتی کا

قبولیت مرے اشعار کی ہو ایسی یا مولا ॥ رہے مقبول یہ بندہ معین الدین چشتی کا

پڑہے جو کوئی پیار اخلاص سے میرے قصیدہ کو ॥ وہ ہو میری طرح پیارا معین الدین چشتی کا

اب اٹھتے بیٹھتے ہی نہ لے تکلف وہ معین میرا ॥ تکلف اوٹھ گیا میرا معین الدین چشتی کا

ہوئی خلق خدا اپنی ہوا ملک خدا اپنا ॥ خدا خود ہو گیا اپنا معین الدین چشتی کا

نکیون ہون کافر و دیندار میرے چاہنے والے ॥ کہ مین ہون چاہنے والا معین الدین چشتی کا

سراسر دوست میرے شاد ہون یکسر عدو پامال ॥ رہون مین سرفراز ایسا معین الدین چشتی کا

رہے دنیا و دین مین اول آخر ظاہر و باطن ॥ ہمیشہ رابطہ میرا معین الدین چشتی کا

مراد دین و دنیا پائین سب میرے وسیلے سے ॥ وسیلہ مجکو ہاتھ آیا معین الدین چشتی کا

بر آئین کام جان سب میرے اور میرے محبون کے ॥ جہان مین نام ہو میرا معین الدین چشتی کا

تمنائین دل پر آرزو کی دم مین بر آئین ॥ رہون ہر دم مین دم بھرتا معین الدین چشتی کا

کشود کار دینی دنیوی ہو اور مولائی ॥ کھلے کچھ بھید یا مولا معین الدین چشتی کا

میرے ہر کار دینی دنیوی مین خیر و برکت ہو ॥ کرم ہو خیر سے ایسا معین الدین چشتی کا

سہارا آسرا ہی دین و دنیا مین بعون اللہ ॥ معین الدین والدنیا معین الدین چشتی کا

رسول اللہ کا صدقہ یا معین الدین مدد کرنا ॥ الہی کر مدد صدقہ معین الدین چشتی کا

مین سائل اپنی ہون خواجہ معین الدین چشتی سے
جناب حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا

سخاوت آپکی جب ہی جو لینے آپ کو دیدین
معین سے ہی سوال اپنا معین الدین چشتی کا

محی الدین قادر کا قدم ہو میری گردن پر
رہے سر پر مرے سایا معین الدین چشتی کا

قبول اسے قبلہ حاجات ہو وے ہر دعا میری
تصدق قبلہ و کعبہ معین الدین چشتی کا

کہین سب یا معین آمین قصیدہ قابل تحسین
ہو اصل علے خواجہ معین الدین چشتی کا

بدایونی ہی دلدار علی اور دل ہی اجمیری
عجب دلچسپ ہی خطہ معین الدین چشتی کا

رجب شعبان رمضان بھی گیا شوال و ذیقعدہ
ہوا ذی الحجہ طواف آیا معین الدین چشتی کا

مہینا ہی چھٹا اور چھہ کی یہ گنتی مبارک ہی
تبرک لیکے چل ہو لا معین الدین چشتی کا

محرم بھی غم شبیر مین اجمیر کا دیکھین
مبشر ہو ہمین عشرہ معین الدین چشتی کا

غم حسنین کا صدقہ کسی صورت بشارت ہو
خوشی سے دیکھون مین بشرہ معین الدین چشتی کا

کھلیگا اب بہشتی در فرید الدین کے چلے کا
ہی قصر جنتی حجرہ معین الدین چشتی کا

نکل آئیگا میرے منزل مقصود کا رستہ
کھلا جب گھر کا دروازہ معین الدین چشتی کا

خلایق مست ہو کر جھکے دروازہ سے نکلے ہی
وہ تہ خانہ ہی میخانہ معین الدین چشتی کا

مرا پیر مغان ساقی محی الدین جیلانی
پلایا ہند مین پیالہ معین الدین چشتی کا

ہوا مست الستی پیکے ساغر آنا ساگر کا
چڑھا ساقی بلا نشہ معین الدین چشتی کا

مے چشتی سے بھر کر شیشیان آنکھونکی چھلکین ہین
یہ ہی ستون فلک دریا معین الدین چشتی کا

شراب چشت دل سے جوش کھا کر منہ سے بہہ نکلی

مذاق؏ ایسا ہی ہووالا معین الدین چشتی کا

مرحبا خواجہ غریب نواز — واہ وا خواجہ غریب نواز

بندہ پرور غریب پرور ہی — بخدا خواجہ غریب نواز

نہ تو دیکھا ہی نہ سنا صاحب — آپ سا خواجہ غریب نواز

ہم غریبوں کے حق مین ہی واللہ — کیمیا خواجہ غریب نواز

ہادی و مہدی و رفیق طریق — رہنما خواجہ غریب نواز

مقتدا خواجہ معین الدین — پیشوا خواجہ غریب نواز

ہی معین الدین اور محی الدین — قادرا خواجہ غریب نواز

قبلۂ و کعبہ و امام ہدا — مہتدی خواجہ غریب نواز

میر میدان و سید السادات — سیدا خواجہ غریب نواز

ایک قطب المشائخ اسکا لقب — دوسرا خواجہ غریب نواز

امرا کہتے ہین شہ شاہان — غربا خواجہ غریب نواز

شہ مسکین نواز امیر و فقیر — سنلے نوا خواجہ غریب نواز

افسر سروران سر و سردار — سرورا خواجہ غریب نواز

خاکساران ہند پاے مرے — خاک پا خواجہ غریب نواز

رند ہند و قلندر و سرمد — پارسا خواجہ غریب نواز

مست و ہشیار بیخود و باخود — باخدا خواجہ غریب نواز

خواجۂ خواجگان چشتیہ — چشتیہ خواجۂ غریب نواز

ہے دل وجان خواجہ عثمان — دلبرا خواجۂ غریب نواز

شاہ و سلطان تارکین و فقیر — بادشا خواجۂ غریب نواز

خواجۂ بختیار قطب الدین — یار ما خواجۂ غریب نواز

ہی فرید الدین اور نظام الدین — اولیا خواجۂ غریب نواز

صابر و شاکر و صبور و شکور — صابرا خواجۂ غریب نواز

ناصر دین شہ نصیر الدین — خسروا خواجۂ غریب نواز

شاہ گیسو دراز بندہ نواز — بندہ را خواجۂ غریب نواز

خواجہ ہند الولی عطائے رسولؐ — ذو العطا خواجۂ غریب نواز

کچھ تو بہر رسولؐ و آل رسولؐ — ہو عطا خواجۂ غریب نواز

اپنے مان باپ پیر کا صدقہ — واسطہ خواجۂ غریب نواز

واسطے دارون رشتہ دارونکا — واسطہ خواجۂ غریب نواز

مجھ غریب الوطن کے واسطے ہے — حکم کیا خواجۂ غریب نواز

کچھ تو ارشاد کیجئے للہ — مرشدا خواجۂ غریب نواز

مین ہدایت طلب ہون یا ہادی — ہادیا خواجۂ غریب نواز

آپ کے ہوتے کس سے جاکے کہون — التجا خواجۂ غریب نواز

کون ہے مجھ غریب و بیکس کا — تجھ سوا خواجۂ غریب نواز

مین غریب الوطن بھی مہمان ہون ۔ آپ کا خواجہ غریب نواز

ہم غریبوں کی مہمانداری ۔ کر ذرا خواجہ غریب نواز

کیجیے جسم وجان کی مہمانی ۔ دل سے یا خواجہ غریب نواز

مین ہون مہمان تو میزبان کریم ۔ یا سخا خواجہ غریب نواز

ایک مہمان ہون دوسرے مداح ۔ دو صلہ خواجہ غریب نواز

مین مسافر کرونگا جا کے وطن ۔ یاد کیا خواجہ غریب نواز

وہ نوازش کرو کہ یاد رہو ۔ تم سدا خواجہ غریب نواز

در دولت پہ آتے پھر یہ غلام ۔ دوڑتا خواجہ غریب نواز

رکھ غلامی مین مجکو مولا کی ۔ باوفا خواجہ غریب نواز

تیرا فضل وکرم ہو بندہ پر ۔ دائما خواجہ غریب نواز

از ازل تا ابد رہون تیرا ۔ مبتلا خواجہ غریب نواز

محو اور مست ہو مری دلسے ۔ ما سوا خواجہ غریب نواز

قول وفعل وعمل ہو با اخلاص ۔ مخلصا خواجہ غریب نواز

حال وقال اپنا ہو بہر حالت ۔ حال با خواجہ غریب نواز

رہون ہر آن وشان مین حق بین ۔ حق نما خواجہ غریب نواز

جنکا حق مجھپہ ہو ادا نہین حق سے ۔ بخشوا خواجہ غریب نواز

بخش بخشائش الٰہی بخش ۔ بخش یا خواجہ غریب نواز

تو ہی ہندی سیاہ کارون کا
آسرا خواجہ غریب نواز

خیر و خوبی سے ہو مرا بالخیر
خاتمہ خواجہ غریب نواز

مدعا ہی یہی کہ ہووے قبول
ہر دعا خواجہ غریب نواز

المدد خواجہ معین الدین
مددا خواجہ غریب نواز

مئے چشتی سے بھر مری کشتی
ساقیا خواجہ غریب نواز

بحر غربت مین ہی اب اللہ یار
آشنا خواجہ غریب نواز

چل بسی دم مین کربت و غربت
جب کہا خواجہ غریب نواز

دل و جان یار و دلبر و دلدار
دلربا خواجہ غریب نواز

زندہ دل مین رہون ترا بیمار
عیسیا خواجہ غریب نواز

لا دوا درد جس غریب کا ہو
ہی دوا خواجہ غریب نواز

حافظ و ناصر و وکیل و کفیل
ہی مرا خواجہ غریب نواز

میرے اہل و عیال کی ہو رد
ہر بلا خواجہ غریب نواز

دوست شادان رہین عدو ناشاد
غم مین یا خواجہ غریب نواز

جنسے مین خوش ہون انسے تم رہنا
خوش سدا خواجہ غریب نواز

چاہنے والونکو مرے تم بھی
چاہنا خواجہ غریب نواز

مال و جان عزت آبرو ایمان
تم ہو یا خواجہ غریب نواز

تم سلامت ہو با کرامت ہو
دائما خواجہ غریب نواز

نہین بندہ کو آپ سے شکوہ نہ گلا خواجہ غریب نواز
الغرض ہر طرح ہون شکر گزار مین ترا خواجہ غریب نواز
شکر و احسان ترا نہین ہوتا کچھہ ادا خواجہ غریب نواز
اپنے احسان کا رکھہ مجھے ممنون محسنا خواجہ غریب نواز
بار احسان خلق اوٹھا یا ہے بارہا خواجہ غریب نواز
نہین اوٹھتا ہے بار منت خلق بخدا خواجہ غریب نواز
کردے مجھکو شہا فقیر غنی دے غنا خواجہ غریب نواز
کیونکہ مداح سے تری مدحت ہو بھلا خواجہ غریب نواز
اضطرابی مین دلکی مینے کہا جانے کیا خواجہ غریب نواز
عرض و معروض مین معاف ہو سہو اور خطا خواجہ غریب نواز
مین تمہاری رضا پہ راضی ہون جو رضا خواجہ غریب نواز
تم ارادت تم اجازت ہو ہم ہین کیا خواجہ غریب نواز
حول و قوۃ سے ہین تیری اجیر ہو چلا خواجہ غریب نواز
دیکھا ماہ رجب مین مصحف رو چاند سا خواجہ غریب نواز
اس مہینہ مین چاند سا مرقد دیکھا یا خواجہ غریب نواز
اکیاسی ہوے سن ہجری تب ملا خواجہ غریب نواز
کرکے ہجرت وطن سے مین نیاز ہو گیا خواجہ غریب نواز

سر کے بل چلکے تیرے قدمون پر ‌‌ ‌ سر رکھا خواجۂ غریب نواز

عاصیانہ ملا بوضع خاص ‌ ‌ ‌ نہ ملا خواجۂ غریب نواز

در پہ چلا کے مین کئے چلے ‌ ‌ ‌ لو چلا خواجۂ غریب نواز

اپنی منزل کا کچھ سراغ بتا ‌ ‌ ‌ دے پتہ خواجۂ غریب نواز

پای بوسی کو چلکے آیا ہون ‌ ‌ ‌ پیادہ پا خواجۂ غریب نواز

مین پیادہ ہون تم ہو شاہ سوار ‌ ‌ ‌ کیجے کیا خواجۂ غریب نواز

دوڑتے دوڑتے مین در پہ ترے ‌ ‌ ‌ تھک رہا خواجۂ غریب نواز

غربا پروری جو سنتے ہین ‌ ‌ ‌ وہ دکھا خواجۂ غریب نواز

کام وہ کر کہ جسمین ہو تیرا ‌ ‌ ‌ نام پا خواجۂ غریب نواز

مین نکما سہی ولے تو ہے ‌ ‌ ‌ کام کا خواجۂ غریب نواز

کر کے اپنی طرف خیال ذرا ‌ ‌ ‌ ادھر آ خواجۂ غریب نواز

کر ملاقات مہربانی سے ‌ ‌ ‌ مہ لقا خواجۂ غریب نواز

بن ملے کیونکہ مین چلا جاؤن ‌ ‌ ‌ مل بھی جا خواجۂ غریب نواز

نہین ملتے ہو تو کہونگا راز ‌ ‌ ‌ بر ملا خواجۂ غریب نواز

ملنے والونسے وہ ملے نہ ملے ‌ ‌ ‌ ہے ملا خواجۂ غریب نواز

ہے سفر اور حضر مین پیش نظر ‌ ‌ ‌ جا بجا خواجۂ غریب نواز

شش جہت مین ہے اندر اور باہر ‌ ‌ ‌ ہمہ جا خواجۂ غریب نواز

ہی بہر آن وشان جلوہ نما
ظاہرا خواجہ غریب نواز

اول آخر ہے ظاہر و باطن
بخدا خواجہ غریب نواز

تھا بہر شکل ہی بہر صورت
ہو ویگا خواجہ غریب نواز

اپنا اللہ میان نے ہند مین نام
رکھہ لیا خواجہ غریب نواز

آکے ہندوستان مین میر عرب
بنگیا خواجہ غریب نواز

قدرت حق ہی دیکھتا سنتا
جانتا خواجہ غریب نواز

حی و قایم زبان سے ہی اپنی
بولتا خواجہ غریب نواز

ہی مذاق اپنا یہ مذاق سخن
اور مزا خواجہ غریب نواز

خبر جلدی سے لے میری معین الدین اجمیری
ہوئی اب دیر بہتیری معین الدین اجمیری

کرم کیجے یہانتک دیر سے مین راہ تکتا ہون
کرم کی جلد کر پھیری معین الدین اجمیری

خدا سے مصطفے سے مجھسے گویا ہوگئین باتین
جو باتین ہون مری تیری معین الدین اجمیری

معین دین و دنیا رہبری کر نفس و شیطان نے
خدا کی راہ ہی گھیری معین الدین اجمیری

مری للہ فی اللہ دین و دنیا مین مدد کرنا
معین الدین اجمیری معین الدین اجمیری

میسر ہوئین جنکو روضۂ اجمیر کی سیرین
انہین جنت سے ہی سیری معین الدین اجمیری

بدایونی ہی دلدار علی ذوق محبت سے
مذاق دل ہی اجمیری معین الدین اجمیری

نور یزدان نور عین احمدی و حیدری ۔۔۔ عین حق خواجہ معین الدین چشتی سنجری

نور عین فاطمہ عین حسن عین حسین ۔۔۔ عین زین العابدین باو باقری و جعفری

عین موسی کاظم و عین علی موسی رضا ۔۔۔ متقی عین تقی عین نقی و عسکری

عین ہادی و عین الہدی عین الیقین ۔۔۔ عین دین و عین ایمان عین آبکوثری

عین عبد القادر غوث زمان قطب جہان ۔۔۔ سید و سلطان فقیر و خواجہ بندہ پروری

خلق میگوید معین الحق معین الدین ترا ۔۔۔ چون محی الدین توہم دین را معین و یاوری

چشم میدارد مذاق ای عین انعام و عطا
یک نظر سوے وے از عین عنایت بنگری

دل و جان و دین و ایمان کی درستی یا معین الدین ۔۔۔ رہے دنیا مین صحت تندرستی یا معین الدین

نہ امر دین و دنیا مین ہو دل کو کاہلی سستی ۔۔۔ تن و جان مین ہو چالاکی و چستی یا معین الدین

مرض سے جائین آئے جسم و جان مین قوت و طاقت ۔۔۔ نہ ضعف دل رہے نہ جی کی سستی یا معین الدین

کرشمہ رات دن ظاہر ہے تیری زلف و عارض کا ۔۔۔ کہ شام آخر و صبح نخستی یا معین الدین

مذاق جان مزاج دل رہے ہر دم درست اپنا
طبیعت کی نہو اب نادرستی یا معین الدین

ولہ قدس سرہ بفارسی

بہ یکرنگی ہزاران رنگ گفتی یا معین الدین ۔۔۔ بہر رنگے گل دیگر شگفتی یا معین الدین

تو آن عالی گہر ہستی شہا در رشتۂ جانہا ۔۔۔ بہر صورت در معنی بہ سفتی یا معین الدین

تو ہستی نائب میر عرب شاہ عجم خواجہ
بہندوستان توئی قاضی و مفتی یا معین الدین

دوا سے صحت امراض جسمانی و روحانی
شفا دارو ے درد نہفتی یا معین الدین

مذاق ناتوان غربت زدہ راکن مددگاری
مددگار غریبانم توگفتی یا معین الدین

مدح حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی شیخ نظام الدین اولیا بدایونی قدس سرہ

شہا تو خسرو اقلیم فقر و ملک عرفان ہے
شہنشاہ ولایت ہے نظام دین و ایمان ہے

فرید عصر و یکتائے زمان ہے تو ولایت مین
معین دہر ہے قطب زمان ہے غوث دوران ہے

دم تحریر خامہ کیون نہ انگشت شہادت ہو
نسب نامہ ترا منسوب با شاہ شہیدان ہے

ترے وہ گیسوے مشکین کہ جنسے باغ جنت مین
پریشان سربسر سنبل بھی ای محبوب یزدان ہے

تری صورت سے وہ معنی وجہہ اللہ ہین پیدا
کہ تیرا جلوہ پرنور شمع بزم امکان ہے

وہ زلف تابدار و لعل و خال و خد و رخسارہ
شب قدر و مسیحا و بلال و خضر و قرآن ہے

تری مژگان و ابرو دیکھنے کو چرخ پھرتا ہے
انہین تیر و کمان پر ایک مدت سے وہ قربان ہے

کیا فردوس کے چشمونپہ حلقہ سب فرشتون نے
دیا آنکھونپہ تیرے یہ حصار موے مژگان ہے

سراپا تجھ مین اک شان رحیمی اور کریمی ہے
ظہور رحمۃ اللعالمین ہے نور رحمان ہے

بنایا حق نے پشتیبان عالم پشت کو تیری
سہارے سے ترے اب تک کھڑا یہ قصر امکان ہے

ترا قامت نہ فتنہ ہے نہ آفت نے قیامت ہے
مرا دل تو یہ کہتا ہے کہ شاخ گلبن جان ہے

ملایم انگلیان لوپودون سے جنت کے ہین نازک تر
برنگ غنچہ چٹکاتی نسیم باغ رضوان ہے

تجھے موسی رضا سے ارث پہونچے ہے ید اللہ کی
ہر اک ناخن ترا عقدہ کشائے خستہ حالان ہے

مری دونون جہانکی عقدۂ مشکل کھول اک دم مین
جو مشکل ہے مرے آگے ترے نزدیک آسان ہے

نہین کہنے کے قابل حال اپنا کیا کرون ظاہر
وہ ایسا کونسا احوال ہے جو تمسے پنہان ہے

طبیعت منتشر ہے تفرقہ ہے تن کے اعضا مین
کہین سر ہے کہین پا ہے کہین دل ہے کہین جان ہے

مریض لے دوا ہون مین مرض ہے لا دوا اپنا
سراپا درد ہون لیکن نہ چارہ ہے نہ درمان ہے

تری دار الشفا کا سنگ ہوئے رشک عیسی ہے
غبار رہگذر خاک شفا بہر مریضان ہے

بدایون اور دہلی ہند مین مکہ مدینہ ہے
ترا یہ مولد و مدفن جو ہے محبوب یزدان ہے

ترا والد ہے سید احمد و سید علی دادا
ولیہ والدہ خواجہ عرب نانا خدادان ہے

علاء الدین اصولی ابن شرف الدین اعلی کا
قبائے سید والا کا تو شاگرد ذیشان ہے

ترے اوستاد کی ہین آل مین تحقیق ہون شاہا
ترا حقدار ہون اور تو مرا سرور ہے سلطان ہے

شہ والا گہر لولوئے لالہ ہے بدایون کا
در شہوار ہے دہلی کا دولہ شاہ شاہان ہے

کہے غربت زدہ اپنے تئین کیا ہموطن شاہا
ترا یہ بندۂ درگاہ ہے خادم ہے مہمان ہے

ترے خوان کرم پر مہر و مہ دو قرص ہین گویا
مہ نو ہے لب نان چرخ پر انجم نمکدان ہے

غرض یان نعمتین موجود ہین سب دین و دنیا کی
جسے حاجت ہو لیجاوے نہ منت ہے نہ احسان ہے

مذاق اب چین سے بیٹھے ہوئے تم بھی مزے لوٹو
بچھا ہے خوان یغما عیش اور عشرت کا سامان ہے

مے وحدت کے پیالے چل رہے ہین بزم عشرت مین
خلف ساقی کوثر کا مرا ساقی دوران ہے

ازل سے تا ابد جاری ہے فیض عام ساقی کا
سرورِ ساغرِ مئے ہے مذاقِ جامِ عرفان ہے

منقبت حضرت سید شیخ مخدوم علاؤ الدین صابر کلیری قدس سرہ

اے جل و جلال رسول خدا حضرت مخدوم علاؤ الدین
اے عز و کمال علی اعلے حضرت مخدوم علاؤ الدین
اے غیرت ذات خدائے غیور اے عین صفات صبور و شکور
صابر شاکر راضی برضا حضرت مخدوم علاؤ الدین
اے محی الدین و معین الدین ہین آپ ہی خواجہ قطب الدین
اے شیخ فرید الدین بابا حضرت مخدوم علاؤ الدین
اک وصف بھی آپ کا ہو نہ سکا تم ذات و صفات مین ہو یکتا
اوصاف مین ایسا ہے نہ ہوا حضرت مخدوم علاؤ الدین
ہین جملہ مراتب اونکے بجا اعلے ہے ہر اک اونکا رتبہ
دارین مین ہین عالی درجہ حضرت مخدوم علاؤ الدین
درگاہ شریف کی آب و ہوا ہے آب بقا و دم عیسےٰ
اور خاک پاک ہے خاک شفا حضرت مخدوم علاؤ الدین
زائر کو ترے گر کوئی مرض جسمانی یا روحانی ہو

آتے ہی یہاں ہو دم مین شفا حضرت مخدوم علاؤ الدین
آنکھون مین مری ہو بینائی جسم و دل وجان مین توانائی
پانچون تن کا صدقہ بخدا حضرت مخدوم علاؤ الدین
سائل تیرے در کا ہون مین مسکین و فقیر وگدا ہون مین
ہین آپ مرے داتا مولا حضرت مخدوم علاؤ الدین
ہی حکم مین آپ کے ملک خدا خالق نے کیا تمکو ایسا
خادم ہے تمہاری خلق خدا حضرت مخدوم علاؤ الدین
اچھا ہون خلق مین بے سنت کھاؤن خالق کی ہر اک نعمت
صحت ہو بلا پرہیز و دوا حضرت مخدوم علاؤ الدین

اللہ مرض سے صحت ہو اور عمر مین خیر و برکت ہو
مقبول مذاقؔ کی ہو یہ دعا حضرت مخدوم علاؤ الدین

منقبت حضرت شیخ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہٗ

صورت و شباہت مین شان مصطفائی ہی
صاف ہی ترا سینہ شیشہ بہت کا آئینہ
سارے سر صدیقی منکشف ہوئی تجھپر
شہرع ہی چلن تیرا اور سلوک ہی مذہب

نقشبند معنی نے شکل کیا بنائی ہی
منعکس ترے دلمین صورت خدائی ہی
رمز مخبر صادق تونے خوب پائی ہی
رہبر ہی طریقہ ہے راہ رہنمائی ہی

کی بہا والدین ہو کر دین کی خریداری — قدر و قیمت ایمان آپنے بڑھائی ہے

ابتدی ترا دنے منتہی سے اعلی ہے — تیرے مقتدی مین بھی شان مقتدائی ہے

ذوق و شوق مین ہر دم صبر اور سکونت ہے — رندی و خدائی مین زہد و پارسائی ہے

آکے بن گئے عرشی میز فرش کی صورت — تیری بزم تمکین مین کیا ہی میرزائی ہے

لذت غنا و فقر دی مذاق کو شاہا

تیرے اک اشارے مین شاہی و گدائی ہے

منقبت حضرت سید حسن رسول نما قدس سرہ

حسن رسول نما حق نما رسول نما — خدا نما بہ حقیقت ہے یا رسول نما

محمد و علی و فاطمہ کی اس سے نمود — حسن حسین نما ہے مرا رسول نما

ولد حسین و حسن کا علی کی ہے اولاد — نبی کی آل نبی فاطمہ رسول نما

ملی ہے ارث مین میراث پنجتن اسکو — ہوا ہے وارث آل عبا رسول نما

نمود اس سے ہی نبی کے بہارستان کی — علی کے باغ کے نشو و نما رسول نما

حسین سا ہے حسین مرتضے علی سا وجیہہ — ہے حسن مین حسن مجتبی رسول نما

نبی کی آئی وجاہت بوجہ احسن ہے — حسن بوجہ حسن ہو گیا رسول نما

وہ نیکرو ہے وہ خوشرو ہے اور خوش قامت — وہ خوشخرام ہے وہ خوشنما رسول نما

یہ وہ رسول نما ہے کہ دیدہ ہے نہ شنید — نہ آپ سا کوئی دیکھا سنا رسول نما

وہ جسکو چاہے رسول خدا کو دکھلا دے — خدا نے ہمکو دکھایا ہی کیا رسول نما

پیامبر است پیغمبر خدا کا کہون — کہ ہی رسول رسول خدا رسول نما

درود پڑہنے کے قابل ہی اسکا اسم شریف — عجیب اسم ہی صل علی رسول نما

اویس ثانی ہی اسم اسکا ثالث حسنین — ہی ایک نام حسن دوسرا رسول نما

علی وصی نبی ہی حسن اویسی ہی — ملا نبی سے بلا واسطہ رسول نما

ز روے فیض ہی وہ نائب رسول اللہ — کہ فیضیاب نبی سے ہوا رسول نما

کمال عین فنا فی الرسول کا ہی یہی — بعینہ ہی جمال آپکا رسول نما

جو دیکھون منہ ترا اے عاشق رسول اللہ — کہون مین صل علی مرحبا رسول نما

خدا نما ہی خدائی نما ہی بندہ نما — نبی نما ہی پیمبر نما رسول نما

ہی اوسکی جلوہ نمائی کی دھوم عالم مین — وہ جلوہ گر ہی وہ جلوہ نما رسول نما

نبی کے معجزے دکھلائے مردے زندہ کئے — کرامتون سے ہی معجز نما رسول نما

کریم ما و شما اکرم و مکرم ما — کرم نما و کرامت نما رسول نما

خدا کا فضل رسول کریم کا ہو کرم — رہے ترا کرم اکرام یا رسول نما

دعا قبول بفرما رخ نبی بنما — یہی دعا ہی یہی مدعا رسول نما

تری رسول نمائی کھلی خدائی پر — مشاہدہ مجھے کھلجاے یا رسول نما

خدا رسول کو دیکھون مین جاگتے سوتے — نظر کھلی رہے پہ دل جاگتا رسول نما

مجھے برائے خدا و رسول ایک نظر — دکھا دو روئے رسول خدا رسول نما

ہمین مقام فنافی الرسول دکھلا دو
جو دیکھو ایک نظر تم فدا رسول نما

بھلا دو دل سے مرے یاد ما سوائے رسول
کرونگا یاد تمہین کیا بھلا رسول نما

جناب حضرت پیر حسین شہ سادات
امیر و سید و شاہ و گدا رسول نما

غلام حلقہ بگوش آپکا ہون بشوق تمام
ملا ہے بندہ کو یہ سلسلہ رسول نما

نصیر دین رہ دلیل الہ و پیر سعید
فقیر راہ خدا رہنما رسول نما

شہا غلام ہون تیرا فقیر ہون تیرا
تو ہی شہنشہ شاہ و گدا رسول نما

گناہ عفو ہون بہر خدا و بہر رسول
مجھے معاف ہو سہو اور خطا رسول نما

گناہگار نکو کار ہون تمہارا ہون
مین نیک و بد ہون برا یا بھلا رسول نما

خودی ہو سہو رہون محو مین خدائی مین
مین بیخودی مین رہون با خدا رسول نما

بلا طلب کے مطالب ہون دین و دنیا کے
رہون مین طالب مولا سدا رسول نما

رہون جہان مین سبکدوش بار دنیا سے
ٹلی رہے مرے سر سے بلا رسول نما

مقدمہ ہے مرا دفتر رسالت مین
بخوبی ہووے مرا فیصلہ رسول نما

کبھی تو حکم زبانی کوئی پیمبر کا
زبان سے اپنی ذرا کہہ سنا رسول نما

چڑہا دون جام مئے عشق احمدی ایسا
نہ اترے پھر کبھی جسکا نشا رسول نما

پلا دے جام مئے الفت رسول خدا
ولا دے مدح کا مجکو صلا رسول نما

چھکا دے ذوق نبی سے مذاق کو اپنے
چکھا دے اپنا مذاق اور مزا رسول نما

رباعی بمدح خواجہ قطب الاقطاب قدس سرہ

ستیارہ کی شکل مین شب و روز ۔۔۔ ہون گردش آسمان سے حیران
چمکا دے مرے ثوابت بخت ۔۔۔ اے قطب سپہر مہر یزدان

رباعی بمدح خواجہ مخدوم روشن چراغ دہلی قدس سرہ

تیرا رخ گل ہی نور افشان ۔۔۔ تاریک ہو ورنہ باغ دہلی
روشن کر دے سواد دلکو ۔۔۔ ہے نام ترا چراغ دہلی

رباعی بمدح مولانای فخر چشتی قدس سرہ

ہی تری درگاہ کی وہ عز و شان ۔۔۔ آتے ہین بہر زیارت قدسیان
دے مذاق بینوا کو افتخار ۔۔۔ فخر دنیا فخر دین فخر زمان

منقبت حضرت السادات سلطان العارفین خواجہ حسن شیخ شاہی بدایونی قدس سرہ

ہو شفا بیمار ہون یا حضرت سلطانجی ۔۔۔ دردمند زار ہون یا حضرت سلطان جی
چارہ سازی کر بحق پنجتن اور چاریا ۔۔۔ شدشدہ لاچار ہون یا حضرت سلطانجی
مین ہون پابند بلا کیجے رہا بہر خدا ۔۔۔ بندۂ سرکار ہون یا حضرت سلطانجی
شہریار و نپر رعیت کی حفاظت کا ہی حق ۔۔۔ حق یہ ہی حقدار ہون یا حضرت سلطانجی
رہتے ہین خادم سدا محفوظ ہر آفات سے ۔۔۔ مین بھی خدمتگار ہون یا حضرت سلطانجی
سحر سے آسیب سے سودا سے غم گھر بار کے ۔۔۔ پاک صاف اکبار ہون یا حضرت سلطانجی

دفع ہوان امراض جسمانی و روحانی تمام ❊ سر بسر آزار ہون یا حضرت سلطانجی
ہووے صحت تم سے جانکو دیدہ و دلکو قرار ❊ مضطر و بیمار ہون یا حضرت سلطانجی
خواب راحت چشم مین ہو دل مرا بیدار ہو ❊ روز و شب بیدار ہون یا حضرت سلطانجی
سب گناہونکا ہو کفارہ زیارت آپ کی ❊ بد ہون نیکو کار ہون یا حضرت سلطانجی
چلکے دریا پار آیا تیری حشر تگاہ مین ❊ بحر غم سے پار ہون یا حضرت سلطانجی
دو گدا کو اپنے دروازہ کی عزت اور وقار ❊ اک ذلیل و خوار ہون یا حضرت سلطانجی
پائے بوسی گر میسر ہو حضور پاک کی ❊ پھر سر و سردار ہون یا حضرت سلطانجی
دل کے سب مطلب ہون انکھونکو تمہاری دید ہو ❊ طالب دیدار ہون یا حضرت سلطانجی
یار و یاور کون ہے کس سے کہون اور کیا کرون ❊ بیکس و بے یار ہون یا حضرت سلطانجی
ہم تو ہین مجروح تم مرہم دل افگارونکے ہو ❊ مین جگر افگار ہون یا حضرت سلطانجی
جلد تر پھولے پھلے بن ہین اتنے نخل مراد ❊ خشک و تر جیون خار ہون یا حضرت سلطانجی
پیش دروازہ کبھی درگاہ مین گھہ جیبھ سا ❊ گھہ پس دیوار ہون یا حضرت سلطانجی
حج بیت اللہ ہے مجکو زیارت آپ کی ❊ حاجی و زوار ہون یا حضرت سلطانجی
کعبہ مقصود ہے درگاہ کہتا ہی یہ جاہ ❊ چاہ زمزم دار ہون یا حضرت سلطانجی
نور کی ظلمت ہی بن تم خضر سوت آب حیات ❊ پیاسا بھٹکون خوار ہون یا حضرت سلطانجی
میرے زندہ پیر اسدہم دستگیری کیجیے ❊ زیست سے بیزار ہون یا حضرت سلطانجی
تو بھی دلدار علیؑ کو جان اپنا یا حسن ❊ آپکا دلدار ہون یا حضرت سلطانجی

شہر ہے پر عرفان ہو میکدہ گر آپ کا — [illegible] آنحضرت سلطان جی

پلئے اک جام عرفان مین مذاق رند ہو — مست [illegible] شطاریہ یا حضرت سلطان جی

حال میرا اس طرح بدلا بدل کر او طرح

پڑھتا پھر اشعار ہون یا حضرت سلطان جی

گر ہے کیونکر ادا یا حضرت سلطان جی — پھیر دی [illegible] یا حضرت سلطان جی

جنے رکھا آپ کی درگاہ مین جیسے قدم — ٹل گئی سر سے بلا یا حضرت سلطان جی

تم ہو عامل تم ہو کامل تم ہو حاکم تم حکیم — تم دعا ہو [illegible] یا حضرت سلطان جی

ایک دم مین صاف کاٹا روگ ساری عمر کا — حکم قاطع ہے ترا یا حضرت سلطان جی

آپ کی دارالشفا مین خوب ہو اسکا علاج — جو مرض ہو لا دوا یا حضرت سلطان جی

گر تری درگاہ مین آب بقا ہی آب چاہ — خاک ہے خاک شفا یا حضرت سلطان جی

آپ تو آل نبی ہین اور اولاد علی — ابن حضرت فاطمہ یا حضرت سلطان جی

ہو نسب مین تم حسینی نام نامی ہے حسن — حسن ہین زین العبا یا حضرت سلطان جی

تم مین آیا ہے امام باقر عادل کا عدل — تم ہو عادل بادشا یا حضرت سلطان جی

تمکو پہنچی ہے امام جعفر صادق کی ارث — تم ہو باصدق و صفا یا حضرت سلطان جی

اے حسن ہو تاب تم بندہ کے ہو مشکل کشا — سر بسر عقدہ ہون وا یا حضرت سلطان جی

جعفری سید ہو تم اور شیخ شاہی ہے لقب — ہے حسن نام آپکا یا حضرت سلطان جی

آپ ہین اختر مین کے ثانی اویس قرن — عاشق بدر الدجی یا حضرت سلطان جی

حضرت قاضی حمید الدین ناگوری ہین پیر — سہروردی سلسلہ یا حضرت سلطان جی

پیر شیخ و شاب مرد خاندان سہرورد — مرد میدان خدا یا حضرت سلطان جی

حضرت حاجی جمال الدین ملتانی ہوئے — اوستاد و مقتدا یا حضرت سلطان جی

پیر و اوستاد آپکے ہین آفتاب و ماہتاب — مطلع نور و ضیا یا حضرت سلطان جی

شاہ بدر الدین ہین بھائی تمہارے رشک ماہ — غیرت مہر سما یا حضرت سلطان جی

حشر تک اس شہر کے شاہ ولایت ہین وہی — ہین ولی اولیا یا حضرت سلطان جی

عارفون کے تم ہو سلطان عاشقون کے بادشاہ — سید و شاہ و گدا یا حضرت سلطان جی

آتش عشق الٰہی مین ہوئے جلکر شہید — دی شہادت کو جلا حضرت سلطان جی

دفن ہین مان باپ بھائی بھانجے درگاہ مین — کیا منور ہے یہ جا یا حضرت سلطان جی

جیسے تم ویسے تمہارے والدین و اقربا — رکھتے ہین قرب خدا یا حضرت سلطان جی

تیرے قوالو نکی تربت کا رہے ہے مجرئی — مطرب بزم سما یا حضرت سلطان جی

تربتون سے ارزمین تا آسمان گلزار ہے — ہین ہزارون اولیا یا حضرت سلطان جی

نور کا عالم نظر آتا ہے ہر آن انکو صاف — ہے عجب جا پر فضا یا حضرت سلطان جی

نور افشان دونون بن اک بحر رحمت سوتے ہے — جنت و کوثر ہین یا یا حضرت سلطان جی

ہر جڑی بوٹی پہ اس بن کے ہے عالم خضر کا — یا ریاض قدس کا یا حضرت سلطان جی

قدرت حق بنگیا ہے بن چمن فردوس کا — ہو سدا پھولا پھلا یا حضرت سلطان جی

یہ جگہہ نام خدا ہے لایق حمد و ثنا — قابل صل علی یا حضرت سلطان جی

میرے حال پر شکایت کو کیا احوال شکر — کیا کرون شکر آپکا یا حضرت سلطان جی

شکر نعمتہاے تو چند انکہ نعمتہاے تو — شکر نعمت ہووے کیا یا حضرت سلطان جی

ہوتی ہی نعمت زیادہ شکر گر تھوڑا ہی ہو — دیجیے بدلہ شکر کا یا حضرت سلطان جی

از براے مصطفیٰ و مرتضیٰ و فاطمہ — واسطہ سبطین کا یا حضرت سلطان جی

واسطہ سب آل کا اصحاب کا ازواج کا — پھر جملہ اولیا یا حضرت سلطان جی

واسطہ ہے تمکو اپنے پیر اور استاد کا — واسطہ مان باپکا یا حضرت سلطان جی

واسطہ دار آپکے ہین اور جتنے رشتہ دار — تمکو سبکا واسطہ یا حضرت سلطان جی

مین بھی ہون اک آپکا حقدار اور امیدوار — کیجیے میرا حق ادا یا حضرت سلطان جی

تم ہو میرے شاہ اور مین آپکا مداح ہون — مدح کا دیجیے صلہ یا حضرت سلطان جی

تم شہ دارین ہو و دولت دنیا و دین — ہو ہر اک نعمت عطا یا حضرت سلطان جی

دائما فضل آپ کا بندہ کے شامل حال ہو — تمپہ ہی فضل خدا یا حضرت سلطان جی

دین اور دنیا کی بر آئین مرادین منتین — حاجتین ہون سب روا یا حضرت سلطان جی

ہر دعا بندہ کی درگاہ خدا مین ہو قبول — تم ہو مقبول خدا یا حضرت سلطان جی

شاد و آباد آپ رکھیے مجکو اپنے شہر مین — عیش و عشرت سے سدا یا حضرت سلطان جی

ہر بلا سے حفظ مین رکھیے معہ اہل و عیال — رد ہو میری ہر بلا یا حضرت سلطان جی

ہم ہمیشہ آپکے ظل حمایت مین رہین — آپ ہین ظل خدا یا حضرت سلطان جی

خیر و برکت دین و دنیا کی رہے ہر کام مین — خیر سے ہو خاتمہ یا حضرت سلطان جی

ہووے آنکھوں نہیں مذاق جام عرفاں کا سرور
دل ہو ہر دم با مزا یا حضرت سلطان جی

سب دعائیں ہوں قبول حضرت رب کریم
آپ آمین کہیئے گا یا حضرت سلطان جی

ہے درود حضرت ختم الرسل ختم کلام
ورد ہے صل علی یا حضرت سلطان جی

صاحب معرفت اہل عرفان
عارفوں کے ہو شہا تم سلطان

نام نامی ہے جہان میں مشہور
عرف ہے آپ کا معروف زمان

دور و نزدیک سے مردان خدا
آتے ہین تیری زیارت کو یہان

حاجتین سب کی روا ہوتی ہین
کیون نہو مجمع حاجت مندان

بندگی مین ہین تری خاص و عام
آپ ہین بندہ خاص سبحان

ہوتی مرقد پہ ہے مقبول دعا
تم ہو مقبول جناب یزدان

وعدہ فرمایا ہے تمنے لاریب
لائے حاجت جو کوئی میرے یہان

کام گر اوسکا نہووے تو وہ شخص
قبر میری کرے بے نام و نشان

وعدہ مردان خدا کا حق ہے
بخدا ہے ہر عقیدت مندان

خوش عقیدت نہین رہتے محروم
بدعقیدہ کو ہے حاصل حرمان

فیضیاب آپ سے ہین شاہ و گدا
فیض بخش آپ ہین اور فیض رسان

گرچہ ہوتی ہے دعا سبکی قبول
بالیقین فرق مراتب ہے یہان

بخدا آیت ادعونی کی
تیری درگاہ ہے تصدیق کنان

خوب دانا ہے حکیم مطلق
کچھ سمجھتے نہیں بندے نادان

لاعلاج اپنا مرض تھا واللہ
درد درماندوں کا تھا نہ لے درمان

گذرا اس حال سے کچھ کم اک سال
تھا گرفتار بلا سے دوران

مثل عرضی میں قصیدہ لکھکر
ہوا حاضر جو حضور سلطان

نہ رہا جبکہ نہ سودا آسیب
گیا آزار عیان اور نہان

سینے دیکھی یہہ کرامت ایسی
سنکے حیران ہو جیسے ہر انسان

پھر پڑھا اور قصیدہ قصداً
شعر شکر شہ کون و مکان

جو کوئی اسکو لکھے اور پڑھے
یا سنے دیکھے بصدق و ایقان

وہ بھی ہو میری دعا میں شامل
مدعا ہے یہ مرا از دل و جان

اسمین مضمون قبولیت کے
صاف ظاہر ہین عیان را چہ بیان

کیا ہو اس صاحب عرفان کی صفت
وصف مین جنکے ہین عارف حیران

اس قصیدہ کا رکھا مینے مذاق
نام تاریخی مذاق العرفان

مین گدا ہون تم شہ شاہان مرے سلطانجی
مین ہون سائل تم سخی سلطان مرے سلطانجی

سرور پیغمبران تک ہو کریم ابن کریم
کر کرم سردار سرداران مرے سلطانجی

باپ تیرا شیر یزدان آپ ہین شیر ونکے شیر
شیر مرد ابن شہ مردان مرے سلطانجی

اے مرے محسن حسن حسن حسن کا واسطہ
کیجیئے بہر حسین احسان مرے سلطانجی

چاردہ معصوم کے بارہ اماموں کے جگر
پنجتن کے تم ہو دل اور جان مرے سلطانجی

صدقہ نام پاک کا سلطان کلبی کا ہووے صاف
ہین تمہارے نام کے قربان مرے سلطانجی

صدمہ لخت جگر کا کر شتابی سے علاج
درد دل کا جلد ہو درمان مرے سلطانجی

تم حکیم حکمران ہو تم طبیب جسم و جان
تم ہو افلاطون اور لقمان مرے سلطانجی

ہون بہت لاچار بہر پنجتن اور چار یار
چارۂ بیچارگان کہان مرے سلطانجی

ہو بخوبی تیرے بیمار ونکو صحت دمبدم
اے مسیحا دم شہ خوبان مرے سلطانجی

جنکے احوال طبیعت پر نہ بگڑے جیتے جی
حالت صحت رہے یکسان مرے سلطانجی

قطب ہین شاہ ولایت ہین بدایون کے لئے
غوث اعظم خواجہ ذیشان مرے سلطانجی

پاسے رفتن جاسے ماندن بھی نہین حیران ہون
مین تنک تہ پا و سرگردان مرے سلطانجی

سہل ہو دشواریان مشکلکشا کا واسطہ
مشکلین ہون سب مری آسان مرے سلطانجی

خاک پاسے تیرے ٹلجاتا ہے سحر سامری
دفع کرجادو سے کفاران مرے سلطانجی

میرے آقا میرے مولا میرے سرور میرے شاہ
اے مرے سید مرے سلطان مرے سلطانجی

کرتے ہین مہمان نوازی میزبانان کریم
مین تمہارے در پہ ہون مہمان مرے سلطانجی

مین ہون محتاج و گدا تم ہو مرے حاجت روا
مین ہون مسکین تم شہ شاہان مرے سلطانجی

ہند مین تیرا در دولت ہے اک جاے قبول
تم ہو وہ مقبول ہندستان مرے سلطانجی

تمکو غیرت ہم غلامونکی ہے سلطان غیور
اہل غیرت صاحب السلطان مرے سلطانجی

جانتا ہون مین خدا کے حکم سے سب جن و انس
ہین تمہارے تابع فرمان مرے سلطانجی

صدمہ آسیب جن و انس سے ہووے نجات
دفع ہو آسیب انس و جان مرے سلطانجی

سہل چھٹکارا گرفتار بلا سے جنکا ہو
جن ہین تیرے بلا گردان مرے سلطانجی

بخشدے شاہا خطائین ظاہری و باطنی
اے خطا بخش خطا کاران مرے سلطانجی

کوئی سائل درگہہ شاہی سی کیون محروم جاے
ہو کسیکو کسطرح حرمان مرے سلطانجی

دوستو نکے تم ہو یاور تم ہو وہ یار و نکے یار
ہو عرق کی جاے خون افشان مرے سلطانجی

تم ہو سچے وعدہ حاجت روائی بھی ہی سچ
سچ ہیہ شک مجکو ہی ایقان مرے سلطانجی

ہو عرقضیہ پاک و صاف اور سب معاصی ہون معاف
عفو کر جرم گنہگاران مرے سلطانجی

دو شہا الدم مین دلدار علی کے جی کو چین
اے مرے دلدار اے جانان مرے سلطانجی

دو جہان مین بامزہ رکھیئے معہ اہل و عیال
ہی مذاق اک تیرا مدحت خوان مرے سلطانجی

ہجوم لشکر غم ہی دہائی شیخ شاہی کی
نہ مونس ہی نہ ہمدم ہی دہائی شیخ شاہی کی

تن تنہا مری اک جان پر صد ہا مصائب ہین
ہزار اندوہ اک دم ہی دہائی شیخ شاہی کی

عجائب حال ہی حیران عالم مین کہون کس سے
عجب حیرت کا عالم ہی دہائی شیخ شاہی کی

سینگے دیکھئے کسدم وہ مجھ ناکام کی فریاد
زبان پر میری ہردم ہی دہائی شیخ شاہی کی

نہین مجھ ناتوان مین اب زیادہ صبر کی طاقت
توانائی بہت کم ہی دہائی شیخ شاہی کی

رکھے ہی مجکو جو گردش افلاک سرگردان
جفاے چرخ پیہم ہی دہائی شیخ شاہی کی

قدیم انکی ہی غلامی پہلے مین انکی دہائی دون
مجھے سب سے مقدم ہی دہائی شیخ شاہی کی

وہ سلطان زمان سلطان ملک فقر وعرفان ہے
وہی شیخ الشیوخ اور خواجہ قطب المشائخ ہے
انی اعظم وشاہنشہ شاہ ولایت ہے
ستاتا ہے دمادم مجکو حال ہولناک اسدم
غم وغصہ سے ہی گھر بار کا نقشہ تہ وبالا
رہوں محفوظ ہر دم سحر سے آسیب وسوداسے
شہ کرب وبلا کا دم رہے دفع بلا ہووے

وہی سلطان عالم ہے دہائی شیخ شاہی کی
وہ میران غوث الاعظم ہے دہائی شیخ شاہی کی
وہ سلطان معظم ہے دہائی شیخ شاہی کی
مراب ناک مین دم ہے دہائی شیخ شاہی کی
بلا درہم ہی برہم ہے دہائی شیخ شاہی کی
یہ دم مین جب تلک دم ہے دہائی شیخ شاہی کی
نہو کچھ غم محرم ہے دہائی شیخ شاہی کی

خرابی حال کی ظاہر ہی درد وآہ ونالہ سے
مذاق خستہ پر غم ہی دہائی شیخ شاہی کی

خدا کے سامنے دونگا دہائی شیخ شاہی کی
گھرا ہی گھر مرا سلطانجی صاحب کی نگری مین
قیامت غل مچا ہی زیر وبر غوغا بلا کا ہے
دہائی شاہ ولایت کی چڑہائی فوج غم کی ہے
کرون مین آہ ونالہ جا کے دریا پار کس بن پے
جلادون ونکو مشعل ہی عجب اندہیر دنیا مین
و بدر الدین والدنیا ہی وہ شاہ ولایت ہے
وہی والی ولی ہے داد کا وہ دینے والا ہے

دہائی ہے خداوندا دہائی شیخ شاہی کی
بلا ڈسکا ہی اک بلوہ دہائی شیخ شاہی کی
غضب ہے شور وہنگامہ دہائی شیخ شاہی کی
اوتارا لشکر ہم کا دہائی شیخ شاہی کی
نہین لگتا ہی تھل بیڑا دہائی شیخ شاہی کی
ہی روز روشن اندہیرا دہائی شیخ شاہی کی
وہی سلطان دین اپنا دہائی شیخ شاہی کی
کرون فریاد وا ویلا دہائی شیخ شاہی کی

حکومت اوسکی ہے ہون محکمہ مین اوسکے فریادی
وہ ہے حاکم حکیم اپنا دُہائی شیخ شاہی کی

رعایا کی اوسیکو ہر طرح واجب رعایت ہے
رعیت اوسکی ہے بندہ دہائی شیخ شاہی کی

غلام و خادم اوسکا بندۂ درگاہ ہون اوسکا
گدا ہون اُسکے ہی در کا دُہائی شیخ شاہی کی

وہی ہے والی و مولا وہی ہے سید و الا
وہی ہے میرا رکھوالا دُہائی شیخ شاہی کی

اوسی کے در پہ ہوگا استغاثہ مستغیون کا
پکارون الغیاث اسجا دُہائی شیخ شاہی کی

رہون شاہی سلطانی مین انکی ایسی تنگی مین
مین رہنے سے یہ تنگ آیا دُہائی شیخ شاہی کی

کرون فریاد کس سے اور کہان جا کر دُہائی دون
وہی ہے دادرس ہر جا دُہائی شیخ شاہی کی

دُہائی دی در شاہی پہ بندہ نے کئے چلّے
گیا ابتک نہ چلانا دُہائی شیخ شاہی کی

ٹلے سایہ مرے سر سے ہمیشہ کو بلا جاسے
سراسر دفع ہو سودا دُہائی شیخ شاہی کی

لبعفو و عافیت فضل و کرم لطف و عنایت ہو
ستاتا ہے غم و غصہ دُہائی شیخ شاہی کی

مذاقِ ہمیزہ کو بامزہ رکھ مدح خوان یارب
مزے مین ہو تو کیون دیگا دُہائی شیخ شاہی کی

منقبت جناب شیخ بدر الدین شاہ ولایت بدایون قدس سرہٗ

عارف ہو یا ولی ہو شاہ و گدا کہین کا
سایل ہے شاہ ولایت سلطان عارفین کا

ایک شاہ بدر دین ہے اک ماہ کاملین ہے
دنیا و دین مین جلوہ ہے دونون مہ جبین کا

شکل نبی علی ہین اک جان دونون بھائی
ہین دونون شاہ و سلطان ہورہ دلا کہین کا

قایم ہی تا قیامت ان ماہ تا بمباہی
دائم قیام اونسے ہی آسمان زمین کا

درگاہ شاہ وسلطان ہی شاہراہ ایقان
رستہ ہی بادشاہی پہ منزل یقین کا

دونون جگہہ کا صاحب ہی آسرا بھروسا
بندہ کو ہی سہارا دنیا کا اور دین کا

کامل صلہ ملیگا دوہرا مذاق ایک [illegible]
ہی وصف اس غزل مین ان دونون کاملین کا

غلام حاضر دربار ہون شاہِ ولایت کا
مین صاحب بندہ سرکار ہون شاہ ولایت کا

دل و جان سے اون مخدوم کا مین [illegible] درگاہ
مین جان و دل سے خدمتگار ہون شاہ ولایت کا

برا ہون یا بھلا کچھہ ہون [illegible]
مین بدکردار و نیکوکار ہون شاہِ ولایت کا

جو بحرِ معرفت کے پار سلطان عارفین کا ہو
تو دریاے ولا کے دار ہون شاہِ ولایت کا

خدا کے فضل [illegible] مین لے دوا اچھا
بھلا چنگا ہون گر بیمار ہون شاہِ ولایت کا

مرا اس نام کی [illegible] سے ہوگا کام ایک بار ہی
مین لیتا نام ابکی بار ہون شاہ و[illegible]

یہہ جانا مینے دل سے حب علی شاہ [illegible] ہی
مین [illegible] علی دلدار ہون شاہِ [illegible]

وہ [illegible] ہی بندہ مولا ہی اوسیکا دور دورہ ہی
مذاق اس دور مین سرشار ہون شاہِ ولایت کا

اے نور نبی کے شمس ضحی یا شاہ ولایت بدرالدین
[illegible] کے بدر جلی یا شاہ ولایت بدرالدین

اے مہر سپہر حسن بصری و ماہ چرخ حبیب عجمی
[illegible] کے نجم سما یا شاہ ولایت بدرالدین

خواجہ معروف کے ماہ [illegible] سقطی کے نور عین
خورشید جنید کے تم ہو ضیا یا شاہ ولایت بدرالدین

خواجہ ممشاد کے دلکا سرور اور خواجہ ابی احمد کا نور
تم خواجہ محمد کے ہو صفا یا شاہ ولایت بدر الدین

ہین آپ ہی نور وجیہ الدین اور ابو نجیب ضیاء الدین
تم شیخ شہاب الدین ہو شہا یا شاہ ولایت بدر الدین

اسی اختر برج حمید الدین اسی خواجہ حسن کے ماہ ہین
شیخ شاہی کے ماہ لقا یا شاہ ولایت بدر الدین

جسطرح نبی کے علی ہین اسی سلطانجی کے تم ہو بھائی
سلطان ہین وہ تم شاہ شہا یا شاہ ولایت بدر الدین

ہو نخل تمنا امید ہر حاصل ہو مجھے سے ہر ایک ثمرہ
پڑہتا ہی مذاق ترا شجرہ یا شاہ ولایت بدر الدین

ہو دم مین بحکمت ربانی صحت جسمانی روحانی
دلدار علی کے تمہین ہو دوا یا شاہ ولایت بدر الدین

ترجیع بند منقبت حضرت سلطان العارفین شیخ سید حسن نجی شیخ شاہی قدس سرہ

سر تا بپا وہ سرو بستان پنجتن ہین
نازک بدن ہین روح و ریحان پنجتن ہین

پاک اونکا جان و تن ہے وہ جان پنجتن ہین
وہ شافی دل و جان جانان پنجتن ہین

امراض جسم و جان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

محکوم دو جہان مین ہے خلقت الٰہی
ارض و سما مین اونکا اک محکمہ ہے شاہی

سب حکم مین ہین اونکے از ماہ تا بماہی
حاکم حکیم اپنے ہر دم ہین شیخ شاہی

امراض جسم و جان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی [illegible] کے دوا ہین

مولا علی جد اونکے ہر درد کے ہین درمان
مشکلکشا کے پوتے کرتے ہین مشکل آسان

پہچان لو مریضو ہوتے ہو کیوں ہراسان
سلطان عارفین ہے داروے دردمندان

امراض جسم و جان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

خوش ہوکے دردمند و دار الشفا مین آو
اچھا ہو [illegible] وہ جینگا بھلا ابھی ہو
خوش خلق آکے دم مین ہوگا مریض بدخو
جسمی ہو یا کہ روحی کوئی مرض کسیکو

امراض جسم و جان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

میرے گناہ ظاہر و باطن کی ہو معافی
اونکا کرامت [illegible] کام مین ہی کافی
آلودہ جان و تن کی پاکی ہو اور صافی
اپنے مرض کے ہونگے اک دم مین آپ شافی

امراض جسم و جان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

پائنگے بے دوا کے لاچار تندرستی
دم مین عطا کرینگے سرکار تندرستی
دو چار دن نہین ہوگی اک بار تندرستی
پاتے ہین اونکے در پر بیمار تندرستی

امراض جسم و جان کے خواجہ حسن [illegible]
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دو[illegible]

ہی عام خاصہ یہ درگاہ اور بن کا
کوئی مرض کسیکو عارض ہو جان و تن کا
جاتا ہی عا[illegible] اسنے پن کا
آسیب جان ہو جادو یا ہو مرض بدن کا

امراض جسم وجان کی خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

ہوتی قبول یزدان سبکی دعا ہین ہے
بیشک مسیحِ دوران سلطان عارفین ہے
جان بخش اور جہان بخش ایسا کوئی کہین ہے
اس دور مین مریضون دل سے مجھے یقین ہے

امراض جسم وجان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

ہے آستان شہ پر آرام جان وراحت
درگاہ مین ہو حاضر جسدم کہ باعقیدت
بدلے مین رنج وغم کے ہے دل کو عیش وعشرت
ہو دم بدم محمد ایثار علی کو صحت

امراض جسم وجان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

تن صاف یا الٰہی سر تا بپا ہوا ہین
صدقے مین پنجتن کے فضل خدا ہوا ہین
ہو پاک جان [illegible] ہوا ہین
روح وجسد کو یارب [illegible] شفا ہوا ہین

امراض جسم وجان کے خواجہ حسن شفا ہین
سلطانجی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

ہو آپ کی دعا سے [illegible] کو صحت
صحت ہو نور چشم [illegible] صحت
صحت ہو مجکو میرے ہو سارے گھر کو صحت
ہووے مذاقِ دلکو لختِ جگر کو صحت

امراض جسم وجان کے خواجہ حسن شفا ہین

سلطان جی ہمارے ہر درد کے دوا ہین

رباعی

اے نور نبی علی بتول سبطین | تم پنجتن پاک کے ہو نور العین
یا خواجہ حسن ہون دو نو آنکھین پر نور | نور العینین دو برادر حسنین

ولہ شجرہ عالیہ قادریہ کہ حسب فرمائش شخصے نظم فرمودہ بود

حمد احد کو نعت احمد مصطفی کیواسطے | منقبت آل محمد مصطفی کیواسطے

بعد از حمد و ثنا و بعد نعت و منقبت | دے خدا کو مصطفے کے مرتضی کیواسطے

یا الٰہی خیر سے رکھ دین و دنیا مین ہمین | حضرت خیر البشر خیر الوری کیواسطے

یا الٰہی مرتبہ عالی سے عالی ہو مرا | عالی و اعلے علی ذو العلا کیواسطے

ہووے حسن خاتمہ بہر حسن بہر حسین | حضرت سبطین ابن فاطمہ کیواسطے

عابد و ہمین رکھ بزیب و زین یارب العباد | زین العابدین زین العبا کیواسطے

یا خدا احسان و عدل ابناء ذو القربا ملے | باقر عادل جواد و ذو العطا کیواسطے

یا الٰہی دل کو ہر دم بصدق و صفا | جعفر صادق بصدق و صفا کیواسطے

علم مین یارب ہمکو بہر موسیٰ کاظم نہ رکھ | رکھ ہمین راضی رضا موسی رضا کیواسطے

زہد و تقوی دے خدا بہر تقی متقی | متقی بندہ ہو صاحب اتقا کیواسطے

ہووے یا ہادی [illegible] نقی متقی | کر ہدایت اس نقی متقی کیواسطے

فتح دے دین ہدا [illegible] اسلام کو | اور شہ دین عسکری مہدی ہدی کیواسطے

یا الٰہی موم کردے آہن دل کو مرے ‏— حضرت داؤد طائی ذوالعطا کیواسطے

کر طریق معرفت مین مجکو [معروف] جہان ‏— عارف و معروف کرخی رہنما کیواسطے

سری سقطی کے سبب یارب کہلین اسرار فقر ‏— کھولدے اسرار سر الاولیا کیواسطے

یا عزیز جان و دل بندہ رہے ہر دلعزیز ‏— عزت عبد العزیز دلربا کیواسطے

یا احد ہو واحدیت کی ہدایت عبد کو ‏— شیخ عبد الواحد ستر ہدا کیواسطے

ہو لقا رب سے ہر دم راحت و فرح و سرور ‏— فرحت دل بو الفرح فرحت لقا کیواسطے

ہووے حسن عافیت اولاد ہو سعد و سعید ‏— بو الحسن اور بو سعید مقتدا کیواسطے

پھر محی الدین جیلانی جلادے جان و دل ‏— زندہ رکھ تو مجکو یارب دائما کیواسطے

کر کریما تو کرم بہر شہ عبد الکریم ‏— رحم کر اوس رحمت اللہ بادشا کیواسطے

فضل حق ہووے بحق شہ بہاء الحق فقیر ‏— ہو کرم حق کا فقیر حق نما کے واسطے

یا الٰہی رکھ محبت مین حبیب ا[للہ] ‏— لاؤں محب اللہ حبیب اللہ شا کیواسطے

دائما مجھپر رہے فضل نبی فضل علی ‏— سید فضل علی فضل خدا کیواسطے

عزت و حرمت ہمیشہ ہو گدا و شاہ مین ‏— شاہ حرمت شاہ درویش و گدا کیواسطے

کچھ خدا سے بندگی کا کھولدے راز و نیاز ‏— یا خدا راز و نیاز اولیا کیواسطے

حسب فرمایش لکھے ہین نام اس ترتیب سے ‏— مینے اس [نامہ] مین خامہ سے دعا کیواسطے

لعل آخر ظاہر و باطن خدا کا نام لے ‏— کام [illegible] ایدل خدا کیواسطے

ہون لعل [illegible] تا ابد یارب مدین اور اسلام ‏— مصطفے [illegible] آل مصطفے کیواسطے

آبرو و دنیا و عقبےٰ امین رکھے مولا مذاقؔ
ہم غلاموں کی تمام اہل ولا کیواسطے

شجرہ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مذاقیہ

الٰہی مہر و محبت دے اپنی ایک ذرہ ۔ بحرمت شہِ لولاک نور ارض و سما
جناب سرور کونین حرمت حرمین ۔ محمدِ عربی آبروے ہر دو سرا
زبان پہ نام نبی و رسول کا آیا ۔ پڑھو ہمیں دل سے علیہ السلام صل علیٰ
بحق شاہ نجف بوتراب ابو الحسنین ۔ امام برحق بعد از نبی علی اعلا
بحرمت شہ کرب و بلا امام حسینؑ ۔ بحق سید سجاد امام زین عبا
بحق میر امام محمد باقر ۔ بحق جعفر صادق امام صدق و صفا
بحق موسیٰ کاظم امام جملہ امم ۔ بحق حضرت موسیٰ رضا امام رضا
بحق حضرت معروف سری سقطی ۔ بحق عارف حق ابن جنید و شبلی ما
بحق ہادی حق عبد واحد و بو الفرح ۔ بحق بو الحسن و شیخ ابو سعید ما
بحرمت شہ جیلان جناب محی الدین ۔ ظہور نور علی مظہر حبیب خدا
حسنؑ حسینؑ کا حسن اسکے منہ سے ظاہر ہے ۔ بہ باطن اوسمین نہان ہے وجاہت نبیا
بحق سید رزاق ابن قطب زمان ۔ نشان قدرت حق شان عبد قادر ما
بحق سیدنا سید ابو صالح ۔ بحق سید ابو نصر محی دین خدا
بحق سید سادات سید موسے ۔ بحق حضرت سید حسنؑ حسینؑ لقا

بحق سید سادات احمد حبیان — بحق شیخ شیوخ بہاء دین بہا
بحق خلت و اخلاص سید ابراہیم — بفقر شیخ محمد بھکاری اہل ولا
بحق شیخ شیوخ زمان ضیاء الدین — جناب حضرت قاضی جیا بنور ضیا
بحسن خلق جمال اولیا عز و جلال — جناب حضرت مخدوم شیخ و مخدوما
بحق حضرت سید محمد ذی شان — بحق سید احمد نشان حمد خدا
بحق سید سادات شاہ فضل اللہ — بحق سعید سادات برکت شاہ
بحق سید آل محمد شہ دین — بحق سیدنا حضرت شہ حمزا
بحق سیدنا شاہ آل احمد نام — جناب حضرت اچھے میان شہ فقرا
بحق سیدنا شاہ فضل غوث پاک — [illegible] ساقی شراب بقا
بذوق قلبی طلب علی مذاق مدام — مے مذاق علی ولی سے دل ہو بھرا
مذاق جام محبت [illegible] ہوں سرشار — نہ اترے ساقی کوثر کے میکدہ کا نشا
رہے مدام مے معرفت سے بیہوش — ہو عارف و معرفت کبھی ہوش ذرا
بذوق شوق دل وجان یہ آئین کام جہاں — مزے سے گذرے بہر کیف دین اور دنیا
شریعت اور طریقت سے معرفت ہو حصول — [illegible] کلے آپ پر بصدق و صفا
گناہ عفو ہوں طاعت بعافیت ہووے — دعا قبول ہو اور خاتمہ بخیر مرا
ملے مریدی کا ثمرہ بقدرت قادر — ملاپ پیروں سے جنت میں قادری شجرا

ہمیشہ رحمت حق جملہ مرشد و پیر ہو

ہو وے وہ صاحب ارشاد حق کے راہ نما

شجرہ عالیہ قادریہ بالاختصار

یا محمد مصطفٰے و یا علی بو الحسن
یا حسین و عابد و یا باقر صادق سخن

یا امام جعفر و یا کاظم و موسی رضا
شیخ معروف و سری واقف بسر و علن

یا جنید شبلی و یا عبد واحد بو الفرح
یا جناب بو الحسن یا بو سعید ذو المنن

حضرت محبوب سبحان غوث اعظم دستگیر
یا محی الدین عبد القادر جیلان وطن

حضرت رزاق و بو صالح ابو نصر و علی
یا جناب موسی و یا حضرت سید حسن

احمد جیلانی بہاء الدین براہیم ایرجی
یا محمد یا ضیاء الدین مخدوم زمن

حضرت سید محمد احمد و فضل اللہ
صاحب البرکات سید برکت اللہ شاہ من

سید آل محمد شاہ حمزہ اہل فقر
یا جناب آل احمد جانشین پنجتن

فضل فرما یا جناب شاہ و سید فضل غوث
فضل کن بر حال دلدار علی مولائے من

ہو مذاق رند مست جام وحدت ساقیا
سہو ہو جاوے نشہ میں دل سے یاد جان و تن

اول و آخر سلام اور ظاہر و باطن سلام
تم سبھوں پر اور تمہارے دوستوں پر دائما

شجرہ عالیہ چشتیہ نظامیہ بہشتیہ کہ حضرت مصنف را بانو انتساب بود

یا الٰہی فضل کر بہر محمد مصطفٰے
دائما ہووے کرم بہر علی مرتضٰی

حرمت خواجہ حسن بصری ہوں اخلاق حسن
بہر عبد الواحد بو الفضل ہو فضل خدا

فضل یزدان ہووے از بہر فضیل ابن عیاض   بہر ابراہیم ادہم فقر کا ہوں بادشا

حرمت خواجہ سدید الدین سدا رکھہ دیندار   ہوں امانت دار دین بہر امین الدین سدا

واسطہ ممشاد علوی کا مجھے دل شاد کہہ   بہر بو اسحاق چشتی خوش رہے جی دائما

حرمت خواجہ ابی احمد کھلے راز احد   بہر خواجہ بو محمد رمز احمد کی ہو دا

حسن خلق خواجہ بو یوسف مجھے دے یاد ودود   دے وداد خواجہ مودود چشتی اے خدا

از برائے حضرت حاجی شریف زندنی   ہووے حج کعبہ دل سے مشرف جی مرا

بہر حضرت خواجہ عثمان ہبار ہاروان   بہر آن خواجہ معین الدین چشتی ذوالعطا

ہین ولی اللہ کے وہ والی ہندوستان   مین رہوں اونکی ولایت مین ولی الاولیا

شجرہ طیب سے اونکے مجکو حاصل ہو ثمر   پرورش ہوں اونکے سایہ مین وہ ہین خدا

وہ معین الدین والدنیا ہین ہر کام مین   ہوں بعون اللہ تعالی وہ معین کار ہا

از برائے خواجہ قطب الدین اوشی بختیار   بختیار اپنا رہے یاور نصیبا ہو مرا

حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج شکر   شکر کی شکر سے شیرین کام ہوں اوبلافزا

حرمت سلطان نظام الدین بدایونی وطن   یعنے محبوب الہی کا الہی واسطا

رکھہ سدا اپنی محبت اور عنایت مین مجھے   رکھیے مقبولی و محبوبی مین اپنی دائما

حرمت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی   روشنی نور عرفان سے ہو روشن دل مرا

حرمت سید محمد یوسف گیسو دراز   ہو دل دیوانہ گیسوے محمد مین پھنسا

حرمت خواجہ جمال الدین کمال الدین مجھے   ہو جمال دو جہان حاصل کمال دوسرا

واسطہ سید امیر الدین کا کر مجھکو امیر
فقر و شاہی دے شہ برہان دین کا واسطہ

حرمت خواجہ علی ہووے علو و جہان
پھر بابا شاہ حسینی دفع ہون کرب و بلا

حرمت خواجہ علی پیر جناب عرف علی
ہون مریدی سے علی کے عارف رب العلا

خواجہ شاہ وصی مولا علیؓ کے ہین وصی
اوس وصی مرتضے سے مجکو یا مولا ملا

حرمت خواجہ فقیر صاحب قرب علی
قرب ہو نام علیؓ سے مجکو بھی نام خدا

از برائے خواجہ ما مولوی عبد الکریم
کر کرم اکرام تکریم اے کریم ذو العطا

پھر خواجہ مولوی سید جمال الدین مجھے
صاف دکھلا دے جمال باکمال مصطفا

حرمت عبد الرحیمؒ شاہ درویش و امیر
اے خدا اشان رحیمی اونکی صورت مین دکھا

نام صورت کا ہی اونکی عبد سیرت کا رحیم
وہ سراپا رحمت معبود ہین نام خدا

پھر دلدار علیؒ بندہ ہو مولا کا ولی
دلمین دلدار علیؒ کے ہو محبت اور ولا

خیر سے اونکی ہماری عافیت بالخیر ہو
خیر دنیا خیر دین ہو خیر ہو خیر الورا

ہو قبولیت دعا کی پڑھ درود اسدم مذاقؒ
کہہ زبان سے دل سے اب صل علی صل علی

شجرہ عالیہ چشتیہ نظامیہ بالاختصا

یا محمد مصطفےٰ و یا علیؓ مرتضےٰ
یا حسن بصری مرید پیر صاحب ارتضا

یا جناب عبد واحد یا فضیل ابن عیاض
شاہ ابراہیم ادہم صاحب فضل و عطا

یا سدید الدین امین الدین ہادی مہتدی
خواجہ ممشاد و بو اسحاق و بو احمد ہدا

بو محمد چشتی و بو یوسف جمال
یا جناب خواجہ مودود چشتی خوش لقا

حضرت حاجی شریف و خواجہ عثمان ہارون
یا معین الدین چشتی خواجہ ہر دو سرا

خواجہ قطب الدین فرید الدین شکر گنج شکر
یا نظام الدین محبوب الٰہی اولیا

یا نصیر الدین یا سید محمد یوسفی
یا جمال الدین کمال الدین امیر الدین شہا

یا شہ برہان دین خواجہ علی شاہ حسین
یا علی پیر و شہ عرف علی عارف نما

خواجہ شاہ موسیٰ حق نما خواجہ فقیر
مولوی عبد الکریم و یا جمال الدین ہما

شاہ جی عبد الرحیم و شاہ دلدار علی
جان و دل میں ہو مذاق عشق و عرفان ما

آپ سب صاحب ہیں راضی خدا راضی رہے
ہے دعا اپنی رضی اللہ عنکم دائما

شجرہ عالیہ چشتیہ صابریہ کہ نظم فرمودند حضرت مصنف

یا محمد مصطفٰے و یا علی مرتضٰے
یا حسن بصری مرید پیر صاحب الرضا

یا جناب عبد واحد یا فضیل ابن عیاض
شاہ ابراہیم ادہم صاحب فضل عطا

یا سدید الدین امین الدین ہادی ہدیٰ
خواجہ ممشاد و بو اسحاق و بو احمد ہدا

بو محمد چشتی و بو یوسف جمال
یا جناب خواجہ مودود چشتی خوش لقا

حضرت حاجی شریف و خواجہ عثمان ہارون
یا معین الدین خواجہ ہر دو سرا

قطب دین و با فرید الدین و یا صابر علی
شمس دین حق جلال الدین شمس الاولیا

شاہ عبد الحق محمد عارف و [illegible] حق
عبد قدوس و جلال الدین نظام الدین ہا

لوسعید صادق و داؤد گنگوہی مقام
بوالمعالی شاہ سید بھیک شاہِ ذوالعلا

یا عنایت شاہ ماعین عنایات الہ
حضرت عبدالکریم صاحب فقر و فنا

غشاہ دریا خان در دریاے توحید احد
یا سشہ حافظ صمد کان کرم بحر سخا

قطرۂ دل کو مذاق معرفت کی موج آئے
صاف سینہ قلزم ذوق حقیقت ہو مرا

غزلیات متفرقات

زبان پہ آہ رہی لب سے لب کبھو نہ ملا
تری طلب تو ملی کیا ہوا جو تو نہ ملا

نہ ڈھونڈھی ایک عناصر کی چار دیواری
تجھے تلاش کیا ہمنے چار سو نہ ملا

ہم آپ مین نہوئے جبکہ تو ملا آکر
کبھی جو آپ مین آئے تو یار تو نہ ملا

سنائین دور ہی سے التیام کی باتین
وہ ایک بار کبھی ہو کے دو بدو نہ ملا

بدلکے روپ ملا وضع عامیانہ مین
لباس خاص پہنکر وہ خوبرو نہ ملا

نہ دیکھنے کو ملا پھر جسے نظر آیا
لڑا کے آنکھ کسی سے وہ جنگجو نہ ملا

وہ آرزو سے ملا جب کچھ آرزو نہ رہی
نہ جب تلک گئی ملنے کی آرزو نہ ملا

خرام دل مین کیا چھپ کے چشم گریان سے
ملا وہ سرو روان پر کنار جو نہ ملا

پیالہ روبرو آے تو اشک خون نہ بہا
شراب ناب مین اے چشم تر لہو نہ ملا

لگا نہ ہستی کا بحر عدم مین تھل بیڑا
جو ڈوبا عشق کے دریا مین وہ کبھو نہ ملا

نہ توڑ مست کا دل سنگ حادثہ سے فلک
کچل کے خاک مین یہ جام مشکبو نہ ملا

سناوے ساقیٔ دوراں کو نالہائے مذاق
سپہر خاک مین مستونکی ہائے ہو نہ ملا

جب تک نہ ہنستے آوگے رونا نجائیگا
موجون مین دل کے جی کا ڈبونا نجائیگا

اک جان دیکے عشق مین پائینگے لاکھ جان
جی جانے پر بھی جان کا کھونا نجائیگا

جب تک خیال یار مین ہوگی نہ بیخودی
یہ رات دن کا جاگنا سونا نجائیگا

جس دم تک اس وجود و عدم کا عدم نہو
ماؤ شما کا ہونا نہ ہونا نجائیگا

شیخ حرم سے اس بت کافر کی آنکھ کا
جادو نہ جائیگا کبھی ٹونا نجائیگا

تر دامنی پہ اپنی رہونگا مین اشکبار
دامان و آستین کا بھگونا نجائیگا

جاری رہیگا دورئے لالہ گون مذاق
داغ جگر شراب سے دھونا نجائیگا

مکین ہی نہ مکان ہی نہ ہی وطن اپنا
نہ جان اپنی نہ دل اپنا اور نہ تن اپنا

نہ رنگ اپنا نہ بو اپنی نہ بہار اپنی
نہ غنچہ اپنا نہ گل اپنا نے چمن اپنا

ذرا دکھائیے اپنے نیازمندون کو
کرشمہ اپنا ادا اپنی بانکپن اپنا

کیا جو عشق صنم جی پہ اپنے آن بنی
ہوئے نہ شیخ جی اپنے نہ برہمن اپنا

نہ سمجھے عرشی و فرشی کو فرش راہ فنا
نہ یون دکھائیے چال اپنی نے چلن اپنا

زبان لڑاتے ہی ہو جائے اپنا کام تمام
مرے دہن سے ملا دو ذرا دہن اپنا

یہ باغ دل ہے شگوفے پھولتا پھلتا
ہرا بھرا رہے نہر اب سے چمن اپنا

گڑونگا در پہ ترے خاکسار ہو اِن تن
دھرا ہو عرش پہ ہوتا ہوا کفن اپنا

ہر ایک آن نئی وضع ہی نئی پوشاک
بدلتے رہتے ہین ہردم وہ پیرہن اپنا

غزل سرا ہی وہ ذوق و مذاق سے اپنی
زبان نہ اپنی نہ شعر اپنا نے سخن اپنا

گھائل ہون تیغ ابروے خوبان کے کاٹ کا
پانی پیا ہی دل نے مرے گھاٹ گھاٹ کا

پہنچائیگا وہ حشر کا صحرا سے ہولناک
پُرزہ اوڑا جنون مین جو دامن کے پاٹ کا

گانٹھا ہی فقر شیخ ریاکار نے بنا
بستر ہی بوریہ کا تو خرقہ ہی ٹاٹ کا

پامال نقش پا کی طرح اُس گلی مین ہون
نہ سنگ رہ کسیکا نہ روڑا ہون باٹ کا

جان گران بہا ہی متاع جنون کا مول
سودا نہین یہ شیخ جی بازار ہاٹ کا

حاصل ہی جنکو تخت سلیمان کی پابوس
پایا وہ اوس پری کے نہ چھپر کھاٹ کا

ہو دشمن ضعیف سے غافل نہ ایک دم
پیتا ہی خون سوتے مین کھٹمل بھی کھاٹ کا

دنیا و دین مین رہتا ہی آلودہ جو فقیر
دھوبی کا کُتا ہی کہ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا

پیمانۂ شراب کو اے محتسب نہ توڑ
تو وزن جا کے تاڑ ترازو کے باٹ کا

رہتا ہون ساقی مے الفت کا کاسہ لیس
کیا ہی مزہ ہی جام محبت کی چاٹ کا

مدحت سرا مذاق ہی حسانؓ کی طرح
پائیگا مرتبہ بھی محمدؐ کے بھاٹ کا

کھڑکی سے اُس صنم کا مکھڑا نظر پڑا
طاقِ حرم سے جلوہ خدا کا نظر پڑا

سات آسمان کی سیر ہی پردہ نہین آنکھ کے
آنکھین کھلین تو طرفہ تماشا نظر پڑا

دیکھا ہی آنکھ نے ترا جی چاہے پوچھ دیکھ
اے دل مین کیا کہون مجھے کیا کیا نظر پڑا

انسان اونکو دیکھ سکے کیونکہ آنکھ سے
حور و پری کو جن کا نہ سایا نظر پڑا

شوخی سے اوسنے آنکھ دکھائی مین غش ہوا
عشوہ کرشمہ ناز نہ غمزہ نظر پڑا

دیکھا جو کچھ تو کچھ بھی نہ آیا نظر مجھے
کیا جانے کچھ نظر نہ پڑا یا نظر پڑا

دم مین نکل گیا ترے تیر نگہ کے ساتھ
نے دل نظر پڑا نہ کلیجا نظر پڑا

نظرون مین تھا وہ چاند سا مکھڑا جو رونے مین
آنسو ہر ایک چاند کا ٹکڑا نظر پڑا

غش مین پڑا ہون در پہ ترے اک نظر تو دیکھ
خانہ خراب تو مجھے اچھا نظر پڑا

منظور دید لب بھی نظر آئے ہو زلف
جیسے کا دھیان تھا مجھے ویسا نظر پڑا

خون ہوگیا مرا دل پامال رشک سے
جسدم چمن مین مہندی کا پتا نظر پڑا

سوئے جو ہم خیال مین اوس غنچہ کے خواب مین
شمشاد و سرو سدرہ و طوبا نظر پڑا

مین مست ہون مذاقؔ مئے انتظار سے
ساقی نہ مے نہ جام نہ مینا نظر پڑا

کوئی رہبر نہ ترے منزل در کا نکلا
خضر بھی نابلد اس راہ گذر کا نکلا

شوق دیدار نہ اس دیدۂ تر کا نکلا
جب ہوے اشک رواں نور نظر کا نکلا

گوہر پاک مرے دیدۂ تر کا نکلا
صاف آنسو کی طرح نور نظر کا نکلا

آسمانون کے دھوئین اوڑ گئے اک آہ مین رات
تب بھی ارمان نہ مرے دود جگر کا نکلا

گمرہی خانہ خرابی نے نکالی کچھہ راہ
خضر رہبر نہ ترے منزل ور کا نکلا

نور پنہاں انکا ظہور آنکھونمین اپنی پایا
منتظر جسکے تھے وہ نور نظر کا نکلا

ہاے سوداے رخ وزلف کی آوارگیان
گھر پہ مین شام کو جاتا ہون سحر کا نکلا

شب دیجور ہوئی نام خدا چاندنی رات
منہ سے جب نام کسی رشک قمر کا نکلا

یہ ہوا جب مرا زخم جگر ہی اے قاتل
تو نہان دلمین ترے تیغ کا چرکا نکلا

دل خود رفتہ کو دم لیکے ذرا ٹھہرالون
کبھی اسال بھی آجاے جو پر کا نکلا

پانی پانی ابھی ہوئیگا فرشتونکا جگر
کوئی نالہ جو مرے دل سے اثر کا نکلا

سر شب وصل مین تکرار ہوا آتے جاتے
خوب جھگڑا یہ ترا شام وسحر کا نکلا

فکر مین پاؤن سے سر تک مین بنا صورت وہم
تب بھی مضمون نہ دہن کا نہ کمر کا نکلا

بلبلین غنچہ ہین ہر ایک روش گلشن پر
سیر کرنے کو وہ گل آج کدہر کا نکلا

جسکو ہم جانتے تھے جوہر جان دلمین مذاقؔ
وہ تو ٹکڑا اسی پیکان نظر کا نکلا

جو گرم ہو حسن اس حسین کا نہ وہ پری کا نہ حور عین کا
نقاب اٹھے روے آتشین کا تو چاند جلجاے چودھوین کا

ہوا جو طفل سرشک پیدا بنا وہ جلوے مین رشک موسی
کیا تھا کچھ ہمنے وقت گریہ خیال اس چشم سرمگین کا

کہون جو مین اسکو ماہ پارا ابھی ہو نامہربان وہ پیارا

ہے اوس کی پاپوش کا ستارہ مضمون چاند چودھوین کا
رقم نہ یاقوت پر ہے طغرا نہ برگ گل پر ہوا ہے مینا
وہ دیکھکر پشت لب پہ سبزہ گمان لعل زمردین کا
تلاش دیر و حرم ہے بیجا کہ جا بجا ہے وہ جلوہ فرما
جہان پہ ڈھونڈھا وہین پہ پایا ہر اک مکان ہے اُسی مکین کا
قلم کو زہرہ نہین رقم کا ہے دلمین دفتر بھرا الم کا
ورق ہے جو اس کتاب غم کا وہ ایک دیوان ہے حزین کا
مین چھپکے روتا ہون چپکے چپکے نہ تا کوئی غمگسار دیکھے
بندھے ہے جسوقت بیٹھے بیٹھے تصور اُس چشم سرگین کا
تو میری آنکھون سے ابر نیسان دوچار ہوکر نہو دُر افشان
اُٹھاؤن آب گہر کا طوفان نچوڑون گر تار آستین کا

مذاقؔ کہدے یہ نکتہ دان سے ٹرہا دیا ہمنے لامکان سے
کیا تھا نا سخ نے آسمان سے بلند رتبہ گر اس زمین کا

اوسی نے نہ چاہا مین چاہا کیا	نہ اوس سے کبھی مین نبھا ہا کیا
مرے نالہ پر قہقہہ سے ہنسا	مری آہ پر اوس نے آہا کیا
رہا جی پہ کیا جانئین کیا صدمہ آہ	مدارات بھر دل کراہا کیا
سویدا سے ان زخم دل نے درست	عجب کالے مرہم کا پھاہا کیا

نکل جائین بے کھٹکے دل اور جگر
اب آنکھون کو ہمنے دو را ہا کیا

صنم مجھ سے حق ناحق آزردہ ہی
گنہ مینے کیا بار الہا کیا

خوشی سے ہو راضی رضا پر مذاقؔ
تجھے کیا جو کچھ اوسنے چاہا کیا

ہی مدام اشتیاق ساقی کا
بد مزہ ہے فراق ساقی کا

جا نکلنی اب خمار وصل مین ہی
ہجر ہے دل پہ شاق ساقی کا

سیر اساقی ہے ساقی کوثر
جام ہی پر مذاق ساقی کا

جوے جنت ہو نقش پا سے روان
ہو روان گر براق ساقی کا

خم ابرو مین دل رہے ہے مرا
بھا یا شیشہ کو طاق ساقی کا

کن کا اک نکتہ کہکے مست کیا
سہے نرالا سیاق ساقی کا

سر کا افسر بنا ے ساق عرش
پاے گر لفظ ساق ساقی کا

رند مشرب جہان کے لیتے ہین
نام بالاتفاق ساقی کا

مست ہی رند ہے شرابی ہے
کچھ ہی پہ ہے مذاقؔ ساقی کا

ہی ذوق مناقب علی کام اپنا
دلدار علیؑ مذاق ہے نام اپنا

ہی دیدۂ و دل مین بادۂ خم غدیر
حوض کوثر ہے شیشہ و جام اپنا

اول تھے نیست آخر ش ہونگے نیست
آغاز جو تھا وہی ہی انجام اپنا

ظلمت مین نور مین دکھاوے جلوہ
روزانہ شبانہ سحر و شام اپنا

ہے خاص و عام مین تو ہی خاص الخاص
جانی کہنے کو خاص اور عام اپنا

ہر ذرہ خاک در ہو شکل مہر
دکھلاوے وہ مکھڑا جو اب بام اپنا

جی کا آرام لے گیا اک دشمن
بنکر آرام جان دل آرام اپنا

پیغام اجل کا نامہ بر آ پہونچا
نامہ پہونچا وہان نہ پیغام اپنا

پک جاوے اگر وہم تو صورت پکڑے
پختہ ہے یقین خیال ہے خام اپنا

نامی ہو جو بے نشان ہو عنقا کی طرح
اپنے کو گمامی چاہیے گر نام اپنا

نامہ بھیجون تو خون بہا بھی قاصد
کرتا ہے طلب بجاے انعام اپنا

طائف ہون حریم دل کا جوگی بنکر
گیروے مین رنگون جامہ احرام اپنا

ناکام سے اپنے ایک دو باتین کر
اک دم مین ابھی تمام ہو کام اپنا

گمنام ہمین ہین اور نامی ہم ہین
ہم نام خدا بتائین کیا نام اپنا

دل سے رشتہ ہے یار آنسو کا
ہے رگ جان تار آنسو کا

ہے جو رونے مین زلف مد نظر
تار ہے مشکبار آنسو کا

میری نظرون سے گر گیا جب سے
کچھ نہین اعتبار آنسو کا

چشم نرگس مین ایک قطرے
یہان ہے غنچہ ہزار آنسو کا

وہان ہے گردنین موتیون کی لڑی
یہان گلے مین ہے ہار آنسو کا

پردۂ چشم کے رفو کو یہان / پلکین سوزن ہین تار آنسو کا

اوسنے دیکھا جو چشم گریان سے / پوچھنا بار بار آنسو کا

ق

ہنسکے بولا کچھ اعتبار نہین / ایک دو تین چار آنسو کا

دل کا ہر دم پیام لاتا ہے / کیون نہو انتظار آنسو کا

کیون نہ دریا تمام چڑھ جائین / چشم سے ہے اُتار آنسو کا

آب و دانے کے بدلے روز فراق
ناشتہ ہے نہار آنسو کا

لب ہلاتے نہین ایسی بھی خود آرائی کیا / بات کرنے مین بگڑ جائیگی مرزائی کیا

بزم ساقی ہے شیشہ ہے نہ ساغر ہے نہ مے / ہے ترے دور مین اے گنبد مینائی کیا

جان من ہم بھی دل و جان سے ہین سینہ سپر / فوج مژگان کی دکھاتے ہو صف آرائی کیا

زندگی اوس لب جان بخش پہ مرتے گذری / ہم نہین جانتے ہوتی ہے مسیحائی کیا

آجکل کیا کہین جاتی ہوئی دنیا جانی / پاس آئے جو مرے دلمین کہو آئی کیا

آشنا یا نہ ہر اک صورت بیگانہ سے مل / چاہیئے چاہنے والون کو شناسائی کیا

خاکسارون پہ ہین گردون سے بلائین نازل
ہے فقیرونکو مذاق آمد بالائی کیا

بیخود اوس بت کی خود نمائی کا / نہ خدا کا ہے نے خدائی کا

سر ہر سنگ آستان مزار / نقش ہے میری جبہہ سائی کا

خود بخود کہہ رہی ہی خلق خدا
بت کو دعوی نہین خدائی کا

ہوا پردہ سے خود بخود ظاہر
شوق تھا اوسکو خود نمائی کا

صاف سرخی سے ہی لکھا اللہ
وصف کیا پنجۂ حنائی کا

زاہدونکی جبین پہ داغ سیاہ
ہی نشان سجدۂ ریائی کا

خاک آلودہ ہو نہین عریان تن
پاک جامہ ہی پارسائی کا

سر افلاک شور برپا ہے
خاکی پاک کی رسائی کا

عشق مین یا نصیب یا قسمت
قصد ہی قسمت آزمائی کا

شکر و شکوہ کہانتک اُسکا کرون
باوفائی کا نہ بے وفائی کا

زلف و عارض سے اُسکے الجھا ہی
وصل کی رات دن جدائی کا

موت سے پہلے مر گئے بیموت
ہمکو آیا مزہ بن آئی کا

کوئی یار آشنا نہ کام آیا
رہ گیا نام آشنائی کا

لمعۂ شمع طور سیف اللہ
عکس اوس بُت کی ہی کلائی کا

مجتبےٰ مرتضےٰ ہی نام خدا
ہے لقب نام مصطفائی کا

ہوئی روح القدس بلا گردان
دمبدم شاہ کربلائی کا

ہو مذاق الست ذوق بلا
مست ہون حمد کبریائی کا

اے جنون چاک گریبان کبھی ایسا تو نہ تھا
پارہ پارہ سر و دامان کبھی ایسا تو نہ تھا

زعفرانی مرا منہ دیکھ کے ہنستا ہے وہ شوخ　　ورنہ بے ساختہ خندان کبھی ایسا تو نتھا

صحن گلزار مین کیا وہ گل تر ہو نکلا　　سرخ وشاداب گلستان کبھی ایسا تو نتھا

آہ کس کا مجھے آئینہ رو یاد آیا　　خود بخود بیخود و حیران کبھی ایسا تو نتھا

گرم پہلو ہے رقیبون سے وہ جانی شاید　　مضطرب یہ دل بریان کبھی ایسا تو نتھا

دسترس پاکے سراسیمہ مین پہونچا گھر مین　　بیخبر یار کا دربان کبھی ایسا تو نتھا

ہوئی اس دور مین کیا بات مذاق بدست
بدمزہ ساقی دوران کبھی ایسا تو نتھا

تجھ بن تن ویران مین مرا جی نہین لگتا　　اجڑی ہوئی بستی مین ذرا جی نہین لگتا

شبنم کی روش برسے ہے ہر گل پہ اداسی　　گلشن مین کچھ اے باد صبا جی نہین لگتا

اے حور لقا سات بہشتونکی بھی کی سیر　　پر میرا ترے گھر کے سوا جی نہین لگتا

تھین دور ہی سے دل لگیان مجھسے مری جان　　پاس آکے مرے کہنے لگا جی نہین لگتا

جانان خفگی مین ہون تری جان سے بیزار　　جینے سے مرا دل ہی خفا جی نہین لگتا

ہون محفل دلدار مین بھی مضطر و حیران　　دل ہی خفقانی ہے دیا جی نہین لگتا

دل تجھسے کبھی جس کسی بیدل کا لگا تھا　　اسے بت کہین اوسکا بخدا جی نہین لگتا

جان اپنی تڑپ کر نہ نکلجاے بدن سے　　ہے دل یہ وہ صدما کہ فدا جی نہین لگتا

اے حضرت دل تنگ ہو کیون سیری بغل مین　　گھبراتے ہو کیون کسلئے کیا جی نہین لگتا

فرقت ہے مذاق اوسکی کہین دل کو لگاکر

جی کھو بیٹھینگے گر آپ کی کہا جی نہین لگتا

ہرست ہوا سلسلہ بند آہ و فغان کا
فاقہ ہو جو گالی لب شیرین کی نہ کھاون
باندھا ہی سر اک زخم نے یہان تار نفسی کا
دل خود رفتہ منا ہی سے نہین منتا ہی
میرے جانی کبھی آجاتے سے صدقے جاؤن
ہی یہی عین تمنا کہ نہین آنکھون سے

ولہ

ہم رندون نے جب نام لیا پیر مغان کا
ہون منہ کا مزہ دار چٹورا ہون زبان کا
مرہم ہی نہ پٹی ہی نہ بخیہ ہے نہ ٹانکا
یاد آتا ہے جو وہ روٹھ کے جانا تیرا
اسقدر خوب نہین راہ دکھانا تیرا
پھر بھی دیکھون کبھی آنا کبھی جانا تیرا

کاش مرجاے تو جیتو ہمین تو پڑجا ہی مذاق
ہی حیات ابدی جان سے جانا تیرا

ہنسی خوشی سے ہماری سیوم کی سیر کرین
کرین جو قصد سفر سوے عالم بالا
دل صد پارہ کو اُس زلف رسا کو سونپا
وہ کیا کچھ مجھکو کہہ جاتے ہین مین کچھ کہہ نہین سکتا
مقابل ہو کوئی آئینہ رو تو اپنا منہ دیکھون
ایک دم مین ماہ سے تا ہی ہلک چلا جائیگا
یاد مین اوس غنچہ لب کے مصحف رخسار کی
خلد مین اُس رشک رضوان کا جو گھر یاد آگیا

ولہ
ولہ
ولہ

وہ شوخ سمجھا کہ میلہ ہی پھول والون کا
زمین عرش پہ ہو پاتراب نالون کا
سو بلا سے چھٹے اک کالی بلا کو سونپا
مین رہجاتا ہون چپ اسطرح گویا ہوگیا سکتا
بشکل آئینہ پھرتا ہون حیران سبکا منہ تکتا
نالہ شبگیر اپنا گر شرر افشان ہوا
صاف ہر مرغ گلستان حافظ قران ہوا
مجھکو دوزخ سے روضۂ رضوان ہوا

اوسکے چشم و لب کا دھیان آیا مجھے جب آفاق
بات مین گریان ہوا اور بات مین خندان آیا

گرچہ پیدا یا ہو نہ دل نالے پہ نے آپکے ۔ حال میرا ہو وہی جو حال کالے چور کا
دلکے ضغطہ سے ہون ہر دم زندہ در گور اے مذاق ۔ مجھپہ جیتے جی یہ صدمہ ہے عذاب گور کا
کم ہے نظرون مین مری تخت سلیمان خاک سے ۔ گرد ہ ہفت آسمان اک تل ہے چشم مور کا

ولہ

روانہ ہم ہوئے جنت کو عشق سرو قامت مین ۔ ہمارے ڈھیر پہ مہلکین آنا دھیر لوٹنگا

ولہ

زہر کھائین اس شکرلب پر نہ کیونکر سبزہ رنگ ۔ آج طوطی بولتا ہے اوسکے خط سبز کا

ولہ

کیا ہے شوریدہ دل سے کام ترا ۔ مین ہون بندہ نمک حرام ترا
کام ہوے کدہ کا کعبہ کے ساتھ ۔ ساقیا پی لون گر مین جام ترا

ولہ

ہر گل مین اوسکا رنگ ہر اک رنگ مین ہو گل ۔ خوشبو سے جسکی باغ جہان سب مہک گیا
اللہ ری بد دماغی ساقی اخیر دور ۔ خالی پیالہ سر سے ہمارے پٹک گیا
غنچہ نے اوسکے آگے رکھی باغ مین کلی ۔ اور عشق پیچہ بیل کی لیکر سٹک گیا

ولہ

ملا تا نہ وطن جب ہم غریبونکا وطن چھوٹا ۔ کھلا کچھ اور ہی گل بلبلونسے جب چمن چھوٹا
طبیبون غرفت جانانین نہین چھوٹنا کسکا ۔ بدن سے جان چھوٹی جان سے میرا بدن چھوٹا
ہوئی مجنون کو وحشت اور بھی کہکے انا لیلی ۔ ملا سودا ہے وصلت ہجر کا دیوانہ پن چھوٹا

قطعہ

سینہ مرا دفینہ ہے اصحاب حال کا ۔ نے فیل دقال داغ ہے ہمسر ہلال کا
دہ شراب ہے ہے شرف دور چار کو ۔ ساقی کرامتیاز حلال و حرام کا

رباعی

حق حق یون ہے نہ حق ریاضت مین ملا
طاعت مین ملا نہ وہ عبادت مین ملا
واللہ مذاقؔ جب کسینے ڈھونڈھا
اللہ و رسول کی اطاعت مین ملا

قطعہ

کیا کرون عرض اشتیاق اپنا
شعر کہنا غرض تھا شاق اپنا
ذوق تھا یہ ترے تلمذ کا
کہ تخلص کیا مذاقؔ اپنا

بسنت رندانہ

مے گلگون ملا کر زعفران لانا بسنت آیا
بسنتی ہووے ساقی جام و پیمانہ بسنت آیا
بدل پوشاک یہ موسم نہین ہے سوہی او دیکا
سنہرا زرد جوڑا شوخ رنگوانا بسنت آیا
لباس زعفرانی تو پہنکر اے پری آجا
کہ باہر اپنے جامہ سے ہے دیوانہ بسنت آیا
در و دیوار پر ہووے سپیدی کیجگہہ زردی
بہارین زرنگارین ہووے میخانہ بسنت آیا
ہوا سرسبز تازہ کشت عشق ادم نادان
پڑا گیہون کی بالون مین ہرادانہ بسنت آیا
جو سرخ آنسو بہے منہ پر تو ہولی جانی عاشق نے
ہوا جب زرد چہرۂ عشق سے جانا بسنت آیا
وہ نازک تن گران خاطر نہووے گہری رنگت سے
کوئی ہلکا بسنتی جا کے رنگوانا بسنت آیا
لگا کر کان گل نے سر جھکا کر سرو بستان نے
سُنا قمری کا غل بلبل کا چلانا بسنت آیا
بہار آئی چمن مین اور گئی باد خزان باہر
ہوا ہے دیکھیے سبزے کا لہرانا بسنت آیا
دوشالہ سرخ اُتارو پہنو کپڑے زرد جالی کے
دکھاؤ اپنا جوبن لے حجابانہ بسنت آیا
پیو آبِ گلابی اور گلشن کی ہوا کھاؤ
گیا جاڑا گلابی گرم دستانہ بسنت آیا

درختوں کا سوا ہے جھاڑ نئی کونپلیں پھوٹیں — ہر اک بوٹی کا ہے [illegible] اور ہرا بانا بسنت آیا

مذاقؔ بینوا بے برگ کیوں ہے بے سر و سامان
جو نخلِ خشک ہے سر سبز ہو جانا بسنت آیا

بسنت صوفیانہ

چمن کا رنگ بدلا دل نے پہچانا بسنت آیا — نسیم جانفزا چلنے لگی جانا بسنت آیا
ہی جان پنجتن ایک رنگ اور جا بجا ہیں پچرنگے — وہ پانچوں رنگ ہیں بیرنگ دکھلانا بسنت آیا
دکھایا رنگ ربط آب و خاک و باد آتش نے — ہوا ان چاروں کا ہیں جیارانا بسنت آیا
سنہرا قادریہ زرد چشتیہ نظامیہ — رو پہلا نقشبندی ہو ہرا بانا بسنت آیا
شہابی سہروردی اور سیہ پوشش مداریہ — قلندر جامے رنگا رنگ رنگوانا بسنت آیا
اویسیہ ہو خرقہ چادر رنگین بچانی ہو — رنگا دو پگڑی ملتانی فقیرانا بسنت آیا
معین الدین قطب الدین فرید الدین نظام الدین — پہنا دو چار خلعت ہیں کے شاہانہ بسنت آیا
بسنت آنیکی تھی کچھ بھی خبر اے غنچۂ دل تجکو — جو سرسوں پھولی آنکھوں میں تو یہ جانا بسنت آیا
بنے سلطان محبوب الٰہی جب نبی زر بخش — در دولت پہ آنکے بنکے شاہانہ بسنت آیا
شہ خوبان ہے رنگین طبع اور رنگین نوا خسرو — شہانہ راگ رنگین ہے طربوں گا نا بسنت آیا
بنی ہی برج و نے بانسلی خسرو پیا کی مُن — ذرا کھول اپنے دل کے کان ای کانا بسنت آیا

مذاقؔ صاف دلکو رنگ لے اپنے رنگ میں جانی
رنگیلے باسے نکے فخر الدین مولانا بسنت آیا

سہرا

پھولون کا منہ پہ زیبا ہی کیا گلعذار سہرا
قطرا ہے خیرت [illegible] سہرا

ہستا ہوا ہی ماتھا جھڑتے ہین پھول منہ پر
نوشہ کے سر پہ [illegible] صدقہ [illegible] سہرا

خوب خوش نیا سجیلا سہریالا اور رنگیلا
گلھڑا چمن چمن ہی بلغ و بہار سہرا

بال اوسکے مشک و عنبر سہرا بندھا جو سر پر
خوشبو سے ہوگا یک سر مشک تتار سہرا

جوڑا شہانا پگڑی زیبا ہی ہار بدھی
منہ کی بہار مقنع سر کا سنگھار سہرا

ہی مہر و مہ محمد ایثار علی کا چہرہ
پرتو سے اوسکے چمکے لیل و نہار سہرا

کنگن ہین اور توڑل انعام جوڑے توڑے
لعل و گہر لٹاتا ہی بار بار سہرا

دولہ دولہن جہان یا رب دنیا مین شاد آباد
دونون کو ہو مبارک پروردگار سہرا

خوش ہی مذاق سہرا نوشہ کے سر پہ بندھکر
پھولون سے کیون ہنسی کا باندھے نہ تار سہرا

اچھا بنا محمد ایثار علی کا سہرا
صل علی محمد ایثار علی کا سہرا

بسم اللہ اللہ اللہ پڑھکر لکھا ہی مینے
نام خدا محمد ایثار علی کا سہرا

کلیان چٹک چٹک کر لی بلائین لیتی ہین
منہ پر فدا محمد ایثار علی کا سہرا

کیا جانے کوئے منہ کیطرح سے کھلیگا
جس دم بندھا محمد ایثار علی کا سہرا

عطر گلاب ملکر پھولونکا باندہ مالن
گلگون قبا محمد ایثار علی کا سہرا

خوشبو مین کچھ چمن سے بہتر جو کہ رہا ہو
باد صبا محمد ایثار علی کا سہرا

پھولے پھلے یہ نوشہ گھر گھر کو ہو مبارک	ہر [illegible] سہرا محمد ایثار علی کا سہرا
سہرے کی کیا کسی سے تحسین و آفرین ہو	ہے [illegible] محمد ایثار علی کا سہرا

نظمین مذاق آئین کیا کیا مزے کی شعرین
ہے بامزہ محمد ایثار علی کا سہرا

چمن سے لائی مالن گوندھکر سہرا گل تر کا
نہ کیونکر چاند سورج روبرو نوشہ کے شرمائین
ہی مکھڑا مہر پگڑی ماہ تلیاں اور شفق مقنع
شب مہتاب پر رفعت روشن لگے ہون اگر باندھون
قران مشتری و ماہ ہے قرب دولہن دولہا
بنا ہے مرد و زن شادی کے جوڑ و لنے دولہن دولہا
ملے انعام و اکرام اسکو او شادی مبارک ہو
شہ مردان کا ہو دولہا کے سر پر سایۂ دامن
عنایات الٰہی سر بسر دولہا و دولہن پر ہو

بنے سہرہ بہارین سیم و زر کا لعل و گوہر کا
تمامی اوسکا ہی جوڑا سنہلہ سیم اور زر کا
ہی سہرا چاندنی کے پھولونکا اس مہر انور کا
شعاع مہر کے تارون سے سہرہ ماہ و اختر کا
ہی منظر لگاہ نوشہ برج فلک ماہ منور کا
گمان ہی ہر مکان شہر پر نوشاہ کے گھر کا
جو گاہی محفل شادی میں سہرا مجھ سخنور کا
رہے سایہ دولہن پر فاطمہ زہرا کی چادر کا
عنایت احمد مختار کی سہرا بنے سر کا

مذاق ایسا ہے نوشہ پہ پلو شاہزادون کا
کہ سہرہ سر پہ ہووے سایہ شبیر و شبر کا

ہی سیم و زر کا زیبا اس سیمتن کا سہرا	یا ہووے موتیوں کا لعل و یمن کا سہرا
سہرے میں اوسکے ہالی ہیں پانچ رنگ کے پھول	نقشہ دکھلا ہی منہ پہ یہ پنجتن کا سہرا

سہرہ طلب چمن سے جسدم ہو بہر گلدر
بن بن کے روبرو ہو ہر گل چمن کا سہرا

پھولون کا سہرہ گوندھے تار نظر سے بلبل
دکھلائے تب بہارین اس گلبدن کا سہرا

ہے مہر و مہ سا مکھڑا کھلتا ہی اسکے منہ پر
پھولونکا چاندنی کے سورج کرن کا سہرا

اوس نازنین پہ زیبا نازک بدن کے ہین پھول
نازک بدن کی بدھی نازک بدن کا سہرا

اک تازہ گل کھلے گا جسدم ملینگے دونون
لائیگا رنگ ملکر دولہ دولہن کا سہرا

ہوجائین خوش سخنور مضمون خوشی کے سنکر
خوش آئی ہر خوشی مین مجھہ خوش سخن کا سہرا

گائین حسین خوش رو خوش لحن گانیوالے
خوش ہو مذاق سنکر اکبر حسن کا سہرا

چہرہ ہی بھولا بھالا سہرہ ہی بانکپن کا
مکھڑے پہ اک جھمکڑا سہرہ کی ہی پھبن کا

پوشاک ہی وہ زرین جسپر نظر نہ ٹھہرے
جوڑا شہانہ دیکھو ہی سرخ سیمتن کا

زربفت بادلہ کی پوشاک ہی جھلاجھل
ہی زرق برق جوڑا دولہ کا اور دولہن کا

گوندھا ہی مالنون نے سہرا سراسر
تار نگین سیم و زر کے گلہا ہی یاسمن کا

پڑھ کر درود باندھو دستار اور سہرا
دولہ دولہن کے سر پر سایہ ہو پنجتن کا

جب مصحف آرسی کو دیکھینگے تب کھلیگا
دولہ کا منہ ہی قرآن آئینہ منہ دولہن کا

مقنع شفق ہی اوسکا منہ آفتاب جیسا
روشن سنہرا سہرہ سورج کی کرن کا

شرمندہ ہی سراسر دندان و لب سے اوسکے
لعل یمن کا سہرا اور گوہر عدن کا

کھلتی ہی گورے منہ پر پھولونکی کیا سپیدی
سہرہ بندھا ہی سر پر نسرین و نسترن کا

ہے وہ بنا سجیلا ہریالا اور رنگیلا
ہے جلوہ منہ دکھائی اک حسن و عشق کی دھوم
جوتی کے وہ ستارے صدقہ ہوں جن پہ تارے
کیا بھولے بھولے منہ پر جھڑتے ہیں حسن کے پھول
سہرہ میں ہے سراپا ربطِ کلام جیسا

سہرہ بنائیں مالی ہر ہر گل چمن کا
دولہ کا ہے تجلی دیدار ہے دولہن کا
ہو چرخ ہر قدم پر قربان اُس چلن کا
مکھڑے پہ اوس حسین کے سہرا ہے شاہ دین کا
ویسا ہی رابطہ ہو دولہ کا اور دولہن کا

سہرہ میں تونے باندھے یکسر مزے کے مضموں
سہرہ مذاقؔ باندھوں سر پر ترے سخن کا

کیا بنے کا ہے سجیلا سہرا
چاند سے موتیوں نے اوجلا ہے
بانکا ٹیڑھا ہے حسین اور جمیل
پھول کب پہونچتے اوس مکھڑے تک ہے
چھب دکھائی جو نبی بنڑے نے
سبق آب دُر دندان سے بنے

بنا ہریالا رنگیلا سہرا
رنگ بھرا سونے سے پیلا سہرا
گوندھے مالن بھی جمیلا سہرا
بنگیا تازہ وسیلا سہرا
بنگیا چھیل چھبیلا سہرا
ٹھنڈا مقنع ترا سیلا سہرا

کہا سہرہ بخوشی میں نے مذاقؔ
ہے خوشیکا مری حیلا سہرا

شعاعِ لعل و گہر کے تاروں سے باندھوں اوس مہ جبین کا سہرا
جواہروں کے میں جوہروں سے بناؤں اوس نازنین کا سہرا

رخ پر انوار اوس کا قرآن جبین ... ...

ضیاء کرسی کے ... پہول اور شعلہ عرش برین کا سہرا

بنائین اوس ماہ رو کی شادی مین ملکے سب عرش اور فرشی

تمام تارون کا آسمان سے گلون کے روی زمین کا سہرا

چہار جانب سے شوق نوشہ مین تو بہ نو بنکے آرہا ہے

کہین کا جوڑا شہانہ مقنع کہین کی بدھی کہین کا سہرا

معین حسین و حسن مین زہرا معین ہین مولا علی اعلے

معین احمد ہے معین احمد مذاق باندھو معین کا سہرا

چلتے رہتے ہین مذاق اتنے پہر جام شراب

دہل مین ساغر پر شیر و شکر جام شراب

عشق خم سے ابہی سر پہوڑ کے خون اپنا بہائین

روبرو آنکھون کے آنکھین ہین ساقی کی مدام

آفتاب اور نہ مہتاب ہین یہ آب و تاب

راہ روشن ہوئی میخانہ کی مینوشی سے

بہ تلین کشتی ہین تیغ نگہ ساقی سے

دونون عالم کو کیا اک نگہ ناز سے مست

ہووے ملے ساقی کے مجہ کو اونکا احوال خراب

رند ہو شب پیتے ہین اور شام و سحر جام شراب

ہجر مین زہر کے پیالے سے بتر جام شراب

ایک دم بہر بہی نہ پائین ہم اگر جام شراب

شکل آئینہ رہے پیش نظر جام شراب

غیرت شمس ہو اور رشک قمر جام شراب

ظلمت شب مین ہوا مجکو خضر جام شراب

پینے سے اوڑ جائین جو پینہ سپر جام شراب

چشم ساقی کی ہی مستانہ نظر جام شراب

حال مندونکا کرے نوع دگر جام شراب

موت ہی زاہدونکی سہین تو رونکی حیات
زہر و تریاق کا رکھتا ہی اثر جام شراب

پی کے اک جرعۂ ساغر نہی کچھ بھی خبر
مے کہان شیشہ کہان اور کہہ جام شراب

ساقیا مرکے نہ بگڑا ترے بیہوش کا کام
بنگیا بعد فنا کاسۂ سر جام شراب

پائین ہر بار مرے کام و زبان تازہ مذاق
نام ساقی کا مین لیکر پیون گر جام شراب

ساقیا کھول پلا سارے علوم اور فنون
تا ہو سرمایۂ ہر علم و ہنر جام شراب

پیر ساقی ہی تو استاد مرا ذوق مذاق
میکدہ کا ہون فقیر اہی گدز جام شراب

عین مدہوشی مین ہی مد نظر جام شراب
کہ بڑہاتا ہی مرا نور نظر جام شراب

زاہدا ہوش کی پی نوش نکر جام شراب
ڈر ہی موج نکا پیا تونے اگر جام شراب

چشم رندان کے جو ہو پیش نظر اسکا گذر
صاف صوفی کو کرے زیر و زبر جام شراب

ہے تو انا نی جان ضعفا ساغر مے
دل شکستونکے لئے فتح و ظفر جام شراب

ساقیا عرشی و فرشی ہین ترے مست الست
پی چکے ہین ملک و جن و بشر جام شراب

آتشین مے سے ہی تر دامنونکو نفع مدام
زاہد خشک کو کرتا ہی ضرر جام شراب

ہوتے مدہوشی سے ہین پیر خرابات جوان
سیدھی کردیتا ہی مستونکی کمر جام شراب

ڈالا ساغر مین جو عکس رخ رندان ہنسکر
بھرکے ساقی نے دیا لعل و گہر جام شراب

زخم تیغ نگہ مست کے دھونیکے لئے
دمبدم مانگے ہی دل اور جگر جام شراب

چشم ساقی کا تصور ہی مرے جان و دل مین
جانہ میخانہ کو ہوتے ہوئے گھر جام شراب

لگاتڑ کے ہی کٹورہ سے کٹورہ بجنے
گھر کے میخانون مین بجتے ہی گجر جام شراب

میکدہ خالی نرکھہ دورہ مے سے ساقی
خم سے بھر شیشہ کو اور شیشہ سے بھر جام شراب

شیشہ خم خانہ ہی جان مست ہی جانان ساقی
شیشۂ دل ہی مگر دیدۂ تر جام شراب

کرم ساقی کوثر کا بھروسا ہی مذاق
پیتے ہین ذوق سے بیخوف و خطر جام شراب

آفت اوسکا خرام ہی صاحب
اور قیامت قیام ہی صاحب

کاسۂ چشم جام ہی صاحب
خون دل یان مدام ہی صاحب

کون کہتا ہی سرو کو آزاد
اوسکے قد کا غلام ہی صاحب

سہل سمجھے وہ جا بجا جانا
کیا ہی مشکل مقام ہی صاحب

کیون کہین اُس عزیز کو یوسف
کیا کسیکا غلام ہی صاحب

ساتھہ عارض کے زلف کا ہی خیال
ہر سحر اپنی شام ہی صاحب

اوسنے شنجرف سے لکھا ہی سلام
قتل کا یہ پیام ہی صاحب

آپ کو دل سے جانیئے آزاد
پر یہ بندہ غلام ہی صاحب

اوسکے گلگون کو نسبت صرصر
کچھہ بھی منہ مین لگام ہی صاحب

بیگنہ مجکو مت حلال کرو
دیکھو غصہ حرام ہی صاحب

کوسو کا تو ہنسو بکو بولو
جنبش لب سے کام ہی صاحب

بندگی کر کے کرلیا بندہ
تمکو میرا سلام ہی صاحب

سنکے کہتے ہین وہ مذاق کے شعر
کیا مزے کا کلام ہی صاحب

ہر دم ہی یہان پیش نظر یار کی صورت
اب حشر مین کیا نکلے گی دیدار کی صورت

ششدر رہون جو دیکھی نہین دلدار کی صورت
حیران کھڑا ہون در و دیوار کی صورت

رسم آرسی مصحف کی ادا ہووے بخوبی
گر دیکھہ لین نو دولہ دولہن اوس یار کی صورت

ہی جنس محبت سے بھرا حسن کا بازار
دکھلائی نہین دیتی خریدار کی صورت

بلبل کی روش نغمہ سرا ہووین جو دیکھین
مرغان چمن اوس گل بیخار کی صورت

حیرت سے بنے صورت تصویر سراپا
دیکھے جو مسیحا ترے بیمار کی صورت

گردش سے زمانہ کی اب ادنی ہوی اعلی
پاپوش ہی اک ہاتھہ مین ہتھیار کی صورت

منصور ہوئے سولی پہ جی جان سی قربان
تھی دار جو کچھہ قامت دلدار کی صورت

جان اپنی رہے یا نہ رہے اسمین بہر شکل
دیکھینگے ہم اوس شوخ ستمگار کی صورت

نقش دہن یار کی کیا بات ہی کیا بات
اور خوبی گفتار کی کیا بات ہی کیا بات

ہر دم دہن زخم سے آتی ہی یہ آواز
قاتل تری تلوار کی کیا بات ہی کیا بات

گل اوسکی ہر اک بات مین کھلتے ہین ہزارون
طرز سخن یار کی کیا بات ہی کیا بات

اک بوسہ کے بدلے مجھے دو گالیان دو چار
اس آپ کی تکرار کی کیا بات ہی کیا بات

دل سیکڑون اک دم مین یہ کہہ سنکے چرالے
اوس طرہ طرار کی کیا بات ہی کیا بات

ہین اشک سلسل دُرِ شہوار سے بہتر ۔۔ ان موتیون نکے ہار کی کیا بات ہے کیا بات

یہ جام لبالب ہین مذاقؔ اور وہ ہین پھول
چشم و لبِ خمار کی کیا بات ہے کیا بات

ولہ

حق کی نظر آئی بتِ عیار مین صورت ۔۔ پیدا ہوئی اقرار کی انکار مین صورت
صاف آئینہ حیرت سے بنایا مرے گھر کو ۔۔ خود اپنی دکھائی در و دیوار مین صورت
اک جان دو قالب نکھو ایک ہی جانو ۔۔ ملتی ہے سراپا مری اُس یار مین صورت

ولہ

شب سے ہین تنگ مجھسے عاری رات ۔۔ یہی حالت تھی طاری ساری رات
مینے دھوکے مین زلف شبگون کے ۔۔ رات کی لین بلائین ساری رات

شعلہ رویون کو یاد کرکے مذاق
ہمنے انگارون پر گذاری رات

پوچھتے ہو کیا بھلا میرا مزاج ۔۔ آپ کا بس چاہیئے اچھا مزاج
خوبرو دل لیکے دکھلاتے ہین رنگ ۔۔ پہلے بنتے ہین بہت سادا مزاج
پوچھتا جا کر ہزارون بار تو ۔۔ اے صبا گلشن مین اُس گل کا مزاج
غیر سے ملنے کی عادت چھوڑ دو ۔۔ ورنہ ہے غیرت کا بھی میرا مزاج

جب کہین آئی طبیعت اے مذاقؔ
کیسی عادت کیسی خو کیسا مزاج

لوٹتا ہے دل مرا دامان جانان کیطرح ۔۔ چاک کرتا ہون مین سینہ کو گریبان کیطرح

ہو نہ وحشی جانمن چشم غزالان کیطرح
اوس ہی آنکھین ملا مجھسے بھی انسان کیطرح

چشم حیرت سے تجھے اے رشک گلشن باغ مین
تک رہا ہے سب گلستان نرگستان کیطرح

اے جنون جب سے قدم رکھا یہان تونے کیا
[illegible] ہی سر پر خاک اوڑاتا ہون بیابان کیطرح

سینہ و دل پر مرے غم کی گھٹائین چھاگئین
دیدہ دل کیون نہ برسین ابر باران کیطرح

عشق کے دم سے یہ ویرانہ مذاقؔ آباد ہے
دل مین ہر دم درد رہتا ہے مریجان کیطرح

فراق یار مین بھولا ہون جان و تن کی یاد
اب اے جنون تجھے کیا ہووے پیرہن کی یاد

غرض شہیدونکو تجہیز سے نہ تکفین سے
بھلائی شوق شہادت نے بس کفن کی یاد

مین راہ عشق مین بھولا مقام و منزل کو
نہ کچھ خیال ہے غربت کا نے وطن کی یاد

بنایا کعبہ کو نام خدا صنم خانہ
ہمارے دل مین ہے اے شیخ برہمن کی یاد

فدا ہے اوسکی طرحداریون پہ گلشن دھر
ہزار وضع ہین اوس گل کو بانکپن کی یاد

لگائے چاہ الم مین ہزار ہا غوطے
ہوئی جو بھول کے اوسکے چہ ذقن کی یاد

مذاقؔ مست کو کیا ہوش پنجگانے کا
حواس خمسہ کی صہبا ہے پنجتن کی یاد

دل جلے جو لوگ تھے وہ ہو گئے اول شہید
پاؤن رکھتے ہی ہوئے ہمدم سر مقتل شہید

زلف کافر کی وہ پھانسی ہے کہ جس سے ہین ہزار
ایک مراد آباد کیا سب شہر مین ہین گل شہید

گرنہ لکھین اونکو ہم زندہ نظر کا ہے قصور
سوتے ہین وہ منہ پہ ڈالے حور کا آنچل شہید

خونبہا جسدم طلب کرنے چلین سفاک سے
ڈالدین سارے جہانمین پھر ابھی بل چل شہید

شہد و شکر سے لب یار لذیذ
قند سے یار کی گفتار لذیذ

رہتی ہے بدمزگی صحبت مین
ہے مجھے عشق کا آزار لذیذ

مین جو کھاتا ہون مزے سے ہر دم
ہے نہایت غم دلدار لذیذ

دہن زخم سے چھپتی ہی نہین
کیا ہے قاتل تری تلوار لذیذ

کچھ لعاب دہن جانان سے
شیرہ جان نہین زنہار لذیذ

تلخئ مے مین نہو تا گر کیف
جانتے کیون اوسے میخوار لذیذ

میٹھی باتین ہین نبات اوسکی مذاق
ہے وہ تقریر شکربار لذیذ

حباب موج سے ٹوٹا جو آشنا ہوکر
وہ آب بحر بقا ہو گیا فنا ہوکر

خدا ہی جانے یہ کیا بندگی خدائی ہے
رہا رسول خدا بندۂ خدا ہوکر

لباس فقر مین ظاہر ہوا وہ عرش مکین
وہ خاکسار بنا نور کبریا ہوکر

اوسی فقیر کی بس خادمی ہے مخدومی
جو خادم الفقرا ہو شہ غنا ہوکر

وہی ہے بندہ جو ہو جاے بندہ کا بندہ
رہے غلامی مولا مین باوفا ہوکر

مٹائی جاکے سر دار اک خودی اپنی
خدائی پائی نہ منصور نے خدا ہوکر

زبان پہ اوسکی ہے سب علم اول و آخر
جو اپنے آپ کو امی کہے پڑھا ہوکر

لبوں پہ مطلبِ کونین کی طلب ہی رہی
کہا نہ غیر دعا عین مدعا ہو کر

محمدؐ و علیؓ و فاطمہؓ حسینؑ و حسنؑ
بنے وہ پانچ ظہور ایک ذات کا ہو کر

ہوا وہ نور ہی شیخین اور ذی النورین
ابو تراب ہوا شاہِ لافتیٰ ہو کر

امام اول و آخر خلیفۂ چہارم
ہوا وصیِ نبی حجتِ خدا ہو کر

علی عالیِ اعلے بنا امام انام
ولی و والیٔ واولیٰ وا یلیا ہو کر

صفا و صدق سے آل عبا کے پردین
وہ جلوہ گر ہوا مصداق انما ہو کر

نبی علی بخدا ایک جان ہیں اک قالب
وہ دونوں ایک ہوئے نور کبریا ہو کر

دکھائی قدرتِ حق طاقتِ ید اللہی
اخی و قوتِ بازوی مصطفا ہو کر

کہا رسول امین نے امین بلغ او سے
رہا امانتِ پیغمبر خدا ہو کر

نبی کا خویش بنا سید ابو الحسنین
علی شیر خدا زوج سیدہ ہو کر

بحسن و صورت و سیرت ہوا امام حسن
شمائل نبوی شان مرتضیٰ ہو کر

حسنؑ ہی حسن کے دریا کا گوہر یکتا
ہوا وہ جلوہ نما دُر بے بہا ہو کر

علی ہیں مصحف ناطق وہ سورۂ رحمان
نزول اوسکا ہوا رحمت خدا ہو کر

برنگ سبزہ ہوا زہر سے گل زہرا
چلا ریاض علی خلد سے ہرا ہو کر

رواں ہوا سے عینان تجریان جنان
وہ خضر راہ فنا چشمہ بقا ہو کر

بنا وہ سید گلگوں قبا امام حسینؑ
شہنشہ شہدا شاہ کربلا ہو کر

نبیؐ کی جان علی کا جگر دل زہرا
وہ خاک و خون میں ملا جوہر صفا ہو کر

ابو الامام و اخی امام و ابن امام
ہوا امام آئمہ کا مقتدا ہوکر

نہیں گیا کوئی آدم سے لیکے تا بہ [illegible]
رہا [illegible] اسکی [illegible] صاحب الرضا ہوکر

کمال ذوق سے تھا موج [illegible]
[illegible] بادت سے آشنا ہوکر

مثال نوح کے زین العباد [illegible]
رہا سفینہ [illegible] کا ناخدا ہوکر

امام باقر ابن علی شہ عادل
ہوا ولی علی شاہ اولیا ہوکر

امام جعفر صادق ہیں مجمع البحرین
کہ عین حق [illegible] صدیق و مرتضا ہوکر

امام کاظم صاحب کرم حلیم و کریم
ہوا شفیع و خطا پوش ذو العطا ہوکر

بتادی سارے زمانہ کو بہشت خلد کی راہ
امام ضامن ثامن نے رہنما ہوکر

دکھائی شبر و شبیر کی رضا تسلیم
امام صاحب تسلیم و الرضا ہوکر

عتیق و صاحب تقوی و متقی التقی
ہوا امام تقی شاہ اتقیا ہوکر

نقی نقاوت حق پاکذات و نیک صفات
ہوا امام وہ معصوم پارسا ہوکر

ہوا امام حسن عسکری بہ شکل حسن
حسین آگئے صورت میں مجتبی ہوکر

دکھائیں دیکھئے کس دن جمال نورانی
محمد عربی مہدی ہدی ہوکر

یہی ہے شکل ہو الاول و ہو الآخر
خدا کی رو سے محمد ہوا خدا ہوکر

شہ مدینہ کی بارہ دری ہیں بارہ امام
مکین عرش رہا او سمیں مصطفا ہوکر

منور اک اوسی بارہ دری کا حسن حسین
بنا جو خاک سے لبناد کی صفا ہوکر

محیط آدم و عالم ہوا وہ نور خدا
رہا خدائی میں خود مظہر خدا ہوکر

بہ شکل چرخ ہین ورپردہ اوسمین بارہ بروج — کیا زمین پہ گذر صورت سما ہوکر
مثال شمس و قمر سیر چرخ و برج رہی — رسول عرش پہ دیکھے رہا خدا ہوکر
جہان مین نام ہوا اسکا سید و سلطان — وہ کامران ہوا سلطان دوسرا ہوکر
اوسیکے ملنے سے ملتے ہین سب نبی و علی — ملے خدا سے کوئی اُس سے کب جدا ہوکر
حضوری اوسکو حبیب خدا کی حاصل ہو — پڑہے درود جو کوئی حضور کا ہوکر
کھلے گی رمز محمد پس از نفی اثبات — ملے گا وصل رسول خدا خدا ہوکر
جدا ہون آپ سے لیکن خدا جدا نکرے — ملا ہون آپ سے پر آپ سے جدا ہوکر
اوتار کہہ کلہ سروری کو چون پاپوش — چل اوسکے کوچہ مین سر سے برہنہ پا ہوکر
ہوای روضہ اقدس بھری ہے سینہ مین — یہ جی مین آتا ہے اوڑ جایئے ہوا ہوکر
تم آکے پہلو مین بیٹھے کہ درد دل اُٹھا — ہمارے جی کا مرض ہوگئی دوا ہوکر

زبان پہ لاتے ہو مستی مین بات مشرب کی
مذاق بے مزہ ہوتے ہو با مزہ ہوکر

پڑا ہون زیر قدم خاک رہ گذر بنکر — جھکا ہوئین ہمہ تن اوس گلی مین سر بنکر
مٹا ہون عشق کے کوچہ مین مثل نقش قدم — بگڑ گیا ہے مرا لاکھ بار گھر بنکر
نکلگیا مری آنکھونسے مثل خواب و خیال — گذر گیا دل روشن سے وہ نظر بنکر
دکھا رہا ہے ہمین سیر آسمان و زمین — کسیکا پرتو رخ شمس اور قمر بنکر
کتاب خط ہی کے دیکھے مین رہ گیے اعدا — وہ یار آپ ہی آیا پیام بر بنکر

میان یار ہنی برزخ وجود و عدم
طریق دیر و حرم جا کے کل بگاڑ چکے
کسی کی تیغ نگہ نے مٹا دیئے دہبے
ہم اوسکے آنے سے پہلے ہی ہو چکے آخر
کرینگے ماتم جانسوز دسکے ماتم مین
عدم وجود ہی دریای عشق مین ہردم

قبا ر نور پہ ٹپکا رہا کمر بنکر
چلے ہو آج خدا کے لئے کدہر بنکر
ہمارے داغ جگر کٹ گئے سپر بنکر
شب وصال کی شام آگئی سحر بنکر
ملینگے کوچہ جانان مین نوحہ گر بنکر
حباب وار بگڑتے ہین ہم مگر بنکر

مذاق ساقیٔ کوثر مجھے سنبھالینگے
نشے مین بگڑی طبیعت مری اگر بنکر

ملگیا مین خاک و خونمین چشم میگون دیکھکر
چشم گریان یاد آئی مجھکو جیحون دیکھکر
میری صورت پر بلا چھائی ہی وحشت ایمون
میری پھولونمین ہو ساقی پھول کے پیالے کا دور
پان کھا کر پیک مت ڈالو کسی پر میر جان
اسے بتون واللہ ابتو مین تمہارے بس مین ہون
عین فرحت عین راحت ہی ہمین رنجیدگی
ہمنے ان آنکھونمین اپنے اک جہان تاریک ہی
انجمن سے [illegible] نامہربان جب ادہر چلا

دیکھی پھر آنکھونکی گردش دور گردون دیکھکر
بھر گئے آنکھون مین آنسو دُر مکنون دیکھکر
ہو گئی وہ غیرت لیلے بھی مجنون دیکھکر
مر گیا ہون مین کسی کی چشم میگون دیکھکر
عرش و فرش کے دل ہو جا ئینگے خون دیکھکر
جو ستم چاہو دکھاؤ مجھکو مفتون دیکھکر
یار خوش ہوتا ہی اکثر ہمکو محزون دیکھکر
آگئی شامت تری وہ زلف شبگون دیکھکر
خاک پر بس گر پڑے ہم سوی گردون دیکھکر

آگیا اکثر مرا نادیدہ نادانستہ دل
اک نظر مین پھر کوئی دل لیکے چمپت ہو گیا

ٹھانی ہی جی مین کہ آپکی دل لگاؤن دیکھکر
اب کدھر ڈھونڈون کہان سے اُسکو لاؤن دیکھکر

کیا پتہ دو نمین مذاقؔ بے نشان کا دوستو
روبرو لاؤ مرے تو مین بتاؤن دیکھکر

نا تمام

رہ گئے حسرتِ دیدار مین یار
سارا عالم ہوا خواہان اُسکا
رگِ جان گبر و مسلمان کی بندہی
غیر یار اوسمین نہین کچھ باقی
خاک پر لوٹے ہین حسین پریان
یار بھی باقی ہی صحبت باقی

نظر آیا نہ مجھے اغیار مین یار
پھر بھی ہے فکر خریدار مین یار
ہے ترے رشتۂ زنار مین یار
ہو گیا جو کہ فنا یار مین یار
کیون ترے سایۂ دیوار مین یار
بیٹھے ہین اب اوسی سرکار مین یار

گل ہین چادر مین و یا میرے کفن مین اختر
دیکھکر ہونٹ ہلائے ہین ثابت یہ ہوا
خالِ عارض ترا چمکے ہے برابر دن رات
سایہ افلاک پہ ڈالے جو مرا بخت سیاہ
صاف ظاہر رخِ رنگین سے ہی خالِ پرنور
لب و دندان ہین ترے صاف بہم عکس نگین

مرتے ہی داغ جنون ہو گئے تن مین اختر
دانت ہین اُس مہِ تابان کے، دہن مین اختر
ماہِ رو عارضی ہین چرخ کہن مین اختر
صورتِ شمس و قمر ہو دین گہن مین اختر
دیکھ لے جس نے نہ دیکھا ہو چمن مین اختر
لعل اختر مین ہین اور لعل یمن مین اختر

مدح اوس چاند کے ٹکڑے کی جو لکھتا ہون مذاقؔ

نقطے بنجاتے ہین ہر شعر و سخن مین اختر

کھاتے ہین اک شمع رو کے عشق مین گل ہات پر
آ کے یہان پروانہ سان جلجاے بلبل ہات پر

ہی ہتیلی رشکِ گل اوسپر لکیرین جال ہین
کیون نہ اوس صیاد کے پہنسجاے بلبل ہات پر

پڑ یو نکی او نکی پہونچی جبکہ زندان مین صدا
ٹوٹ کر گردن سے میری گر پڑا غل ہات پر

گر عمل سے عاملون کچھ صورتِ اخلاص ہو
اپنے ساقی کو دکھادین لکھکے ہم قلقل ہات پر

زلف جانا تک مصور دسترس ہمکو نہین
بہر تسکین لکھ شبیہ یار سنبل ہات پر

مین ہون اک بیدست و پا ہی محض جز دستِ خدا
نے بھروسا پاؤن کا نے کچھ توکل ہات پر

وقتِ بیعت نذر دینگے پیر مغ کو دل مذاق
رکھ لیا یہ شیشۂ مُل نے تامل ہات پر

ولہ

قبضہ مین کرلون فقر کا میدان کارزار
تلوار ایک دو جو مجھے یا شاہ ذوالفقار

ہو جاؤن صاحب علم و صاحبِ قلم
دیوان کا میر منشی ہون میدان کا شہسوار

تیغ دو دم کا کاٹ کرے کلک دو زبان
سیفِ زبان سے میری کٹے برق کا کٹار

ولہ

مجھ سے بیزار نہو او دل زار
میرے جانی مسیح اچھے بیمار

روٹھکر مجھ سے نہ جاؤ دم نزع
آؤ اسوقت تو کر لین تمہین پیار

ولہ

مطربِ نہ سنا ہم خدا ساز کی آواز
کافی ہے مجھے اوس بتِ دمساز کی آواز

جب اوسنے پکارا مجھے کٹنے لگے اغیار
تلوار کی تلوار ہے آواز کی آواز

کس منہ سے کہون دل ہی مرا جانے ہی ایجاب
کیا ناز کی باتین ہین کس انداز کی آواز

دیپک کو جو تو گاے تو ہی خام خیالی
مرجاے ہی سنکر کوئی جی جای ہی سنکر
تھا ذکر مرا جانے گیا اوسکے مکانمین
پردہ سے نکل آئے اگر کان لگاکر
مرغ دل عاشق جو اڑے حشر بپا ہو

خود شعلۂ آتش ہی تری ناز کی آواز
اوس شوخ کی ہی کچھ عجب اعجاز کی آواز
دروازہ تک آئی نہ دراندازہ کی آواز
معشوق سنے عاشق جانباز کی آواز
ہی شور قیامت پر پرواز کی آواز

اس خاک کے پتلے مین خود آئی بجدا روح
سنتے ہی مذاق اوس بت طناز کی آواز

کس لئے چپ ہی مرے پیارے دل
صاف کہہ تجھکو میری جانکی قسم
کس سے بگڑی ہی سچ بتا جانی
خوب ہمکو ستالے جی بھر کے
دیکھہ لینگے برائیان تیری
تنگ آیا ہون ہمدمی سے تری
گیا ملے مجھ شکستہ دل سے وہ
ہی موے پر بھی تو عجائب دم

بات جی کی مجھے بتارے دل
کیون مکدر ہی کیا ہوا رے دل
جھوٹی باتین نہ اب بنارے دل
پھر کہے دیتے ہین سنارے دل
جانتے ہین تجھے بھلا رے دل
میرے پہلو سے جارے جارے دل
جسپہ دم توڑتے ہون سلارے دل
تجھپہ رحمت ہو واہ وا رے دل

ہمکناری کی آرزو مین مذاق
چل بسا گور کے کنارے دل

عاشقو دیوانہ سرمد ہین ہم — عشق کے دیوان ہین اہل مد ہین ہم

دفتر دیوان وحشت کے ہین فرد — نوع آدم جنس دام و دد ہین ہم

فرش پر ہین عرش پر اپنا دماغ — خاک پا ہین زینت مسند ہین ہم

تن سوا جان ہو کے عالم مین محیط — فانی و باقی حد و الحد ہین ہم

ہم سے ہی نیکی بدی کا سب ظہور — ہین بہت نیک اور نہایت بد ہین ہم

حد سے گذرے جرم کیجے درگذر — آپ سے گذرے ہوئے بیحد ہین ہم

آپ ہی مقبول اور مردود ہین — اپنے فعلون سے قبول و رد ہین ہم

زلف کو سر خط غلامی کا لکھا — بندۂ سودائے خال و خد ہین ہم

حفظ ہین قرآن کے اٹھائیس حرف — حافظ سیپارۂ ابجد ہین ہم

مصحف ناطق ہے صورت بولتی — قاری قرآن بہ شد و مد ہین ہم

ہمدم جان ہے ترا غم گور مین — کب تن تنہا تہ مرقد ہین ہم

ہم ہین سیل فانی بحر بقا — دم کی آمد شد مین جزر و مد ہین ہم

قاصدا کرتے ہین قصد کوے دوست — خط کے سو مقصد سے اک مقصد ہین ہم

کچھ نہین سب کچھ ہین کیا ہین کیا نہین — کیا کہین کیا بھید کیا مقصد ہین ہم

ہم سے ہے ظاہر تمہاری ہم ہمی — ظاہر و باطن تمہین ہو کد ہین ہم

صورت بے صورتی ہین ہین احد — صورت تو نہین صورت احمد ہین ہم

اپنے خوش قامت کے عاشق ہین اگ

واہ کیا صل علی خوش قد ہین ہم

یارونکے یار ہین میخوار ہین ہم ‎ ‎ ‎ مست ہین رند ہین عیار ہین ہم

دل کے سودے مین گرفتار ہین ہم ‎ ‎ ‎ کبھی صحرا کبھی بازار ہین ہم

عین صحت ہے کہ اوس چھبیلے کے ‎ ‎ ‎ چشم بیمار کے بیمار ہین ہم

سایہ سان کوچہ مین پریونکے پڑے ‎ ‎ ‎ پیش در ہین پس دیوار ہین ہم

سب کو بھولے ہین مگر یاد ہین آپ ‎ ‎ ‎ بیخودی مین بھی خبردار ہین ہم

عیش و عشرت ہو مبارک تمکو ‎ ‎ ‎ درد کے غم کے طلبگار ہین ہم

چشم دیدار مین انکھین ہین کھلی ‎ ‎ ‎ دیکھنا خواب مین بیدار ہین ہم

اے صنم زیست سے اپنی بخدا ‎ ‎ ‎ خوار ہین زار ہین بیزار ہین ہم

خانہ آباد زیادہ دولت ‎ ‎ ‎ اب تو رخصت کے طلبگار ہین ہم

شور اتنا نہ کر اے شوخ ملیح ‎ ‎ ‎ تیرے خادم ہین نمکخوار ہین ہم

خواب مین دیکھی وہ صورت جبسے ‎ ‎ ‎ شکل آئینہ کے بیدار ہین ہم

علم ابجد کا سبب جان لیا ‎ ‎ ‎ دل ہی دینے کے گنہگار ہین ہم

روز روشن شب تاریک بنے ‎ ‎ ‎ اپنے آگے وہ سیہ کار ہین ہم

رکھدیا طاق مین قرآن جبسے ‎ ‎ ‎ عاشق ابرو و رخسار ہین ہم

جام سے ساقی کوثر کے مذاقؔ

مست و مدہوش ہین سرشار ہین ہم

ولہ ناتمام

لاگ رکھتے ہین لحد مین شعلہ رخسارونسے ہم — گور اپنی آپ ہی بھرتے ہین انگارونسے ہم
نفس کافر کو دکھادیوینگے جوہر روح کے — دل لگے اب ٹکڑے کرینگے دم کی تلوارونسے ہم

نیک وبد سارے جہانکے خوب ہین — اپنی نظرونمین سبھی محبوب ہین
ہم ہین حسن وعشق اپنے آپ ہی — آپ یوسف آپ ہی یعقوب ہین
چھوڑدی ہے جب سے مطلب کی طلب — خود بخود طالب مرے مطلوب ہین
رکھتے ہین جو خوبرو مجھسے حجاب — آنکھ کے پردونمین وہ محجوب ہین
ہین بغیر از عشق ناقص کل کمال — جز محبت سب ہنر معیوب ہین
شکر کرتے ہین خوشی سے جاے صبر — ہم بلاکش خوشتر از ایوب ہین
مجھ سے رہتے ہین کشیدہ بے سبب — حضرت دل بھی عجب مجذوب ہین
خط مرے پڑھتے ہین لڑکے سادہ رو — مکتبون مین سب مرے مکتوب ہین

چھوڑ بیٹھے سب عمل جب کے مذاق
پڑھتے یا محبوب یا محبوب ہین

خروج و رفض سے ہون پاک مین با تولا ہون — جو سنی نلے تعصب ہون تو شیعی نلے تبرا ہون
مین کہنے کے لئے سب کچھہ ہون اور کچھ بھی نہین ہون ہنوز — زبان ہے گنگ گویا کیا کہون مین کون ہون کیا ہون
مرا مذہب ہی لاملت ہے لامشرب فنا فے اللہ — مین اک ہفتاد ودوملت سے لامذہب نرالا ہون
کہے ہے مجکو مومن مومن اور کافر مجھے کافر — وہ جیسا ہے مجھے کہتا ہے مین جیسا ہون ویسا ہون

نہ مین سمجھون کسی کی بات نے سمجھے کوئی میری
کوئی سمجھے مجھے کچھ بھی جو سمجھا ہون تو کیا ہون

نہ کوئی کہنے والا ہے نہ کوئی سننے والا ہے
مین یہ ہی آپ اپنے آپ سے کہتا ہون سنتا ہون

نہین معلوم کچھ اپنی برائی اور اچھائی
مین کیا سمجھاؤن تیرے کو [illegible] سمجھا ہون

نہ نام اپنا نہ کام اپنا نہ کچھ ذات و صفات اپنی
بدی نیکی مین حق ناحق برا ہو خواہ بھلا ہون

تم اچھے مین برا تم مجھکو خوب اچھا برا کہلو
برا ہون یا بھلا ہون تم ہو جیسے مین تمہارا ہون

مری تردامنی اور خاکساری ہی ترقی پر
مین اک ذرہ سے خورشید اور اک قطرہ سے دریا ہون

جہان مین مین بھی ہون اک ماشاءاللہ دیکھنے قابل
تماشاگاہ عالم مین مین اک طرفہ تماشا ہون

خدا کی شان پہچان اپنی ہے پہچاننا رب کا
مذاق اللہ اکبر سر عرفان کبریا کا ہون

مر جاؤن نام عشق پہ تب نیکنام ہون
بدنام جس سے ہو نہین اوسی پر تمام ہون

بندہ کو نام و ننگ سے کیا کام عشق مین
نام خدا مین عاشق بے ننگ و نام ہون

سنکر کلام عشق مجھے کوئی کچھ کہے
عاشق کلام یار کا ہون لا کلام ہون

شیرین زبان یار سے سنکر کلام تلخ
شیرین سخن ہون کہنے کو تلخ کام ہون

دیوانہ ہو نہین گیسو و عارض کا رات دن
سودا سے مین زلف و رخ کے ہمیشہ صبح و شام ہون

ہین بندگی مین عشق کے جسکی شہ و گدا
اوس بادشاہ حسن کا صاحب غلام ہون

کیفیت علی ولی سے ہون با مذاق
مست ولائے ساقی کوثر مدام ہون

کہتا ہین اپنے آپ سے اپنا پیام ہون
سنتا ہون آپ آپسے بن ہم کلام ہون

تسلیم و بندگی مین ہون مین اپنی خود بخود
جھک جھک کے اپنے آپ کو کرتا سلام ہون

ہر نیک و بد مین ذکر ہی میرا برا بھلا
بدنام ہون کہین تو کہین نیکنام ہون

خادم ہون سبکا شیخ حرم ہون نہ پیر دیر
بندہ خدا کا ہو نہین صنم کا غلام ہون

آ دم اخیر نہ آئے تمام عمر
آجاؤ کوئی دم تو دم مین تمام ہون

خوش آئے کب مجھے کسی معشوق کا چلن
عاشق ہین تیری چال کا اے خوش خرام ہون

مست الست ہو نہین بلا نوش اے مذاق
مدہوش ذوق جام بلا سے مدام ہون

دلا نہین یہ مئے سرخ فام شیشے مین
بھرا ہی شیرہ جانکا قوام شیشے مین

ہوئے حباب سے پیدا حسام شیشے مین
کہ دخت رز رہی پنہان مدام شیشے مین

جو دون شراب کو آب حیات سے تشبیہ
تو اترین خضر علیہ السلام شیشے مین

رہا یہ شیش محل چھوڑ خم مین افلاطون
جو عقل ہوتی تو کرتا مقام شیشے مین

خیال دل مین ہی ساقی کی چشم میگون کا
شراب جام مین ہی اور جام شیشے مین

شگاف دل مین بھرا مرہم مئے انگور
کیا ہی کیا ہی کرامت کا کام شیشے مین

مین خرق عادت پیر مغانکا قائل ہون
کہ بعد خرق کیا التیام شیشے مین

کھلا جو بزم مین مینا تو چاندنی چھٹکی
یہ دخت رز ہی کہ ماہ تمام شیشے مین

ہی آفتاب کا مسکن سپہر مینائی
نہ کیون شراب ہو ساکن مدام شیشے مین

مثال جان ہے تصویر ترا مرے دلمین
کیا ہے یا کہ پری نے قیام شیشے مین

خبر کرون دل پر شوخ کی حقیقت سے
مین لکھ کے ساقی کو بھیجون پیام شیشے مین

خلاف دیدہ و دل سے ہے عشق ساقی بیز
مزا ہیہ دیکھو لڑائی ہے جام شیشے مین

ہمارے ٹوٹے ہوئے دل سے خون ٹپک نکلے
شکستگی سے نہ ٹھہرے مدام شیشے مین

بہار آئی ہے اور حسن دختر رز ہے
شگون مے کی ہے کیا دھوم دھام شیشے مین

وہ عکس ابروے خمدار ڈالکر بولے
یہ دیکھو ڈالی ہے ہمنے حسام شیشے مین

نجان اسکو مے آتشین تو اے ساقی
کسی پری کا ہے یہہ خون جام شیشے مین

جو شکل غنچہ دیکھے تو صاف دختر رز
نظر پڑے مجھے صورت حرام شیشے مین

مذاق ملتی ہے ان روزون وقت شام شراب
رکھے ہے دختر رز کو صیام شیشے مین

ہر دم ہے حال غیر ہمارا فراق مین
ہمدم ہے کوئی غیر نہ اپنا فراق مین

ہر روز ہجر مین ہمین یوم الوصال ہے
ہر شب ہے تفرقہ دل و جانکا فراق مین

سنتا نہین ہے کوئی دوہائی ہے وصل کی
فریادرس کسیکو نہ پایا فراق مین

عالم ہماری نظرون مین تاریک ہوگیا
آنکھون سے کچھ نظر نہین آتا فراق مین

غمخوار دل نہین کوئی رو رو کے روز و شب
ہم کھوتے ہین تن تنہا فراق مین

گھر خالی دیکھتے ہی بھر آتا ہے جی مرا
دل خالی ایک دم نہین ہوتا فراق مین

تنہائی مین خوشی کی خوشی غم کا غم نہین
ہنسنا خوش آئے ہمکو نہ رونا فراق مین

وہ دل نہین نہ وہ سر و سودا نشاط کا
سامان عیش سب ہین مہیا فراق مین

فرقت مین زندگی کا مزہ تلخ ہوگیا
بھاتا نہین ہی میٹھا سلونا فراق مین

جو صورت آشنا تھے وہ پہچانتے نہین
کچھہ فرق میری وضع مین آیا فراق مین

حالت غشی کی رہتی ہی اب رات دن ہمین
اگلا سا جاگنا ہی نہ سونا فراق مین

سردی آہ گرمی دل برشگال چشم
موسم خلاف ہوگئے اک جا فراق مین

نیرنگی بہار و خزان دیکھتے ہین ہم
آنکھین ہین سرخ زرد ہی چہرہ فراق مین

وحشت دکھا رہی ہی زمانہ کے انقلاب
صحرا ہی شہر شہر ہی صحرا فراق مین

اپنی خدائی مین کسی بندہ کو تا ابد
میری طرح نہ رکھیو خدایا فراق مین

افسوس جی کے جی ہی مین ارمان رہ گئے
آتی ہین حسرتین ہمین کیا کیا فراق مین

واحسرتا کہ جانی نہ کچھہ قدر وصل کی
ہی دل سے کس قدر ہمین شکوہ فراق مین

کچھہ مطلب دلی نہین آتا ہی تا بلب
ہی دل زبان مین تفرقہ گویا فراق مین

فرقت کی کاوشون سے جگر لخت لخت ہے
خوناب ہوگیا دل عزہو فراق مین

سمجھے فراق یوسف و یعقوب کو وصال
قصہ اُسنے جو زلیخا فراق مین

مرتے ہین جیتے جی غم فرقت مین بے اجل
ہر دم ہی یاد وصل مسیحا فراق مین

ہے طرفہ ماجرا کہ نہ نکلا غبار دل
آنکھون سے میری بہ گئے دریا فراق مین

خدما صفا خوش آئے نہ دع ماکدر ہمین
کیا کام صاف و درد ہو صہبا فراق مین

جی بامزہ ہی نشۂ فانی سے اسی مذاق
جام بقا سے ذوق رکھہ اپنا فراق مین

مستانہ مدح ساقی کوثر مین پڑھ غزل
پی لے شراب وصل کا پیالہ فراق مین

ورد زبان ہے نام علی کا فراق مین
ہے کام دل عشق مولی فراق مین

ہجر ابو تراب مین لوٹون ہون خاک پر
خاک اوڑھنا ہے خاک بچھونا فراق مین

جب بیٹھتا ہون خاک پہ کہتا ہون بوتراب
اٹھتا ہون کہہ کے یا علی اعلا فراق مین

دشت نجف ہے اس شہ والا کا تخت گاہ
ہین حاملان عرش معلا فراق مین

گر قامت علی کا نہ سایہ ملے انہین
ہون خوب خشک سدرہ و طوبی فراق مین

رہتا ہے سوز فرقت ساقی سے دل کباب
ہر دم جگر سے اوٹھتا ہے شعلا فراق مین

شوق لقا ہے ہر شب تاریک ہجر مین
دیکھون کہین وہ چاند سا مکھڑا فراق مین

منہ سے نقاب اٹھا کے ذرا دیکھ لو ہمین
ہم رنج و غم اٹھاتے ہین کیا کیا فراق مین

تسکین دل ہو بندہ کی اے واصل خدا
تڑپون کہانتک اے حبیب آقا فراق مین

دکھلایئے جمال مجھے بہر ذوالجلال
ملجایئے کبھی تو خدارا فراق مین

کیجے برائے رحمت عالم نگاہ رحم
مین منتظر ہون فضل و کرم کا فراق مین

ہیبت سے ہجر کی دل ذرہ ہوا ہے آب
مت رکھ بروح فاطمہ زہرا فراق مین

حسن حسن دکھلایئے بہر حسن حسین ع
دیدار چاہتا ہون تمہارا فراق مین

باطل ہو وہ جو سمجھے نبی و علی مین فرق
واصل نہو گا حق سے رہیگا فراق مین

صل علے محمد و آل محمد ص
ہے عاشقون ورد و وظیفہ فراق مین

ذوق ولائے ساقیٔ کوثر سے اسے مذاق
وصلت کا مینے ذائقہ پایا فراق مین

آنسو تم بھی کوئی دم کو مری جان دلمین
آن کی آن مرا جی بھی ہے مہمان دل مین

دم نکلتا ہے کوئی بات نکالو منہ سے
جان مین کچھ تو کہو کیا ہے بھلا ہان دل مین

ملک الموت کے سر صدقہ ہوئے وقت وصال
ای پری وصل کے کیا کیا نہ تھے ارمان دلمین

عذر بدتر ہے گنہ سے نہ مری لاش پہ رو
ہو مرے قتل سے قاتل نہ پشیمان دل مین

دشت وحشت مین بھی جسکے مری وحشت نہ گئی
دل بیابان مین رہا اور بیابان دل مین

دل نشین ہو گئے لب اوسکے مسی مالیدہ
سنگ اسود بنے یہ لعل بدخشان دل مین

نہ ملا ہا ہے وہ دلدار وجانی ایک دم
جی کی جی ہی مین رہی دلکے سب ارمان دلمین

خون چشم اپنا جو پانے دے زمین دل کو
نکلے بوٹا سا کوئی سرو خرامان دل مین

ہجر مین بھی مجھے وصلت کا مزہ ہے ہر دم
دل مرا خواہش جانان مین ہے جانان دلمین

سبزۂ خط کو ترے دیکھ کے طوطے اوڑ جائین
صفت آئینہ طوطی بھی ہو حیران دل مین

فے البدیہہ یہ غزل اکدم مین مین کہتا ہون ولا
جانتا ہے مجھے ہر ایک سخندان دل مین

زال دنیا کے وہ مومن نہین آنکا مذاق
رکھتا ہے ذوق ولائے شہ مردان دلمین

خوابین دکھلائین اسنے ایسی پیاری انکھڑیان
دیگئین دل لیکے جی کو بیقراری انکھڑیان

گر نشہ مین دیکھتے ساقی کی پیاری انکھڑیان
حشر تک کھلتین نہ مستی سی ہماری انکھڑیان

میٹھی اور کڑوی نگاہون انکے ہین شہید
شہد کی چھریان ہین اوربس کی کٹاری انکھڑیان

سبزی و سرخی سیاہی سے ہے پھولا اک چمن
اس گل رعنائی ہین فصل بہاری انکھڑیان

خون مردم پی لیا اور ہوگئین پاک وصاف
اب دکھاتین آنکی پرہیزگاری انکھڑیان

مستیان مدہوشیان بیماریان خونریزیان
دیکھیے کیا کیا دکھاتی ہین تمہاری انکھڑیان

کشتیان مستونکی بھرتی ہین مے دیدار سے
اپنے لنگر خانہ کو رکھتی ہین جاری انکھڑیان

خاک ہین ملجاتین مارے شرم کے نرگس کے پھول
شرمگین دیکھین جو اُس گل کی خماری انکھڑیان

منتظر ہون اک نظر آنکھین ذرا دکھلایئے
مجھکو دکھلاتی ہین دیکھو انتظاری انکھڑیان

مینہ مری آنکھونسے برسا جب ہوئین اُنسے دوچار
چشمۂ رحمت ہین یا ہین شان باری انکھڑیان

اوس کمان ابرو کی نظرونسے نہین بھرتا ہے جی
دم بدم دل پر لگاتین تیر کاری انکھڑیان

چشمہای خلد سے کیا کام مستون کو مذاقؔ
ساقیِ کوثر کی دیکھینگے خماری انکھڑیان

پھرتا ہے اس روش سے وہ سرو چمان چمن چمن
باغ مین جیسے آب جو ہووے روان چمن چمن

عکس رخ نگار سے گل ہین ہزار و کنا
غنچۂ دل ہے باغ باغ گلبنِ جان چمن چمن

دیدۂ عندلیب سے جبکہ روان ہو جوی خون
تازہ بہار گل دکھائے فصل خزان چمن چمن

عشق رخ نگار مین کھائی ہین خار غم ہزار
کیجیے نہ بلبلونکی شکل آہ و فغان چمن چمن

خاک سے کس شہید کے آہ اگا ہے گلستان
بلبلین ہین بہ سوز و ساز مرثیہ خوان چمن چمن

ہوگئین خشک ٹہلیان سبز برنگ شاخ گل
مرغ قفس نے جب کہا وقت اذان چمن چمن

سرو رواں گاہ ہی قمری ہنوا کیطرح
نالی چلا مین باغبان برگ گل و بہار سے

ہر لب جو پہ ہم پھرے تشنہ لبان چمن چمن
ہوگا سدا ہرا بھرا باغ جہان چمن چمن

ساقی گلعذار بھی پھول سدا بہار ہے
چھوڑ کے میکدہ مذاق پھر ہی کہان چمن چمن

قید یہ نہین تیرہ بختو نہین سیہ کار نہین ہون
لب بلا ابرو بلا آنکھین لڑا کچھ تو ہی
دم بدم آہ شرر افشان بھی ہی رونیکے ساتھ
دل کو مژگان کا ہی کھٹکا رات کو ابرو کا خوف
مینے خوش ہو کر رکھا سر جب خم شمشیر پھ
ساتھ غیرونکے مرے پھولو نہین ہی وہ شگ گل
میکشون ہو نہین خمار عشق ساقی مین مدام
ہون بہار و ہین برگ خزانی کی روش
سایہ سان ہمراہ ہون سبکے مگر سب سے جدا
آپ کی مجکو خبر ہی کچھ خبر اپنی نہین
آب و آتش ہون نہ باد و خاک ہون کیا خاک ہون
عشق سی ہی عشق مجکو عشق عاشق مجھپہ ہی
کرلیا مذہب کو تسلیم و رضا کے اختیار

پر بلا سے تار کاکل گرفتارون مین ہون
مین نہ زندہ نہین نہ مردہ نہین نہ بیمار نہین ہون
دیکھو طرفہ ماجرا پانی ھی انگار نہین ہون
روز تیر نہین گذارا شبکو تلوار نہین ہون
ہنسکے قاتل نے کہا کیا مین ستمگار نہین ہون
کیا تماشا ہی کہ پھولو نہین بھی ہون خار نہین ہون
بیخود نہین ہون نہ مستو نہین نہ ہشیار نہین ہون
نے گلو نہین ہون نہ غنچو نہین نہ مین خار نہین ہون
مین نہ گلچین نہین نہ کوچہ نہین نہ بازار نہین ہون
کیا خبر ہی بیخبر ہون یا خبردار نہین ہون
نے فلک پر نہ ثوابت مین نہ سیار نہین ہون
وہ مرا طالب ہی مین اوسکے طلبگار نہین ہون
اب نہ مجبور نہین ہون نہین اور نہ مختار نہین ہون

دل ہے میری دلبری مین دلکی دلدار نہین ہین
دل مرا دلدار ہے مین دلکے دلدار نہین ہون

رات دن ہو نہین خیال چشم ساقی مین مذاقؔ
اونگھتا ہو نہین نہ سوتا ہون نہ بیدار نہین ہون

ہر خونسے کاہش غم مین انکھونسے چھپ جاتے ہین
رکھتا ہو نہین پاؤن پر تو پاس سے سر کے جاتے ہین
اوسکے در سے جب اوٹھکر ہم اپنے گھر کو جاتے ہین
گہ آنکھین یاد آتی ہین گہہ لب اوسکے یاد آتے ہین
جیون جیون مین چاہون انکو وہ غیر کو چاہے جاتے ہین
گاہ تبسم کرتے ہین اور گاہ ہے آنکھ دکھاتے ہین
جھوٹ کہا ہے جان کسینے کون ہے عاشق کسکا عشق
غیر کی خاطر یار نے اکثر آنے سے ہمکو منع کیا
عشق مین ہم مجبور ہین جانی یہ کافر ہے خود مختار
آپ نے جب سے پاس ہمارے آنا جانا چھوڑ دیا

شکل ہلال نظر ہم بھی اب گاہے ماہے آتے ہین
اوتنا ہی وہ روٹھتے ہین ہم جتنا اونکو مناتے ہین
آتے ہی آتے پھر جاتے ہین کب ہم بیٹھنے پاتے ہین
مر مر کے جی جاتے ہین اور جی جی کر مر جاتے ہین
حق تو یہ ہے حق محبت ہم بھی نبھائے جاتے ہین
بات مین ہمکو ہنساتے ہین اور پل مین ہمکو رلاتے ہین
سچ تو یہ ہے تجھسے ملکر جی کو ہم بہلاتے ہین
غیرت کو ہم راہ بتا پھر گاہے گاہے جاتے ہین
کب مانے ہے کتنا ہی اس دلکو ہم سمجھاتے ہین
آپ مین گہہ ہم آتے ہین گہہ آپ سے باہر جاتے ہین

یون تو کسکا منہ ہے صاحب جو کوئی ہم پر ہنسے مذاقؔ
تم ہنسواتے ہو غیرونکو ہم ہنسکر رہجاتے ہین

دلکو مین ڈھونڈون کہان باہر نہین گھر مین نہین
کیون نہ اس مجروح کے وہ خونکا پیاسا پھرے

میرے پہلو مین نہین زلف معنبر مین نہین
آپ تو قاتل ذرا بھی تیرے خنجر مین نہین

نرگس مخمور ساقی مین جو دیکھی آب وتاب
وہ جھلک ستون مے گلگون کے ساغر مین نہین

حکم دیکر قتل کا مجھکو بچا لیتے ہین وہ
لطف یہ ہے کہتے ہین ہان کہکے دم بھر مین نہین

قامت رعنا سے اوسکے کیونکہ نسبت دون مذاق
یہ چلن یہ ناز یہہ شوخی صنوبر مین نہین

غیر اوس سر کی قسم کھاتے ہین
ہم ابھی پائین تو سم کھاتے ہین

وصل کسطرح ہو ملنے پہ مرے
آپ فرقان کی قسم کھاتے ہین

دلمین لاکر قد دلبر کا خیال
میوہ نخل ارم کھاتے ہین

غم دلدار مین جز خون جگر
نہ تو پیتے ہین نہ ہم کھاتے ہین

اے مذاق آتی ہے بس دل پہ شکست
اوسکے کاکل جو ہین خم کھاتے ہین

جان جاتی رہے پر دل تو نہین آئے کہین
موت آجاے دلے کوئی نہ مرجاے کہین

اونسے کیونکر بنے بگڑا ہے نصیبہ اپنا
خود وہ ملجائین جو قسمت مری لڑجاے کہین

یار کے منہ سے یہی بات خوش آئے مجکو
ہوکے ناخوش جو کہا اونسے تو مرجاے کہین

سن چکے سکڑون پیغامبرونکی باتین
اپنے منہ سے تو کوئی بات وہ فرماے کہین

ہمنشین مین نہ اٹھون پر نہ اٹھون حشر تلک
در دولت پہ وہ دلدار جو بٹھلاے کہین

سر رہ آپکے ہون عرشی و فرشی پامال
دیکھے سر دولت پابوس اگر پاے کہین

موت آجاے تو جیتو نہین تو پڑجاے مذاق

جان جائے تو مری جان مین جان آئے کہین

نامہ منظوم

نامہ مین یا فقیر و یا بادشا لکھون
بندہ خدا کا تمسکو لکھون یا خدا لکھون

لوح و قلم پہ پاؤن اگر خوب دسترس
نام خدا اگچھہ آپ کی مدح و ثنا لکھون

کاغذ کی لوح صاف پہ سجدہ کرے قلم
سرنامہ لکھہ کے نام اگر آپکا لکھون

جی چاہتا نہین کہ جدائی کا نام یون
ہو جس سے دل ملا اوسے کیونکر جدا لکھون

کیا ولگی آرزو سے کہون آرزوے دل
ہو تمہی مدعا تمہین کیا مدعا لکھون

ہر دم برنگ خامہ سیاہی سے کام ہے
ہون بسکہ روسیاہ سیہ کار کیا لکھون

پاؤن نکلے نیچے پاؤن سر ساق عرش کو
اپنے تئین جو آپ کا مین خاکپا لکھون

ہون منتظر مدام کرم کی نگاہ کا
مین کیفیت انتظار کا کیا ماجرا لکھون

کیا کام ہے مذاق مجھے قیل و قال سے
مستانہ اب کوئی غزل حالیا لکھون

ساقی کہین مذاق مے آشام ہے کہین
وہ کام دل کہین ہے یہ ناکام ہے کہین

مے کش کہین مدام کہین میکدہ کہین
جلسہ کہین ہے جم ہے کہین جام ہے کہین

ہم شہریون مین اپنے عجب تفرقہ پڑا
دور فلک مین مستونکو آرام ہے کہین

رندان فاقہ مست کو ملتی نہین شراب
اس دور مین ہے قرض کہین وام ہے کہین

اس آفتاب کا نہ طلوع اور نہ ہے غروب
آغاز کچھہ نشہ کا نہ انجام ہے کہین

جاری ہین فیض ساقی کوثر سے میکدے
بذل و کرم کہین ہی تو انعام ہے کہین

کیا دور ہے جو ساقی دوران یہ حکم دے
لانا ادھر مذاقؔ مے آشام ہی کہین

یون دیدہ و دانستہ دکھا جاتے ہو آنکھین
دیکھے کوئی تو صاف چرا جاتے ہو آنکھین

کسطرح کھلے آپ کی پوشیدہ عنایت
ظاہر مین تو تم ہمسے چھپا جاتے ہو آنکھین

کاٹی نگہہ تیز سے ان آنکھونکی جالی
بگڑی ہوئی نظرونسے بنا جاتے ہو آنکھین

بیداری مین تارونسے لڑا کرتی ہین آنکھین
جب خواب مین آنکھونسے ملا جاتے ہو آنکھین

در پردہ مری پردہ دری مد نظر ہے
پردے کے جو اوجھل سے لڑا جاتے ہو آنکھین

صوفی وہین بس ناچتے ہین پتلیونکی شکل
جب رقص کی حالت مین دکھا جاتے ہو آنکھین

غش آکے مری پتلیان چڑھ جاتی ہین ایجان
تیوری کو چڑھا کر جو دکھا جاتے ہو آنکھین

دیکھا تو وہ کہتا ہی مذاقؔ آنکھ بدل کر
تم گھور کے صاحب مری کھا جاتے ہو آنکھین

در سفر بشوق وطن نوشتہ شد

جو ٹھہرون گھر تو نکالے ہی بار بار وطن
کرون سفر تو رکھے مجھکو بیقرار وطن

جو یار تھے ہوئے اغیار اپنے گھر باہر
نہ یار اپنا سفر ہے نہ اپنا یار وطن

سفر وطن مین ہو کیا خاک دل لگی اپنی
رکھے ہی جی مین کدورت سفر غبار وطن

نہ دیس چور ہی نہ پردیس مجھکو بھیک ملے
سفر مین کیا کرون اور کیا سہون مین یار وطن

ہوئے ہین دوست مرے بال بال کے دشمن
وبال جان ہین چھڑاتے ہین رشتہ دار وطن

گدا بناتا ہی شاہونکو عشق خانہ خراب
فراق یار مین چھوڑے ہین شہر یار وطن

سفر مین دیکھتے ہین روزگار کی گردش
دکھائے دیکھیے کس روز روزگار وطن

مسافرت مین گلوگیر ہی وطن کی فکر
ہوا سفر مین بھی آکے گلے کا ہار وطن

برنگ ابر رولاتا ہے موسم بارش
سفر مین یاد دلاتا ہے بار بار وطن

بنا زمین کا گز اب زمین پکڑے گا
چھوڑا اسے چرخ نہ چھوٹیگا خاکسار وطن

سفر پہ شکل سفر بنکے دکھ دکھاتا ہے
بہار خلد کی دکھلاے ہی بہار وطن

ہی ہنسنا بولنا اہل وطن کا پیش نظر
سفر مین ہمکو رولاتا ہی زار زار وطن

سفر ہوا مجھے لشکر سے شیوپوریکا پیش
وطن سے چلکے جو سمجھا گوالیار وطن

علو اپنا پہاڑونمین مین اگر چاہون
کرے بجرم سفر مجکو سنگسار وطن

جو کامران ہون سفر مین تو کیا بکار آمد
ٹھہر چکا مرا مسکن مآل کار وطن

نہ جان و تن مین توان ہی نہ پاؤنمین طاقت
پیادہ چل کے نہ پاؤنگا زینہار وطن

کمر مین توشہ ہی نہ راہ بھروسہ ہی
ملے گا دیکھیے کیا کھاکے ابکی بار وطن

نہ شیوپوری مین رہا پھر چلا مین نرور کو
پہونچ رہونگا مین چل پھر کے پنہین یار وطن

سفر وطن مین یہ ہے خیر و عافیت بارے
دوبارہ خیر سے پھر جاؤن ایکبار وطن

کہان بدایون کسی رنگ برج کو پاؤن
کنار گنگ پہ جا پہونچون در کنار وطن

بلا سے ہی وہ سلطان جی کا بن قاصد
کنار سوت ہے گنگا کے اپنا یار وطن

ہوئے ہین دوست مرے بال بال کے دشمن
وبال جان ہین چھڑاتے ہین رشتہ دار وطن

گدا بناتا ہی شاہونکو عشق خانہ خراب
فراق یار مین چھوڑے ہین شہر یار وطن

سفر مین دیکھتے ہین روزگار کی گردش
دکھلائے دیکھئے کس روز روزگار وطن

مسافرت مین گلو گیر ہی وطن کی فکر
ہوا سفر مین بھی آکر گلے کا ہار وطن

برنگ ابر رولاتا ہے موسم بارش
سفر مین یاد دلاتا ہے بار بار وطن

بنا زمین کا گز اب زمین پکڑے گا
چھوڑا اسے چرخ نہ چھوٹیگا خاکسار وطن

سفر بہ شکل سقر بنکے دکھ دکھاتا ہے
بہار خلد کی دکھلاے ہی بہار وطن

ہی ہنسنا بولنا اہل وطن کا پیش نظر
سفر مین ہمکو رولاتا ہی نار زار وطن

سفر ہوا مجھے لشکر سے شیوپوریکا پیش
وطن سے چلکے جو سمجھا گوالیار وطن

علو اپنا پہاڑونمین ہین اگر چاہون
کرے بجرم سفر مجھکو سنگسار وطن

جو کامران ہون سفر مین تو کیا بکار آمد
ٹھہر چکا مرا اسکن مآل کار وطن

نہ جان و تن مین توان ہی نہ پامین طاقت
پیادہ چل کے نہ پاونگا زینہار وطن

کمر مین توشہ ہی نہ راہ بھروسہ ہی
ملے گا دیکھئے کیا کھا کے اکی بار وطن

نہ شیوپوری مین رہا پھر چلا مین نروسکو
پہونچ رہونگا مین چل پھر کے یونہین یار وطن

سفر وطن مین ہے یہ ہے خیر و عافیت بارے
دوبارہ خیر سے پھر جاون ایکبار وطن

کہان ہد آیون کسی رنگ برج کو پاون
کنار گنگ پہ جا پہونچون درکنار وطن

بلا پتہ ہی وہ سلطانجی کا بن قاصد
کنار سوت ہے گنگا کے اپنا یار وطن

پس از سلام و دعا دوستونکو کیا لکھون
غرض کسیکا چھوڑائے نہ کردگار وطن

کہون سفر کی مصیبت کی ایک دو باتین
کبھی جو خواب مین ہو دو بدو دوچار وطن

سفر کی دل سے کدورت مٹے تبھی اے چرخ
صفائی جی کی ہو جو پہونچے خاکسار وطن

یہ خاکسار ہی ہندوستان مین نووارد
قدیم ہی غربا کا نہ یہ دیار وطن

مدینہ و نجف و دشت کربلا بغداد
قدیم سے ہین بزرگونکے اپنے چار وطن

الٰہی مجکو وسیلہ ظفر کا ہو یہ شعر
سفر ہو یاور بخت اپنا بختیار وطن

مدام شکل زمین آسمان رہے قایم
رہے جہان مین مذاق اپنا برقرار وطن

مجھسے ملنے مین نکرائے مرے عیسے پرہیز
ایسے بیمار تو جیتے نہین مرجاتے ہین

آؤ ملجاؤ نہ اے یار لڑائی لٹھا تو
لڑتے ملتے ہین بگڑتے ہین سنور جاتے ہین

دیکھو کب تک مری آنکھونسے رہوگی اوجہل
نظر آجاؤ کہ اب دیدہ تر جاتے ہین

دل کے دن مل تو خدا جانے کہ پھر آئین نہ آئین
رات کی رات ہین مہمان سحر جاتے ہین

منہ سے بولو ذرا کام آوگے کسدن صاحب
بات رہجاتی ہی اور دن تو گذر جاتے ہین

تن مردہ سے مذاق آج سفر کرتے ہین
جان چھوڑے ہوئے دلدار کے گھر جاتے ہین

وله

گلہ نہ خط کا لکھون نے لکھون پیام تمہین
سلام بھی نہ لکھا تمنے بس سلام تمہین

روز ازل سے خاک بسر ہو نہین نصیب
لکھی ہی سرنوشت یہی خط غبار مین

لامکان پہ دوڑین سودائی ترے	وله	نہ فلک کے گر ہون چکر پاؤن مین
طلسم کن کی صورت لاکھ افسون اک نظارہ مین	وله	نظر آئی تری چشم سخنگو کے اشارہ مین
رسول اللہ کی جان جہان خاتون جنت ہین	وله	علی ہی دوجہان کا باپ مان خاتون جنت ہین
بخشش مین کیا کلام عقوبت کا ذکر کیا	وله	مین ذاکر حسین علیہ السلام ہون
نالہ نہین نہان ہے مرے دلکی اوٹ مین	وله	مجنون چھپا ہی لیلے کے محمل کی اوٹ مین
موسے کی طرح دیکھہ تجلی کوہ طور		ای چشم یہان پہاڑ ہی اک تل کی اوٹ مین
دیکھا اون لبون مین خندۂ دندان نما کی موج		نہر لبن نہان ہوئی ساحل کی اوٹ مین
عشق مین عزت ہی جو عزت نہین	وله	ذلت عاشق سے جو ذلت نہین
مرتے ہین ہر دم لب جان بخش پہ		ہمکو تو مرنے کی بھی فرصت نہین

رباعی

ہے تری درگاہ کی وہ عز و شان		آتے ہین بہر زیارت قدسیان
دے مذاق آئے نوا کو افتخار		فخر دنیا فخر دین فخر زمان

قطعہ

ستارہ کی شکل مین شب و روز		ہون گردش آسمان سے حیران
چمکا دے مرے ثوابت بخت		اے قطب سپہر مہر یزدان
تیرہ باطن خاک دیکھے جلوۂ تنویر کو		ہو رسائی کیونکہ شمع طور تک گلگیر کو
پھاڑ کر پھینک اے مصور کاغذ کشمیر کو		پردۂ دل کا ورق لا یار کی تصویر کو

ہوکے بیخود تو حسد اکھتا بتِ بے پیر کو
زاہدا کچھہ بھی سمجھتا گر مری تقریر کو

آسمانی پھینک کر نالے کے خاکی تیر کو
ایکدم مین گرد کردون عرش پر تنویر کو

گل کو بلبل صاف اوڑا کر چونچ مین لیجائیگی
شمع محفل سے تری کیا کام ہو گلگیر کو

من سمجھکر روشنی کو شمع کی ڈرتے رہے
ہجر کی شب سانپ کا پھن سمجھے ہم گلگیر کو

گوشت کیا اک وار مین سب ہڈیان تک کھا گئی
چاہیئے کہنا ہما سفاک کی شمشیر کو

مذہب عاشق مین رقص بسملانہ ہی نماز
کیا شہید ناز جانے نیت کو تکبیر کو

جز غبارِ حسرتِ جانان نہ پائی خاک بھی
جبکہ پہلو چیر کر ڈھونڈا دل دلگیر کو

زخم کے سینہ کو ہی لپکا بوسہ سوفار کا
چاک سینہ مین لب معشوق کہیے تیر کو

بلبل دیوانہ ہی اے باغبان نازک دماغ
موج بوے گل ہی زیبا پاؤنکی زنجیر کو

ناک مین دم آکے نکلا تیرے سودائی کا ہاے
نزع کے دم ہمنے دیکھا پھوٹتے نکسیر کو

مصحفِ روے صنم پر خال ہی اور خط ہمیز
ایک نقطہ مین لکھا خالق نے کل تفسیر کو

باتین کرتے ہین تصور مین عجب صورت سے ہم
روبرو آنکھون کے لاکر یار کی تصویر کو

پھاڑکر سینے کا پردہ دل ہم آغوشی کرے
سوئین گر چھاتی سے لپٹا کر تری تصویر کو

ایسی لکنت ہی صنم تیری زبان تیز مین
سُنکے کٹتے ہین کلیم اللہ بھی تقریر کو

زخم کاری دلکے ہوتا ہی بڑی او چھونکا کام
صاف پی جاتے ہین ہم آب دم شمشیر کو

سر مین سودا ہی جو اوسکے ابروی خمدار کا
جانتا ہون نیمچہ ہر حلقہ زنجیر کو

وہ معلم تھا ملک کا تو ہی انسانکا ادیب
جانتا ہون شیخ تجھکو اور تیرے پیر کو

چشم ساقی سرمئی ہی یا گلابی نرگسی | یا ملایا جام مین مشک و گلاب و شیر کو
کھولکر زلفین مرا دل پھانس تب ابرو چڑھا | چاہیئے تیغین لگانا باندھ کر زنجیر کو
کیمیا گر تجھکو رمز خاکساری گر ملے | پھینکدے زر کو ملادے خاک مین اکسیر کو
ناف نیفے مین اگر اپنا بناے آشیان | کچھ خوشی کی جا نہین ہی بلبل و دلگیر کو
پھر رہی تنکے چننے کی جب گیا غنچہ چٹاپ | دم مین کرتی ہی صبا برباد اس تعمیر کو

اس تجاہل کا مین اُس قاتل کے کشتہ ہون مذاق
ذبح کے دم مجھسے پوچھا جانکر تکبیر کو

آنکھون مین جو آئین دل دلگیر سے آنسو | پی جاؤن چرا کر کسی تدبیر سے آنسو
دل کاوش مژگان سے مرا کٹ کے بہا ہی | آنکھون سے روان ہین جو مری تیر سے آنسو
جسطرح کہ مینہ برسے ہی تاثیر ہوا سے | برسے ہین مری آہ کی تاثیر سے آنسو
سودے ہے مین کسی زلف کے رونیکی جو لہر آئی | ہم چشمی کرین موج کی زنجیر سے آنسو

کچھ خیر مذاق اب نظر آتی نہین دلکی
آتا ہی مری آنکھو مین تاخیر سے آنسو

دم مین نہین دم کشتہ تو نکلے دم لو اجی دم لو | الدم کو تو مت ہاتھ مین تم تیغ دو دم لو
بسم اللہ اگر قتل کی مرضی ہی تو بہتر | پر عاشق ابرو ہون تو مسجد مین قسم لو
مارا نہ مجھے پر غیر کو قاتل سے منے جلایا | وہ ظلم ہوا انتہا ہی یہ اک اور ستم لو
سینہ مرا اندوہ والم کا ہے سفینہ | اے حضرت دل لکھنے کو نا لونکی قلم لو

وہ نام سنادو تو مین دیتا ہون دل و جان
اے زاہدو گر راز کھلے پیر مغان کا

للہ مرے آگے نہ کوئی نام صنم لو
میخانہ مین تو سر ہی کے بل جاکے قدم لو

اوکھڑے ہوئے مستانہ سخن کیجیو جم جم
جلسہ مین مذاق اوسکے کوئی دور تو جم لو

بلند و پست مین حاکم حکم تو
کبھی جور و ستم کرتا ہے بیحد
مجھے ہی عشق کی دولت کی ثروت
تو ہی اپنا وجود اپنا عدم ہے
نہین ممکن کہ ہم تم ہوئین باہم
نہ اک دم بھی لگر تو نے کیا یاد
دکھایا تو نے جو نا دیدنی تھا
سنو ہند کا ظلمت کدہ کر

خدا اوپر ہے اور نیچے صنم تو
مجھے کچھ چاہتا ہے بیش و کم تو
رکھے ہے حسن کا جاہ و حشم تو
حدوث اپنا تو ہی ہے اور قدم تو
کبھی ہمسے نہو دے گا بہم تو
نہین بھولا ہے مجکو ایک دم تو
مجھے کیون دیکھکر ہے چشم نم تو
کہ ہے ماہ عرب مہر عجم تو

مذاق رند ہووے مست و سرشار
کچھ ایسا مجھپے ساقی کرم تو

بشکل پیر مغان کیف جام باقی ہو
ہر ایک صدا مین ہے بانگ الست در پردہ
نشہ کی دیکھ کے صورت ہو مست و دیوانہ

نشہ شراب کا پتلہ بنے وہ ساقی ہو
نوا ہی ساز حجازی ہو یا عراقی ہو
منہ سے مین آکے جو نسے پری ملاقی ہو

مجھے معاف کرین مست متفق ہو کر ‌ ‌ ‌ نشہ مین گر حرکت کوئی اتفاقی ہو

مذاقؔ شوق دل اپنا زبان پہ آتا ہو
نہ کیونکہ شعر مین مضمون اشتیاقی ہو

میری اوسکی نہ کھچین مانی سے تصویرین دو ‌ ‌ ‌ ہو گئین ایک جو کین نقشہ کی تحریرین دو
لب عیسی کو ملا معجزہ موسی کو کلام ‌ ‌ ‌ اوسکے منہ کی کہین سنلین تھین جو تقریرین دو
آنکھین آیات الہی ہین بعینہ اوسکی ‌ ‌ ‌ پلکین ہین زیر و زبر ابرو ہین تفسیرین دو
گنگ گویا ہو جو دیکھے سے تو گویا گونگا ‌ ‌ ‌ جنبشین لب کی تمہاری ہین یہ تاثیرین دو
ابروؤن کا تری سفاک تصور کرکے ‌ ‌ ‌ دل مجروح پہ پھر کھائینگے شمشیرین دو
کب مسی تیرے لبون پر ہی برب کعبہ ‌ ‌ ‌ سنگ اسود کی ہین یاقوت پہ تحریرین دو
ای جنون قید سے ہم چھوٹے نہ جیتے نہ ہوے ‌ ‌ ‌ ہر کڑا قبر مین زندان مین تھین زنجیرین دو
ق
روبرو تیرے سنون یوسف مصری کی نبات ‌ ‌ ‌ ہین مجھے قند مکرر تری تقریرین دو
رات دیکھی ہین جو سوتے ہین کسیکی زلفین ‌ ‌ ‌ اے جنون ہین مری اس خواب کی تعبیرین دو
یا تو ہو وینگی مجھے وصل کی راتین زودی ‌ ‌ ‌ یا گلے میرے پڑینگی کہین زنجیرین دو
آپ یہان آیئے یا بندے کو بلوایئے وان ‌ ‌ ‌ ہین ملاقات کی صاحب یہی تدبیرین دو

سر محبوب پہ گیسو نہین چھوٹے ہین مذاقؔ
لٹکی ہین عرش چوٹی سے یہ زنجیرین دو

خلق کا کارساز ہے اللہ ‌ ‌ ‌ کیا ہی بندہ نواز ہے اللہ

عشق خال بتان سے ہوگی نجات
کیونکہ بخشنہ نواز ہے اللہ

اپنے زہد وریا پہ ناز نکر
زاہدا وہ بے نیاز ہے اللہ

عاشق تیرہ بخت کی شب ہجر
کیا قیامت دراز ہے اللہ

نہ بچا نہ مذاق مست رہے
پھر ہی اوسکی نماز ہے اللہ

ولہ

ممدوح ہے سبکا ایک خالق ہی گواہ
مخلوق دوئی مین ہورہی ہے گمراہ

ایک دفعہ نہ سمجھو تو بہ تکرار کہون
اللہ محمد ہے محمد اللہ

ولہ

دل ہوگیا اپنا بت آزاد کا بندہ
بندہ ہوا اوس حسن خداداد کا بندہ

ازاد گلستان جہان سے ہی وہ جیون سرو
ہر سرو ہی اوس غیرت شمشاد کا بندہ

ولہ

دل سوزان سے گر نکالون آہ
دم مین افلاک ہووین خاک سیاہ

ولہ

بیٹھے بٹھلائے غضب مین ہون اٹھا اللہ
یا وہ کب رحم سے پاس اپنے بٹھائے اللہ

پیا ہی ساقی کا مینے پیالہ مذاق توحید کا نشا ہے
وہ مست و بیخود ہون ذوق مے سے نہ یان خودی ہی نہ یان خدا ہی
نہ یان موحد ہی اور نہ توحید اور نہ واحد احد نہ تفرید
نہ فرد و دورا اور نہ حمد و تحمید نے محامد ہی نے ثنا ہی
نہ یہان ہی ذات وصفات و اسما نہ اسم ہی کوئی نے مسمے
یہان نہ کہنا ہی اور نہ سننا نہ جاننا ہے نہ دیکھنا ہی

نہ لامکان ومکین مکان ہی نہ عرش وفرش وزمین زمان ہی
فلک ملک ہی نہ انس وجان ہی جہان وجان ہی نکوئی جا ہی
یہان نہ جبریل ہی نہ قرآن نہ نیک وبد اولیا نہ شیطان
نہ عالم آدم جنان ونیران نہ نور وظلمت ہے نے ضیا ہی
یہان نہ اول ہی اور نہ آخر یہان نہ باطن ہے اور نہ ظاہر
نہ شش جہت اندر او باہر نہ تحت وفوق ارض اور سما ہی
نہ یہان کلام اور نہ صوت سرمد نہ یہان حکیم اور نہ بانگ انحد
قدیم وحادث نہ حد وبیحد نہ نیست ہست اور فنا بقا ہی
مقام ومنزل نہ قصد ومقصود اور نہ عابد نہ عبد ومعبود
نہ کوئی معدوم ہی نہ موجود اور نہ ذکر الہ لا ہے
طلب نہ طالب نہ کوئی مطلوب نہ عشق عاشق نہ حب ومحبوب
نہ آدم ابلیس زشت اور خوب نے جزا ہی نہ کچھہ سزا ہی
نہ کفر اسلام ہی نہ ایمان نہ مومن وکافر ومسلمان
نہ کچھہ حلال وحرام وکفران نہ لعن طعن اور برا بھلا ہی

نہ یہان ہی فانی نہ یہان ہی باقی نہ نام مینوش ہی نہ ساقی نہ یان کسی سے کوئی ملاقی نہ کام ذوق ومذاق کا ہی	
وہ ذکر نام خدا کیا ہی کام کرتا ہی	وہ نام کام ہمارا تمام کرتا ہی

خدا کی شان صنم کو جو اک سلام کرے
خدا سے بخدا اوس سلام کرتا ہے

صنم کے منہ سے کھلی ہمکو رمز وجہ اللہ
دہن سے کون اب اوسکے کلام کرتا ہے

ہر اک دہن سے وہ ہی نکلے سخن ہے باتون مین
زبان نہین ہے زبان سے کلام کرتا ہے

ہلال عید دکھاتا ہے نیم جانون کو
وہ نیمچہ کو اگر نے نیام کرتا ہے

کھڑی ہین طوبے عبث کمر باندھے
کب اونکو وہ قد رعنا غلام کرتا ہے

مجال کیا کوئی قاتل کے آگے دم مارے
وہ اچھی خاصی طرح قتل عام کرتا ہے

خوشی سے آتی ہے اک موج ناز آنکھون تک
خرام دل مین جو وہ خوشخرام کرتا ہے

ہوا ہے پیر مغان نیست ہست کا مختار
مذاق جام کو مے سے مے کو جام کرتا ہے

جان اے جان کسکے تن مین ہے
تو ہی در پردہ پیرہن مین ہے

ہم جہان جائین دل مین جانان ہے
ہمکو خلوت ہر انجمن مین ہے

جسم مردہ ہے اپنا خاک کا ڈھیر
زندہ در گور روح وتن مین ہے

مین وہ سودائی ہون کہ دم کی عوض
جوش سودا سے بدن مین ہے

دل ہے زلفون مین فلمین زلف کا دھیان
من ہے سانپون مین سانپ من مین ہے

کہون کس منہ سے دل ہی جانے ہے
کچھ عجب بات اوس دہن مین ہے

رتبہ یوسف سے کیون نہو برتر
دل گرا ایک چہ ذقن مین ہے

دل روشن مین جان روشن ہے
شمع طور آتشین لگن مین ہے

سب توجہ سے ذوق ہے مذاقؔ
یہ مزاجو ترے سخن مین ہے

وہ بت جلوہ فرما ہوا چاہتا ہی
ہر اک سنگ موسے ہوا چاہتا ہی

ترے وصل کی لہر پھر جی مین آئی
مگر قطرہ دریا ہوا چاہتا ہی

ہوئی میری صحبت سے وحشت کو وحشت
جنون کو بھی سودا ہوا چاہتا ہی

ترے دوش نازک پہ ہین بال بکھرے
مجھے دروشانا ہوا چاہتا ہی

خبر گرم ہی تیرے بسمل کی قاتل
کوئی دم مین ٹھنڈا ہوا چاہتا ہی

دکھا دو مجھے اُس مسیحا کا قامت
مرض پھر دوبالا ہوا چاہتا ہی

ہی جان تپان مثل سیماب مضطر
یہہ دل پارہ پارہ ہوا چاہتا ہی

ترے قدسے آسیب انسان پہ آیا
پری کو بھی سایا ہوا چاہتا ہی

مرا مان کہنا مذاقؔ اس سہی قد سے مل
ارے تو بھی مجسا ہوا چاہتا ہی

راستی منصور کی فتنہ ہی شور انگیز ہی
غیر حق کہنا دروغ مصلحت آمیز ہی

راہ ہی توحید کی کہتے ہین جسکو پلصراط
بال سے باریک ہی تلوار سے بھی تیز ہی

بال کی کھال اسجگہہ کھینچے ہی حق ناحق بجا
راہبر اس راہ کا شمس الحق تبریز ہی

دیکھہ تحریر جبین زاہد ہمارے سر نہ چڑھ
دستِ قدرت کی یہ اپنے پاس دست آویز ہی

زندگی عیسیٰ کی اب ہمکو نظر آتی نہین
اونکی آنکھونکا وہ اک بیمار بدپرہیز ہی

ہی دُرِ یکتا و لعلِ بے بہا ہر طفلِ اشک | چشمِ عاشق کا بھی خطہ کیا ہی مردم خیز ہی

خم کے خم پیہان ساقی میکش لنڈھاتی ہین مذاق
میکدہ مین کیا ہی نوشا نوش و ریزا ریز ہی

واعظ ہتو نکلے آگے نہ قرآن نکالیے
صورت سے اُنکی معنی قرآن نکالیے

ہی دلمین مدعا کی عوض جان نکالیے
جی کھوئیے پہ جی کا نہ ارمان نکالیے

اس دلمین اپنے تیر ہین کتنے ہی بی نشان
آپ اپنا دیکھ بھال کے پیکان نکالیے

ناسور دل پہ زخم لگا دیجیے چلتے دم
گریان مجھے بُلائیے خندان نکالیے

ہی جی مین ارتھی آہ کی شعلہ نہ لخت دل
پریون نکلے سر پہ تخت سلیمان نکالیے

لخت دل مسیح ہین وہ لعل جانفزا
اونکو نہ منہ سے لعل بدخشان نکالیے

ٹوٹین سر و ہیان مری گردنپہ سیکڑون
سر کاٹنے کا اور ہی سامان نکالیے

جرم نظارہ پر کہو آنکھین نکال دون
آنکھین نہ جیسے ایسی شہ خوبان نکالیے

جلا بیٹھی زبان تری ای چارہ گر ابھی
کچھ سوز دل کا منہ سے نہ درمان نکالیے

سہنے کو وہ لگے قافلے آتے ہین جان جان
سب جمع ہون تو زلف پریشان نکالیے

ای آنکھ دیکھے گر کسی مجنون کو پا فگار
پلکون سے اپنی خار مغیلان نکالیے

کاٹین زبان نہ بنگئے جیبہ ہر برگ گلستان
نالہ نہ منہ سے بلبل بستان نکالیے

ہو نٹھو نہ مری جان ہو آپ بات بولیے
للہ کچھ زبان سے ہون ہان نکالیے

آنکھو مین دیکھے کسی پردہ نشین کو جا
کہیے پری کو آنکھ سے انسان نکالیے

اک شب تو دل سے کھینچے اک آہ پر شرر
کعبہ سے ایک سرو چراغان نکالیے

مین ہون شہید جنبش تیغ نگاہ کا
اورون پہ آپ خنجر بران نکالیے

دوزخ ہو ساکنان دو عالم کو دو جہان
گر ایک نالۂ دل سوزان نکالیے

رکھیے نسیم گلشن جان سے شگفتہ طبع
دل سے ہوائے سیر گلستان نکالیے

زخم اور آئے لیکے مرے جان خلش بجائے
دل چیریئے جگر سے نہ پیکان نکالیے

دکھلائیے نہ کاوش مژگان کا انتظار
نشتر سے جلد دیدۂ حیران نکالیے

شام شب وصال ہے تارونسے اے فلک
دیو سپید کیطرح نہ دندان نکالیے

رہیے مذاق حشر کے میدان مین سرخرو
مضمون روئے شاہ شہیدان نکالیے

عشق مین دلکو نہ دل جانکو نہ ہم جان سمجھے
سمجھے دلدار کو دل جان کو جانان سمجھے

کچھ سمجھتے ہی سمجھتے نہ رہی کچھ بھی سمجھ
ہم سمجھ بوجھ کے دانائی کو نادان سمجھے

حال دل سنکے مرا جان کے انجان بنے
دل کا افسانہ سمجھکر نہ مری جان سمجھے

زلف و رخسار کو جانا کہ ہے کفر و اسلام
دل وارستہ کو کافر نہ مسلمان سمجھے

جانا سودائیون نے پہلو کو دل دلکو داغ
داغ کو بلبل دل گل کو گلستان سمجھے

جز و دل ہی سے گئے گل کیطرف دانا دل
ایک دانہ کو وہ تسبیح سلیمان سمجھے

یار کی جنبش لب دیکھتے ہی کام ہوا
رہ گئے دیکھکے منہ کچھ بھی نہ ہم ہان سمجھے

یوسف ہستی موہوم کو رکھا نہ عزیز
راہی مصر عدم کو بھی نہ مہمان سمجھے

وہ چھپایا کرین چھپتا نہین جو ین اُنکا لوح محفوظ ہے اُس مصحف ناطق کی زبان	لاکھ پردون مین ہم اُس شوخ کو عیان سمجھے سخن یار کو ہم آیۂ قرآن سمجھے

ہے مذاقؔ اپنے ہر اک شعر مین کیفیتِ دل
ذوق رکھتا ہو جو دلمین وہ سخندان سمجھے

میرے جانی کبھی آجا ترے صدقے جاؤن　　انتظاری ہے مجھے
کب تلک اس دل بیتاب کو مین بہلاؤن　　بیقراری ہے مجھے

آج کل ہو مین کسی پردہ نشین پر مفتون　　منہ نہ کس طرح ڈھکون
چشم خونبار رُخِ زرد کسے دکھلاؤن　　پردہ داری ہے مجھے

مرغ بسمل کی طرح اب تو تڑپتا ہے دل　　نہین آتا قاتل
کیا کرون کس سے کہون ہاے کدھر کو جاؤن　　اضطراری ہے مجھے

اسلئے چھوڑ دیا ہمنے ترے گھر آنا　　نہین بہتر جانا
روتی صورت پہ مین اغیار کو کیا ہنسواؤن　　شغل زاری ہے مجھے

نیئے چھوڑ کر تنہا مجھے کدھر کو گئے　　یہ طریقے ہین نئے
ڈھونڈھ حضرت دل کو مین کہانسے لاؤن　　کیا ہی خواری ہے مجھے

ہون ذرا دیر کا مہمان ملونگا اسے یار　　پھر کہین روز شمار
جلد آ جا [illegible] کہین مر جاؤن　　دم شماری ہے مجھے

ضعف سے [illegible] مذاقؔ ایسی طاقت ہوئی طاق

کیونکہ اب حال دل زار زبان پہ لاؤن - جان بھاری ہے مجھے

ساتھ اوسکے ہنسنے بولنے کی بات بھی گئی
رونیکی بات ہے کہ ملاقات بھی گئی

روحا ہونہین حشر بپا ہو گی حشر تک
گر اپنی روح مورد آفات بھی گئی

کیا شان حق ہے شیخ فنا فے الصنم ہوا
زہد وریا کی آج مکافات بھی گئی

سب واہیات تھی دل مضطر کی دم کے ساتھ
دل جب سے چل بسا وہ خرافات بھی گئی

جو دل جلے ہین کیا وہ پکائین خیال خام
دل جلکے سر سے فکر خیالات بھی گئی

اسال گریہ سوز رہا سرد دل رہا
گرمی و سردی ہو چکی برسات بھی گئی

آیا یہان نہ وہ مہ نہ لے مہر اے فلک
دن گذرا شام صبح ہوئی رات بھی گئی

غیرون سے زاید آگے مری قدر تھی اوسے
پر اب تو ہمسری و مساوات بھی گئی

ملتی تھی بھیک ہمکو سدا دید یار کی
اب خیر سے وہ حسن کی خیرات بھی گئی

انکھین تو کچھ غضب نظر آتی ہین آپ کی
بدلی نگاہ غیر [illegible] بایات بھی گئی

باتو نہین اونکی آگے کیا کام دل طلب
کیا کہیے باتون باتون مین اک بات بھی گئی

ساون گیا خزان گئی امریون کی بہار
وہ آتے ہی رہے بہار برسات بھی گئی

اس بت کی دہی باتو نہین اللہ سے پھر گئی
ناحق ہین شیخ جی کی کرامات بھی گئی

آئے ہو شب کو کتنے دنو نہین ذرا رہو
کیون [illegible] اٹھے جاتے ہو ابھی کچھ [illegible] بھی گئی

نظرون سے اوسکی دیکھتے ہی دیکھتے گرے
دیدار [illegible] ملاقات بھی گئی

ہمراہ دل کے روح روانہ ہوئی اودھر
قاصد کے ہاتھ یار کو سوغات بھی گئی

محفل مین اوسکی غیر کا دار و مدار ہی
میری تو جھوٹی ہی سہی مدارات بھی گئی

شیخی مذاق کس کی رہی اب بقول میر
اس عاشقی مین عزت سادات بھی گئی

نہ دل غافل ہے نے ہشیار اب کیجے تو کیا کیجے
نہ سوتا ہے نہ ہے بیدار اب کیجے تو کیا کیجے

نہ جان ہمدم نہ جانان یار اب کیجے تو کیا کیجے
نہ دل پہلو مین نہ دلدار اب کیجے تو کیا کیجے

کدھر صحرا کہان چاک گریبان اور جنون کسکا
ہوئے ہین دست و پا بیکار اب کیجے تو کیا کیجے

ہوا ہے رشتہ جان قطع لاکھون بار دل ٹوٹا
نہ ٹوٹا آنسوؤن کا تار اب کیجے تو کیا کیجے

رسائی ہو نہ ہو دیر برہمن تک خدا جانے
گلے مین پڑ گیا زنار اب کیجے تو کیا کیجے

نہین ہوتی ہے فتح قلعہ دل جیون در خیبر
مدد یا حیدر کرار اب کیجے تو کیا کیجے

طبیبون سے مرض کا میرے چارہ ہو نہین سکتا
ہوئے ہین چارہ گر لاچار اب کیجے تو کیا کیجے

بہ رنگ باد صرصر لیچلے خاک اس گلستان سے
نہ گل ہمکو ملا نے خار اب کیجے تو کیا کیجے

دکھلا اپنا [illegible]ن سے روتا ہون وہ ہنس ہنسکر رلاتا ہے
نہ مونس ہے کوئی غمخوار اب کیجے تو کیا کیجے

اوسی نے کر دیا بیمار وہ جو تھا طبیب اپنا
دوا بھی ہو گئی آزار اب کیجے تو کیا کیجے

مری روح روان سے چھٹتے ہین اربع عناصر بھی
جدا ہوتے ہین چارون یار اب کیجے تو کیا کیجے

نہ تھے اس پیار مین جی جان سے گذرا ہین اے پیارے
جو اس پر بھی نہ جانا پیار اب کیجے تو کیا کیجے

سمجھ مر ادان ابرو و مژگان کا ہے پر نہین کھلتا
ادھر خنجر ادھر تلوار اب کیجے تو کیا کیجے

کرین فریاد کس سے اور کہان جا کر دہائی دین
جہان جائین وہی سرکار اب کیجے تو کیا کیجے

مذاقؔ اک جام مے جان بیچکر بھی لینگے ساقی سے
دل اپنا ہوگیا میخوار اب کیجے تو کیا کیجے

بنائی صانع قدرت نے وہ تصویر مٹی کی
رخ انور نے جسکے مہر کی تنویر مٹی کی

ہوئی جب جسم آدم کے لئے تخمیر مٹی کی
فلک سے اور ملک سے بڑھ گئی توقیر مٹی کی

یہہ بولا اور کوئی آدم خاکی کے پردہ مین
وگرنہ بول سکتی ہے کوئی تصویر مٹی کی

دکھادے اپنا اعجاز نفس گر شوخ عیسےٰ دم
ابھی اک بات مین باتین کرے تصویر مٹی کی

مرے گریہ سے ہو جسم خاکی کیون نہ گل در گل
کہ وہ سیلاب طوفان اور یہہ تعمیر مٹی کی

اگائی تیغ قاتل نے جو میرے جسم خاکی پر
اثر سے خاکساری کے بنی تصویر مٹی کی

اگر خاکِ شفا بھی کھاؤن تو ہو مجکو بیماری
مرے حق مین کرے اکسیر بھی تاثیر مٹی کی

یہ تاثیر جنون دیکھو ہماری خاک سے لڑکے
بناتے کھیلنے کو ہین سدا زنجیر مٹی کی

مکدر ہو کے کچھ ایسا جواب اُسنے دیا مجکو
مذاقؔ اک بات مین ساری مری تقریر مٹی کی

وہ بیوفا جو وعدہ کو اپنے وفا کرے
کیون بیٹھے ہوئے اورون پہ جور و جفا کرے

جو سر بلا مین یاد الست و بلا کرے
بھولے جہان کا رنج غم اوسکی بلا کرے

دیوانگی مین ہمکو خوشی ناخوشی سے کیا
رویا کرے کوئی کوئی ہمپر ہنسا کرے

ہے وقت نزع روح نکلتا نہین ہے دم
آنکلے وہ صنم کہین اسدم خدا کرے

صاحب سوال بوسہ پہ مت مانیئے برا
خیرات دیجیے حسن کی مولا بھلا کرے

دو کان ہین ہر ایک کے اور ایک ہی زبان
مطلب یہ ہی زیادہ سُنے کم کہا کرے

بیفائدہ ہی میرے مرض کا معالجہ
عیسٰے سے کہدو کوئی کہ اپنی دوا کرے

بندہ نواز وہ شہِ گیسو دراز ہے
آزاد ہو جو فقر کا وہان سلسلا کرے

یہ بات کہنے سننے کی ہرگز نہین مذاقؔ
ہم ہین مزے مین کوئی کہا اور سُنا کرے

پاک عاشق ہون رکاوٹ دل سے جانی چھوڑدے
نیک بد چاہے سو کہہ لے بدگمانی چھوڑدے

مہر انور سا مکھڑا مہر سے مت پھیر منہ
مہربان ہو عادت نامہربانی چھوڑدے

سرمہ آنکھوں مین لگا کر تو نظر کا کاٹ دیکھ
امتحانا مجھ پہ تیغ اصفہانی چھوڑدے

دل مین تو اک آدھ پیکان ہے ترا ناوک فگن
پر جگر مین کوئی تیرون کی نشانی چھوڑدے

مین وہی ہون دوستی مین جسکی جی دیتا تھا تو
مجھسے جانی دشمنی اے یار جانی چھوڑدے

عارضی جوبن پہ ہمسے رُخ نہ پھیر اے خوبرو
مت اکڑین کر غرور نوجوانی چھوڑدے

سمجھا عاشق بھی خدا ہی جسکو دے اُسکو ملے
قدردان ہو جا صنم نامہربانی چھوڑدے

آؤ ہم تم چار دن صحبت آشنائی دیکھ لین
چھوڑ دو ہین تجکو اور تو مجکو جانی چھوڑدے

برچھیان دل پر لگا پر کاٹ کی باتین نہ کر
گر نگاہین لطف کی طعن زبانی چھوڑدے

ضعف سے جیتا ہون گرچہ ابھی مردہ کی شکل
جسم لاغر کو مری گر ناتوانی چھوڑدے

عرشی و فرشی کے دل خون ہوگئے پاپوش سے
پاؤن مین وہ شوخ کیا مہندی لگانی چھوڑدے

نیند ہمسایونکو آئے یا نہ آئے اسے مذاقؔ

عاشق بجواب کیونکر شعر خوانی چھوڑ دے

گندھی چمن میں جو اوس گل کی سنبلی چوٹی
رگڑ کے خار سے بلبل نے کی گلی چوٹی

وہ چوٹ دل پہ لگی جی بکھر گیا میرا
کسی کے ہاتھ سے جسدم تری کھلی چوٹی

بسان تیغ سیہ تاب نے سبب ہردم
رہی ہے قتل پہ پیمبر تری تلی چوٹی

نہ سے پہ ڈستی ہے دل عاشقونکے یہ ناگن
بلا ہے گر کہیں مو باف سے کھلی چوٹی

ہے اسی نور شب قدرت میں پاسنگ
جب اوسکے حسن کی میزان میں تلی چوٹی

سر آسیب بال میں بال پری کی شوخی ہے
غضب ہے شوخ قیامت ہے چلبلی چوٹی

وہ دھون اوسکا ہوا صاف چشمہ ظلمات
جو وقت غسل تری طاس میں دھلی چوٹی

جو اوس پری کے رخ آتشین پہ دیکھتی زلف
جلاتی آگ میں اپنی بکاولی چوٹی

مذاق ہے شعر میں چوٹی کے شوخ ہیں مضمون
بندھی غزل میں ہے وہ شوخ چلبلی چوٹی

کلی گلنار کی یا آگ کا اک لال لوکا ہے
لباس سرخ سے وہ رشک گل شعلہ بھبوکا ہے

مرہٹن پنڈتاین کی ہیں وہ نام خدا باتین
کہ ہے کہنے میں کافر کے مقام اک ہا ہو کا ہے

کیا ہے قتل در پردہ ترے گھونگٹ نے اے قاتل
نہ ہو روپوش یہ قصہ سبھون کے روبرو کا ہے

گلے مل عید قربان کو تو شادی مرگ عاشق ہے
نہ کچھ جھگڑا نہ رگڑا ہے چھری کا اور گلو کا ہے

کبھی اسو جہہ سے ہم بھی چمن میں جا نکلتے ہیں
گلوں پر ہمکو کچھ دھوکا کسیکے رنگ و بو کا ہے

دم رفتار دل ارمان بھرے پامال ہوتے ہیں
ترے ہر ہر قدم پر خون لاکھوں آرزو کا ہے

کیا ہے لال مُنہ کو مار کر اک اینٹ بنتے بھی — انہون نے پان کھایا ہے تو ہمنے خون تھوکا ہے
مین اپنے ہاتھ سے سر کا تکرّۂ نہین بہاتا ہون — نیا سامان نماز عید قربان کے وضو کا ہے
تہی سنے بیہودگی نے مجکو جامہ سے کیا باہر — نہین مین آپ مین ہون مجکو کیا پردہ کسو کا ہے
ہوا ہی باغ مین مرغِ چمن کے ہوش اُڑتے ہین — نسیم صبح کا آنا چمن مین جیکہ جھبو کا ہے
ہے خاکستر کا جامہ غم کے روکھے سوکھے ٹکڑے ہین — پریرو تیرا دیوانہ نہ ننگا ہے نہ بھوکا ہے
جو بھر آتا ہے جی تو آنکھ کے پیالے چھلکتے ہین — دل و دیدہ مین دیکھو ماجرا جام و سبو کا ہے
نماز پنجگانہ ہو مبارک اہلِ قبلہ کو — نماز آٹھون پہر کی مجکو سجدہ چار سو کا ہے

نشہ مین بیخودی کے کرتا ہے باتین خدائی کی
مذاقِ مست کو کچھ ہوش مین کا ہے نہ تو کا ہے

مدام جی مرا ہجری جانان مین پھڑکا ہے — بجا ہے جان جان پہلو مین ہر دم دلکا دھڑکا ہے
دلِ سوزان مین آگ آٹھون پہر ایسی بھڑکتی ہے — کہ نار ہفت دوزخ جسکا اک ہلکا سا بھڑکا ہے
تڑپ کر جی مرا ہر دم جو بن بن کر بگڑتا ہے — دل بیتاب سے لگا کسی چنچل سگھڑ کا ہے
ترے سیب ذقن کی دید سے ہے کچھ قرار دل — مفید اسکو مربۂ آملہ کا ہے نہ ہڑ کا ہے
ترے قیدی پہ دیوانہ زنجیرین تڑاتے ہین — ستا کھڑکی کی کچھ زنجیر کھلنے کا جو کھڑکا ہے
تہِ خنجر سراپا محو ہین شوقِ شہادت مین — خیال اُنکے شہیدونکو نہ سر کا ہے نہ دھڑ کا ہے
پھڑک کر دم بدم صیاد ہوتا تھا بلا گردان — دلِ وارستہ جب دامِ بلا مین پھنسکے پھڑکا ہے
سر القارعہ غل ہے قیامت کیسے جو کھڑکو نکا — تِرے قیدی کی وہ زنجیر پا کا ایک کھڑکا ہے

مذاق اب عالم آپ اپنے رونے سے جہا مین ہے
زمانہ کو گمان برسات کے موسم کے جھڑ کا ہے

کہتے پھرتے ہے کیون برا کہتے کہتے — برا کہتے کہتے بھلا کہتے کہتے
جو سنایا ہے قاتل نے کیا سادگی سے — مرے خون کو رنگِ حنا کہتے کہتے
سنے تھے وصل مین بھی کئی روز گذرے — شب ہجر کا ماجرا کہتے کہتے
مین اوس گل کو پیغام کہتا ہزارون — ہوا ہو گئی پر صبا کہتے کہتے
دم نزع بھی کفر کو ہم نہ بھولے — کیا یاد بت کو خدا کہتے کہتے
بتِ ناخدا ترس نے بحر غم مین — ڈبویا ہمین آشنا کہتے کہتے
سنا زندگی بھر نہ احوال اوسنے — مرے ہم غزل حالیا کہتے کہتے
کہون کیا مین اس بوسہ لب کی لذت — لبون پر دم آیا مزا کہتے کہتے

مذاق اوسنے دیدیکے جب حال پوچھا
مین احوال دل رہگیا کہتے کہتے

دور ہون مین ہے خستہ جان پاس ہے یار کی گلی — کوچہ دل مین ہے چمن جی کو ہے پھر بھی بیکلی
جانی شتاب آملو اب نہین تاب انتظار — آنکھین تو تلملا گئین دل کو ہے اب تلاملی
مینے جب اپنا سر کہا اوس سر زلف پر فدا — بولا وہ کھا کے پیچ و تاب سر سے مرے بلا ٹلی
کیا کہون دل کا اضطراب کون سنے کسے ہے تاب — روح قدس کا دل ہلا میری اگر زبان ہلی
پاتے ہین ہم اثر خلاف فرق ہے حسن و عشق مین — یان تو ہے درد سر وہان سر پہ دوپٹہ صندلی

کرتی ہی جنبش مژہ پونچھتا ہی وہ شوخ چشم
دل مرا ملتے ملتے ہاتھہ رشک کے مارے ملگیا
آتش عشق سے دلا کیونکہ جلے نہ جان و تن

دیکھنا بھالنا کوئی برچھی کہان کہان چلی
آپ کی کرنی ہیر بچان دیکھے جو کچھہ ملی دلی
نالہ ہی سوخت جگر آہ ہی میری دل چلی

اپنا مذاقؔ کام ہو زندگی جب تمام ہو
ہووے لبونپہ یا نبی نکلے زبان سے یا علی

جاگتے روتے ہین سوتے روتے
دیکھکر ہمکو ہوا وہ غمگین
رونمائی رخِ خندان کی ہوئی
کبھی رو دیتے ہین ہنستے ہنستے

روز و شب گذرے ہی روتے روتے
ہاے اوسوقت نہوتے روتے
جان ہم مفت جو کھوتے روتے
کبھی ہنس دیتے ہین روتے روتے

جی ہین تھا اشک کے طوفان ہین مذاقؔ
دل کو ہنس ہنس کے ڈبوتے روتے

جیتے جی مرگئے روتے روتے
نظر آیا نہ وہ روے خندان
آنکھین پتھرا گئین ہو ہو کے سفید
چشم دیدار کا ہو خانہ خراب

ہم بسر کر گئے روتے روتے
دیدۂ تر گئے روتے روتے
رات مر گئے روتے روتے
ہم تو گھر گھر گئے روتے روتے

مرگئے شوق رخ ساقی ہین مذاق
لبِ کوثر گئے روتے روتے

آج آتے ہین وہ کچھ آنکھوںمین فرماتے ہوئے
سحر اور اعجاز اک پردہ مین دکھلاتے ہوئے

راہ غربت مین غذا تو ہم غریبون کی نہ پوچھ
جاتے ہین منزل ٹھوکرین کھاتے ہوئے

مین ہون اک بدنام مت پوچھو مرا اسم شریف
ننگ آتا ہے مجھے بس نام بتلاتے ہوئے

دشت وحشت تنگ پایا جی مین آتا ہے یہی
وادی دلمین پھرین زنجیر کھڑکاتے ہوئے

گوشۂ دل سے ابھی نکلا نہین تھا تیر آہ
فرش پر عرشی چلے آتے ہین چلاتے ہوئے

اپنے مرنے پر مجھے افسوس آتا ہے مذاق
جب وہ آتے ہین مری تربت پہ پچھتاتے ہوئے

جو آرزو کہ جی مین مرے آئی مر گئی
دل کی زمین گور غریبان سے بھر گئی

نامہربان جو ہوکے وہ رشک قمر گیا
اے چرخ رات تارے ہی گنتے گذر گئی

منہ دیکھتے ہی ساکت وصامت سارہ گیا
جنبش ترے لبونکی مرا کام کر گئی

قربان جان ودل ترے تیر نگاہ کے
سینہ کو چاک کرکے جگر سے گذر گئی

شامت نصیب کی نہ پھری کوے یار سے
پیغام جب سے لیکے نسیم سحر گئی

ولہ

ہاتھ سے جان ودل کو کھو بیٹھے
کف افسوس اب ملو بیٹھے

اوٹھ چلا بزم سے وہ آئنہ رو
اور حیرت سے منہ تکو بیٹھے

روے خندان پہ وہ اٹھا سی نظر
اپنی آنکھون کو جو کہ رو بیٹھے

بحر غم مین قدم رکھا ہمنے
عیش وعشرت سے ہاتھ دھو بیٹھے

ہوئی نظارۂ مژگان سے چشم تر زخمی
ہوا تصور ابرو سے دل جگر زخمی

تمہارے دیدۂ قاتل کو کیا لگے کی نظر
کہ چشم زخم کی ہوتی ہی یان نظر زخمی

یہ اضطراب ہے جو ہے مچھلیو نکو دریا مین
وہ آب خنجر قاتل سے ہین مگر زخمی

اوجالی رات مین ابرو کی تیغ چمکاوے
دکھا کے تو مہ نو چاند کو بھی کر زخمی

سبب ہے نیت قاتل یہ درد کا شعلہ ہے
تڑپتے پھرتے ہین گلیو نمین دربدر زخمی

نگار سینۂ گل مچھلیو نکے تن پہ خار
ہین خار عشق سے سفاک بحر و بر زخمی

جو باغ پر بھی وہ ابرو کا ڈالدے سایہ
تو ہووین گل کی روش یک قلم شجر زخمی

گذر گیا تھا کئی تیر آسمان سے پرے
خدنگ آہ سے ہے سینۂ قمر زخمی

نگاہ شوخ نے آنکھونمین لاکھون ان ٹکے
کیا ہے مردم دیدہ کو آن کر زخمی

ہمارے نقش قدم آجنون مین غیرت گل
کہ خار دشت سے ہین پاون بسر زخمی

یہ چشم دشت ہی مژگان و چشم ابرو سے
کبھی ہو جان کبھی دل کبھی جگر زخمی

مذاق ہجر ڈرہے مکدر نہو کہین قاتل
نہ تڑپون خاک پہ ہر عضو ہو اگر زخمی

صفت زلف نہ تحریر ہوئی
پاون مین خامہ کی زنجیر ہوئی

سیم و زر ہے مری نظر مین خاک
خاکساری مجھے اکسیر ہوئی

آہ کی بیٹھے لو کی اوسنے واہ
واہ کیا آہ کی تاثیر ہوئی

سجدا او دیکھ کے اس بت کی شبیہہ
ہر بدی صورت تصویر ہوئی

رات دن کھاتے ہین خود پیچ و تاب — رگ جان زلفِ گرہ گیر ہوئی

کیا کہون بھول گیا سب باتین — یاد جب آپ کی تقریر ہوئی

آ کے گردن پہ اُلٹ جاتی ہے — تیغ قاتل مری تدبیر ہوئی

آہ برگشتہ مری جنم ہو کر — اے جنون طوق گلوگیر ہوئی

دل گیا شیون شبیر مین مذاقؔ
جان فدائی غم شبیر ہوئی

آشیان ہرگز نہ چھوڑے آب و دانہ کے لئے — لیس ہے پر طائر دل تیر کھانیکے لئے

ناخدائی کی وہین موج تبسم نے صنم — گریہ جب آیا مری کشتی ڈبانیکے لئے

کوے جانان تک تو جانے دے مجھے اے بیخودی — لعبت آپ مین آیا ہون جانیکے لئے

خلد مین روح شہیدان نے کہا صلِّ علے — جب کھلا وہ غنچہ لب پان کھانیکے لئے

درد شانہ یہان ہوا جب زلف سلجھا کر وہان — ہو سکی مشاطہ نے بوسے اُسکے شانیکے لئے

دل جگر مین آگ لگجاتی ہے جسدم غیر سے — گرمیان کرتا ہے وہ میرے جلانیکے لئے

جوشش گریہ سے دُھلجائیگا آنکھون کا غبار — ماجرا دل کا کہون آنسو بہانے کے لئے

ہونٹ مستون نے چبائے جام مے کے ہنس پڑے — لب ملے ساقی کے جسدم مسکرانیکے لئے

جی ہی جی مین کچھ تڑپنے کا مزہ ہے اے مذاقؔ
دل کی بیتابی ہوئی پیدا اچھلنیکے لئے

کب ہے عارض اُس رخ پُرنور کے سایہ تلے — روز روشن ہے شب دیجور کے سایے تلے

زخم دل سے نیند ہم مستو نکو آتی ہی نہین — ہان اگر آتی ہے تو انگور کے سائے تلے
دل جلونکا ہی ہر اک پتہ کے نیچے جھونپڑا — سیکڑون موسیٰ ہین نخل طور کے سائے تلے
ہوگیا ہون خال کے سودے مین اب ایسا ضعیف — سر بسر پس جاؤن پائے مور کے سائے تلے
خال مشکین اس لب شیرین پہ کیا بوجہ ہی — شہد یہ محفوظ ہے زنبور کے سائے تلے
کاہ کی مانند نخل وادی ایمن جلے — تیرے عاشق کے تن محرور کے سائے تلے
دلمین اپنے یون دبی رہتی ہی ہر دم نار عشق — آگ ہو جیسے نہان تنور کے سائے تلے
جلوہ گر ہو گر پرستانمین وہ باجاہ وجلال — جلکے پریان خاک ہون اس حور کے سائے تلے

یاد کرکے انکھڑیان ساقی کی گلشن مین مذاقؔ
لوٹتا ہون نرگس مخمور کے سائے تلے

تنگ و نازک ہی دہن کیجے نہ یہ لسانی — چھوٹے منہ سے بڑی باتین تو نہ بولو جانی
کنگھی پلکونکی مری آنکھ کے تل کا تیل — زلف پیچان تمھین منظور ہی گر سلجھانی
دل پسیجا لب لعلین سے ترے پتھر کا — آتش لعل ہوئی بات مین پانی پانی
اسی جنون تنگ ہی جی اب تن عریان سے مرا — دلکے جامے سے بھی باہر ہون تو ہی عریانی
اوسکی تصویر کھچے گی نہ کسی صورت سے — کھنچتا کیون ہی تو لے معنی ہوا ہی مانی
خط جو دلبر کو لکھا خون جگر سے ہمنے — کی زر افشانی کی جا آنکھون نے گل افشانی
ذبح کرتے ہی اوسے جان کے لاغر پھینکا — دل عاشق کی قبول اسنے نہ کی قربانی
جس نے آواز سنی تیری ہوا دیوانہ — کیا کہون ہائے پری رو تری خوش الحانی

آئین عیسیٰ بھی یہان چھوڑ کے بالاخانہ
اوس مسیحا کے جو دربان کی [illegible]

کیا رہین تابع فرمان خدا کے بندے
اے صنم دیکھ کے جوڑا ترا [illegible]

خاک پر لوٹتے ہین فرشی و عرشی [illegible]
خنجر ناز کہین تیرے [illegible]

دل عاشق مین حسینوں کی ہے روز آمد و رفت
ہیرے گھر کھاتے ہین خوبان جہان [illegible]

کہے شمع حرم دل اوسے روح اللہ کی
نخل امین سے ہے روشن وہ قد نورانی

زندگی ہو تیرے عاشق کو نہو موت نصیب
لب ترے آب حیات آنکھین ہین قاتل جانی

بعد مدت لبسی اجڑی ہوئی بستی اپنی
دل ناشاد مین آباد ہوئی ویرانی

سبزہ خط نہین اوس گل کے رخ رنگین پہ
طرز گلزار مین لکھا ہی خط قرآنی

اہل ایمان سے نہین وہ بخدا مشرک ہی
اے صنم جو کوئی تجھکو نہ کہے لاثانی

شاہ تو ریختہ گویان جہانکا ہی مذاقؒ
ذوق اوستاد شہ ہند کا ہی خاقانی

جامۂ داغ اے دل دلگیر پہنا چاہیے
خلعت سودا کو نلے تا حشر پہنا چاہیے

تن کا خاکہ خون سے پر ہی کلک تیغ یار سے
لال جوڑہ صورت تصویر پہنا چاہیے

اپنے جامے پھاڑکر اللہ والے ہون مرید
ایسا خرقہ لے بت دل سے پیر پہنا چاہیے

بجلیان پہنی کسینے کانین پھر لے جون
برق کے لوہے کی اب زنجیر پہنا چاہیے

زخم تیغ یار گردنین حمائل کیجئے
حرز نقش جوہر شمشیر پہنا چاہیے

ملئے جسم پاک پر سیماب دل کی خاک کو
اے مہوس جامۂ اکسیر پہنا چاہیے

رخت عریانی کا تہ کیجے کفن سلوائی
فکر پیراہن ہی دامنگیر پہنا چاہیے

زلفین کترائین بڑہائے اون نے کاکل ایچنون
بیڑیان کٹو لیجئے زنجیر پہنا چاہیے

مرگیا ہون عشق خط مصحف رخسار مین
اب کفن بھی بر مین پر تحریر پہنا چاہیے

کیجئے خون آلودہ تن تیغ الم سے ای مذاق
یون لباس ماتم شبیر پہنا چاہیے

سر کٹے پر نہ سر زلف پریشان چھوٹے
پاؤن ٹوٹے پہ نہ پابندی زندان چھوٹے

دل عاشق سے نہ مہر رخ جانان چھوٹے
کبک سے کیونکہ خیال مہ تابان چھوٹے

غیرت حور ہی ہر ایک پری جوبن مین
کس طرح حسن پرستون سے پرستان چھوٹے

میٹھی نظرونکا ہون زخمی مجھے بھاتا ہی نمک
زخم کے منہ سے بھلا خاک نمکدان چھوٹے

کیون نہ گھیرے رہے اوس چاہ ذقن کو سبزہ
کس طرح خضر سے وہ چشمہ حیوان چھوٹے

دلمین ہردم ہی ترے تیر نگہہ کا کھٹکا
جی سے کیونکر خلش ناوک مژگان چھوٹے

رشک جنت ہی اوسے سایہ دیوار پری
کسی دیوانہ سے یارب نہ پرستان چھوٹے

دیکھکر ہاتھ طبیبون نے بھی جی چھوڑ دیا
دمبدم نبض مری کیون نہ مسیحان چھوٹے

اونکو ملجاے جگہہ گر ترے ہمسایون مین
خلد حور و ملک سے کبھی یون ہی پرستان چھوٹے

دل عاشق کا دھوان بزم مین معلوم نہو
منہ سے اس شوخ کے اکدم کو نہ قلیان چھوٹے

سایہ خط سے ہی پوشیدہ ذقن خط نہوا
یار آسیب سے آسیب زنخدان چھوٹے

پھول کی طرح سے ہم تربت مجنون پہ چڑہاتین
کوئی دامن سے اگر خار مغیلان چھوٹے

کشمکش عشق کی ہو حسن ہو یا دامنگیر
پھول سے اُلجھے اگر خار سے دامان چھوٹے

تذکرہ پہونچے جو اُس گل کا کبھی مکتب مین
یک بیک ہاتھون سے لڑکون کے گلستان چھوٹے

ہر قدم پر مجھے سیر عدم و ہستی ہے
شہر دیوانون سے چھوٹے نہ بیابان چھوٹے

چھوٹنا عشق دل آزار سے لیکن مشکل تھا
جان دیکر اوسے ہم چھوٹے تو آسان چھوٹے

زاہدا تونے اسے جبہہ سے سجدہ چھوڑا
ڈر ہے ماتھے سے نہ خاکِ درِ جانان چھوٹے

پہونچے میخانہ مین جسدم یہ دعا مانگ مذاقؔ
ہاتھ سے جام نہ اسے ساقیِ دوران چھوٹے

عرشی طواف کرتے ہین اس فرش پاک کے
قربان نہ فلک ترے کشتون کی خاک کے

زاہد دختِ سدرہ و طوبے دکھا دیا
پیر مغان نے رندونکو دانہ مین تاک کے

پھٹکین نہ پاس سرحد دشت جنونکے وہ
قائل ہین شیر بھی ترے مجنونکی دھاک کے

ہین رشتہ ہای جان جہانسے گران بہا
تار اونکے عاشقونکے گریبان چاک کے

کھوئے گئے خضر بھی ہماری تلاش مین
گم گشتہ ہین ہم ایسے رہِ ہولناک کے

کہتے ہین جنکو دیر و حرم شیخ و برہمن
وہ راستے ہین میرے دل چاک چاک کے

سودا مین زلف کے سر و پا کی خبر نہین
کیا وحشیونکو ہوش سمک سے سماک کے

اوس ترک چشم مست نے تیر نگاہ سے
رندونکا دل نشانہ کیا تاک تاک کے

مولا علیؑ کے گھر کی غلامی مین رہ مذاقؔ
آیا ہے تو جہیز مین خاتون پاک کے

مر کر بھی چھوٹتی نہین اکثر لگی ہوئی
ہوتی بہت بری ہی مقدر لگی ہوئی

اُس شعلہ رو کو لاگ ہی ہر دل سے کیا بجھے
ہی سب گھرون مین آگ برابر لگی ہوئی

پھرتا ہون دلکو تھامے ہوے مین شکستہ دل
کچھ ایسی چوٹ ہی مرے دل پر لگی ہوئی

انگارون پر کٹی مجھے تجھ بن تمام رات
بستر پہ تھی جو پھولون کی چادر لگی ہوئی

چسپان لفافۂ خط دلبر پہ نامہ بر
لخت جگر ہین یہ نہین ویفر لگی ہوئی

وہ دل جلے فقیر ہین ہم دود آہ سے
دھوتی ہے اپنی عرش کے اوپر لگی ہوئی

ہی چشم نیم باز بھی قاتل کی شاہباز
دل کے شکار پر ہے یہ کافر لگی ہوئی

دل کی خبر جو آتی ہی ہر دم زبان پر
رہتی ہی دم کی ڈاک برابر لگی ہوئی

اے شوخ مجھسے آنکھ ملاتا نہین ہی کیون
ہی کس سے تیری آنکھ ستمگر لگی ہوئی

سوز درون نے پھونکدیا جسم و جان و دل
اک آگ ہے کلیجہ کے اندر لگی ہوئی

بھولے ہین ذوق مے سے مذاق اپنی جان تو کیا
دل سے ہے یاد ساقی کوثر لگی ہوئی

گورے گالونپہ نہین زلف رسا چھوٹی ہوئی
یاسمن مین پھرتی ہی کالی بلا چھوٹی ہوئی

بگڑی ہے مدت سے ابکی دیکھیے کیونکر بنے
ہی ملاقات اُس صنم سے اے خدا چھوٹی ہوئی

دلمین لہراتی ہی ہر دم یار کی زلف سیاہ
پھرتی ہی بانبی مین ناگن برملا چھوٹی ہوئی

پر تو عارض تابان کی قمر تک پہونچے
کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

سر پرستی سے نہ پامالونکے سر تک پہونچے — کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے
فرش پر عرش کے انوار سحر تک پہونچے — کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے
ہے میانہ روی اچھی تو یہ کہنا ہے برا — کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے
دام صیاد کے بچھتے ہین زمین پر جا کر — کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

پاون تک تیغ سیہ تاب لٹکتی جاتی
کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

باغ ہستی مین ہر نگہ سبزہ لاکھون سبز رنگ | وله | خاک سے پیدا ہوے اور خاک ہی مین ملگئے
ابرو چڑھا کے وہ لگے کن انکھیون دیکھنے | وله | تلوارین کھچ کے رہ گئین اور نیچے چلے
قیس ہے واماندہ اور لیلے کا محمل دور ہے | وله | پڑ چلے پاؤنین چھالے اور منزل دور ہے
کیجے ذرہ سے آفتاب مجھے | وله | میرے ساقی ذرا شراب مجھے
شمار ہون نہ شمار شبہ تا بروز شمار | وله | شمار کیجیے اگر مہربانیان تیری
زاہدا کیون وضو کرین ہیو جنہے | وله | کسنے شیرونکے منہ کو دھویا ہے
گردونکے غبار سے نہین بانہے کے بگولے | وله | ساتھ آہ کے نکلے جو کدورت مرے دلکی
حال دل بیمار کی کچھ تجکو خبر ہے | وله | اے چارہ گر احوال مرا نوع دگر ہے
اوس مسیحا کی جو انکھونسے کبھی دون تشبیہ | وله | ہے یقین نرگس بیمار بھی اچھی ہو جاے

ہوئے شاکی نہ ہم جور و جفا کے | وله | یہی معنے ہین تسلیم و رضا کے
گرو رکھنے کو میخانہ مین دیکھو | | مصلا لیچلا زاہد اوٹھا کے

نہ عشق بتان حاشا اللہ کرینگے نشہ مین جو ہونگی نمازین قضا بھی	وله	محبت نہ واللہ باللہ کرینگے تو کیا جھہ سے قاضی جی گلا کرینگے
طعام زہر کے عاشق نوالے مار گئے چڑہا سے زہر ہلاہل کے جام مردون نے	وله	بلائین نوش کی اور درد و غم ڈکار گئے گلے سے ریزۂ الماس کو اتار گئے
اللہ او صنم ملین دونون اگر مجھے در پردہ تو ہی ہے مری آنکھو نکے روبرو	وله	رکھنا پڑے صنم ہی کے پاؤنپہ سر مجھے پردہ اٹھے تو تو بھی نہ آئے نظر مجھے
نالۂ دل کی ہوا مین فلک اس رنگ اوڑے	وله	جیسے آندھی مین کوئی اوکھڑی ہوئی چنگ اڑے
کون ومکان مین جلوہ نما اوسکا نور ہے	وله	دونو جہان مین سب پیا اوسیکا ظہور ہے
ہے تاج بائے بسم اللہ سر پر غرض یہان فیض ہے بخاری غزا کی بمعنے باغ وجنت ایک ہی ہے	وله	الف سے افسری اسلام کی ہے یہہ باسے یاور دین نبی ہے جیسے کہتے ہین باغی جنتی ہے

خمسہ بر غزل میر کرامت علی شہیدی بریلوی

شگفتگی اوسکے لعل رنگین کے روبرو بھی نہین گئی ہے
گلون کے کانو نمین اوسکے ہنسنے کی گفتگو بھی نہین گئی ہے
گلی تک اوس غیرت چمن کے صبا کبھو بھی نہین گئی ہے
مشام بلبل مین رشک گل کی ہنوز بو بھی نہین گئی ہے
ابھی وہ نام خدا ہے غنچہ نسیم چھو بھی نہین گئی ہے

رخِ بہشتی ایک آدمی کا ہے رشکِ غلمان جنتی کا
کہان وہ انداز ہے کسیکا نہ حور کا ہی نہ ہی پری کا
یہہ حسن بے ساختہ اوسیکا عجیب عالم ہے سادگی کا
نہ عشق سرمہ کا نہ مسی کا نہ شوق غمزہ کا نہ ہنسی کا

گمان جوہو تمسکو آرسی کا سو روبرو بھی نہین گئی ہی

بھلا وہ کیا جانے حسن کیا شے ہی اور کیا بد بلا ہی عاشق
دوا ہے معشوق کس مرض کی مرض ہین کیون مبتلا ہی عاشق
نہ نام حسن اوسکے گوش زد ہے نہ اوسنے گاہے سُنا ہی عاشق
بلا کو اوسکی خبر ہے معشوق کسکو کہتے ہین کیا ہی عاشق

ہنوز کانون مین اوس پری کے یہ گفتگو بھی نہین گئی ہی

ملے جو ستی وہ شوخ پرفن تو ہو ثنا خوان زبان سوسن
ہزارون بلبل ہون شور افگن ہی پیرہن وہ پھول سا تن
ہی عارض گل پہ جس سے روغن نہین جلا وہ چراغ گلشن
ضیا سے جسکی جہان ہے روشن وہ شمع پنہان ہی زیر دامن

حریم عصمت کے تا بہ روزن شمال تو بھی نہین گئی ہی

الف سے بھی جو نہ آشنا ہو وہ عشق کی عین کیا پڑھی ہو
وہ کس روش سے پڑھے گلستان جو نہر جدول کو جانتی ہو

نہ ہید مجنون کو جس نے دیکھا نہ سیر نہ چمن کی کی ہو
یقین نہین مجکو قیس گریبان کے حال سے اوسکو آگہی ہو

نکل کے مکتب سے اپنے لیلےٰ کنار جو بھی نہین گئی ہی

یہ صاف روشن ہی اوس پری کو لگی ہی دل کو ہمارے اک لَو
وہ مجھسے وحشت سے کوسون بھاگے رہے ہی جیکو وہی تک دو
ہزار دانا بنے۔ بنا سے وہ لاکھ تقریر کہنہ و نو
کرے وہ گو باتین سیان کی سو نہ چوکے مطلب سے آپنے اکجو

بڑا ہین کیا مانون بالے پن کی وہان تو خو بھی نہین گئی ہی

نہ جام بھرتا مرا البالب شراب کی بدلی گر برستی
جو کشتیان مے کی ہاتھ آتین نہوتی جب بھی فراغ دستی
مذاق نے خم کے خم چڑہا سے نشہ کو پر روح ہے ترستی
شہید ہی اتنی گمان پرستی نشہ مین سب بھول بیٹھے ہستی

ہوئی ہی جس مے سے تمکو مستی وہ تا گلو بھی نہین گئی ہی

خمسہ بر غزل نواب ظہور اللہ خان نوا بدایونی

عجب دار فنا مین مینے جاے دلنشین پکڑی
جگہ اوس آستان پر صاف جیون نقش نگین پکڑی

نہ چھوڑی وہ گلی جبتک رہ خلد برین پکڑی
اوٹھا نیکو نہ میرے پھر کسی نے آستین پکڑی

برنگ نقش پا اوس در کی جب سے مینے زمین پکڑی

بنے شکل زبان مار ہاتھوں کی ہر اک اونگلی
ہر اک ہوی بدن ناگن ہو ہر تار کفن افعی
اندھیری گور اوس موذی کی کالے کی بنی پاہی
الٰہی ناگ لگیو گور مین اوس تیرہ باطن کی

کہ جسنے نئے تکلف اوسکی زلف عنبرین پکڑی

خوشی سے وہ کرین سیر آسمانوں کی زمینوں کی
جنہین ہووے میسر ہاتھا پائی مہ جبینوں کی
مزا ہی زندگانی کا نظر بازی حسینونکی
اونہین کیا لطف ہستی ہو جنہوں نے نازنینونکی

نہ چشم عشوہ زا دیکھی نہ ساق نازنین پکڑی

لگایا غیر نے جب ہاتھ سیمائے مصفا کو
غش آیا مارے غیرت کے وہین مجھ بی سر پا کو
گرا ماتھا پکڑ کے دیکھ پیشانی زیبا کو
دیا کیا درد سر اس رشک نے مجھ ناشکیبا کو

لگانے کو جو صندل غیر نے اوسکی جبین پکڑی

ہر اک شمشاد قامت سرو قد تعظیم کو اوٹھا
زمین پہ جھک گئی تسلیم کو شاخ گل رعنا
ہوا وہ دن ہی سلامی بند مجنون بنکے ہر بوٹا
غبار ناقۂ لیلی جو ہین سو ہی چمن گندا

صبا نے نذر آگے بڑھکے بوے یاسمین پکڑی

اگر بگڑوں مین اس سے تو نہین بنتی کہ جھگڑا ہو
خفا وہ دوست ہو جاے کہین دشمن نہ آتا ہو
بہت ہین دو ملین باتین اور یہ دھڑکا ہے نہ ترکا ہو
رہی ہے بات تھوڑی دل ہے مضطر دیکھیے کیا ہو

ادھر اندیشۂ دشمن ادھر اوسنے نہین پکڑی

مذاق اسمین سخن ہی کہ جوتی کسنے کھلوائی
ہوئی کافور اکدم مین جو بوے مشک تاتاری

اوڑہی خوشبو ہوا پر کسکے تار سنبل تر کی　　شمیم حلقۂ جعد عنبر کسکی جا پہونچی
تو او دست ختن سے مشک نے جو راہ چین پکڑی

خمسہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی

قید مین بھی اپنا آزادانہ مسکن چاہیئے　　شاخ شمشاد لب جو پر نشیمن چاہیئے
پامین زنجیر رگ گلہائے گلشن چاہیئے　　ناتوان ایسے سرو ہون کیا بار آہن چاہیئے
فاختہ کا طوق مجکو بہر گردن چاہیئے

تیل ہونیکو مری انکھونکے تل ہین منتظر　　موم بننے پر ہے میرا مغز سر ہر دم مصر
ہم زبان کاٹین اگر یہ موم روغن ہو مضر　　بعد مدت وصل شہد و موم مین ہوتا ہے پھر
اوسکے ہونٹونکے لئے اب موم روغن چاہیئے

تم رکھائی سے جو کچھ چاہو سو فرمالو ہمین　　واسطہ زلفونکا ہم اونجھے ہین سلجھالو ہمین
مانگ کا چوٹی کا صدقہ صاف ستالو ہمین　　بچ رہا ہو تیل بالونکا تو دے ڈالو ہمین
اے صنم بہر چراغ زیست روغن چاہیئے

ہے مذاق اس گھات کی تلوار کا کیا ہو بیان　　آب ہے اوسد ہار ہے رہتی ہے پر تشنہ دہان
خون چاٹے گر کسی کافر کا تب ہو تر زبان　　ذوالفقار حیدری کی خشک ہے آنخ زبان
بعد مدت اوسکو تھوڑا خون دشمن چاہیئے

خمسہ ناتمام بر غزل خود

درد فرقت مین دوا کیسی ہے کس کا پرہیز　　مجھ سے ملنے مین نکراہی مرے عیسا پرہیز

ایسے بیمار تو جیتے نہیں مرجاتے ہین

نہ گراؤ مجھے نظرون سے تم اپنا جانو
اب بھی ملجاؤ خدا کے لئے کہنا مانو
دیکھو تیوری نہ چڑھاؤ نہ بھودن کو تانو
آؤ ملجاؤ نہ اسے یار لڑائی ٹھانو

لڑتے ملتے ہین بگڑتے ہین سنور جاتے ہین

چشم بھر آتی ہی خالی نہین رہتی اک پل
پتلیان شوق مین نظارہ کے آئی ہین نکل
شورش گریہ سے پردے بھی گئے آنکھ کے گل
دیکھو کب تک مری آنکھوں سے رہوگے اوجھل

نظر آجاو کہ اب دیدۂ تر جاتے ہین

منتین کیون نکرین کیون نہ خطائین بخشائین
ای صنم ایکی سفر مین کہین ہم مرہی نجائین
وقت رخصت کسے جو روٹھی ہو تو کیونکر منائین
ایکدن مل لو خدا جانے کہ پھر آئین نہ آئین

رات کی رات ہین مہمان سحر جاتے ہین

معجزہ عیسوی دکھلاؤگے کسدن صاحب
جان بلب ہون اجی فرماوگے کسدن صاحب
بات کو ہونٹ تلک لاؤ گے کسدن صاحب
منہ سے بولو ذرا کام آؤ گے کسدن صاحب

بات رہجاتی ہی اور دن تو گذر جاتے ہین

کسطرف کوچۂ جانان سے سفر کرتے ہین
کیا ہی دل کرتے ہین اور کیا ہی جگر کرتے ہین
جان کو خانۂ تن سے جو بدر کرتے ہین
تن مردہ سے مذاق آج سفر کرتے ہین

جان چھوڑے ہوئے دلدار کے گھر جاتے ہین

مسدس

ہر شب تھے شانہ کش کسی زلف نگار کے
اوس دن کے یاد تفرقے کب روزگار کے
ہر روز محو تھے رخِ آئینہ وار کے
بر آئین راتین ہجر کی دن انتظار کے

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اڑاتے تھے لیل و نہار کے

ہے یاد زلف و رخ سحر و شام روز و شب
پیش نظر ہے گردش ایام روز و شب
نے چین رات دن ہے نہ آرام روز و شب
مطلع یہی پڑھون ہو شین ناکام روز و شب

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اُڑاتے تھے لیل و نہار کے

وہ انجمن طلسم کی اور وہ پری کہان
چاندی کے برج سونے کی بارہ دری کہان
وہ زہرہ وش کہان ہے وہ جادوگری کہان
وہ دورۂ قِران وہ مہ و مشتری کہان

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اُڑاتے تھے لیل و نہار کے

اُس حور سے جدا ہین تو پریون سے کیا ملین
ہنسنا کسیکا یاد ہو گر بھول کر ہنسین
جلسے وہی نہین ہے تو کیا بیٹھین کیا اوٹھین
کیا روئین یاد کرکے وہ ہم اگلی صحبتین

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل و نہار کے

جانیکی خلوتون کی دلا کچھ نہ پوچھیے
جلسون کا لطف بہر خدا کچھ نہ پوچھیے

کیفیتین انٹھائی ہین کیا کچھ نہ پوچھیے
اب اُن دنون کا ہمسے مزہ کچھ نہ پوچھیے

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل ونہار کے

وہ ماہ رو تھا پیش نظر جس زمانہ مین
تھے ہمکنار شام وسحر جس زمانہ مین
تھا مہربان وہ رشک قمر جس زمانے مین
پہلو مین تھا وہ آٹھ پہر جس زمانے مین

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اُڑاتے تھے لیل ونہار کے

دن رات اوسکی زلف وجبین اپنے ہاتھ تھی
تھی رات دن مگر نہ یہہ دن تھا نہ رات تھی
وہ روز روز عید تھا شب شب برات تھی
اوس رات دن کی کیا کہین کچھ اور بات تھی

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل ونہار کے

ایام وصل ہوتے تھے کس رنگ سے بسر
افسانے حسن وعشق کے تھے شام اور سحر
رہتا تھا اوسکے پاے حنائی پہ اپنا سر
کیا گردش زمانہ کہین قصہ مختصر

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اوڑاتے تھے لیل ونہار کے

مت بھول لا نہین ہے وہ گلفام ساقیا
خالی دنون مین بھر کے نہ دے جام ساقیا
ملے یار دور سے کا نہ لے نام ساقیا
ہے آج کل شراب سے کیا کام ساقیا

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اڑاتے تھے لیل ونہار کے

سامان دل لگی کے سبھی کچھ ہین کیا نہین
جینے سے بدمزہ ہون مزہ زیست کا نہین

وہ جی نہین وہ دل نہین وہ دلربا نہین
فرقت مین روزگار کا اب کچھ مزا نہین

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اڑاتے تھے لیل ونہار کے

ہون منتظر اجل کا مین ہر شام ہر پگاہ
یارب شب فراق کی کب تک مین دیکھون راہ

طولانی فراق سے حالت ہوئی تباہ
دن ہجر کے بھی یون ہی گزر جائین جلسیو آہ

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اڑاتے تھے لیل ونہار کے

کیا جانین تیرے عشق کی تاثیر ہم دلا
ان گرم جوشیون سے تری ہمکو ہے گلا

وہان تو ہی جلدے یا اوسی جانی کو یان بلا
مطلع پہ پڑھکے صبح و مساجی کو مت جلا

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اڑاتے تھے لیل ونہار کے

دل مین بندھا ہی یار کی یکتائی کا سمان
موجود ہی وہ رات وہی دن وہی زمان

اکدم بھی بہت دور نہین ہی وہ جان جان
ای دل نہ زینہار یہ کرنا کہین گمان

وہ دن گئے زمانے گئے وصل یار کے

کیا کیا مزے اڑاتے تھے لیل و نہار کے

وصلت کی چھیڑ چھاڑ مین کیا لطف تھا مذاق
بوس و کنار مین تھا عجب ذائقہ مذاق

تھا ہر سخن مین ناز کی تازہ مزہ مذاق
کیا کہنا ان دنون کا بقول نوا مذاق

وہ دن لئے زمانے گئے وصل یار کے
کیا کیا مزے اڑاتے تھے لیل و نہار کے

تمت

قطعات تواریخ

تاریخ وفات نواب خان جہان خان مرحوم رئیس جاورہ

جان جہان محمد خان جہان خان نے
کی رحلت اس جہان سے رویا جہان سارا

از روی ہاسے کہے اسدم مذاق تاریخ
خان جہان جہانسے سوے جنان سدھارا
۱۲۹۵ ہجری

تاریخ فراغ علم مولوی سید عنایت احمد نقوی

کیا روشنی فضل مجید الدین سے
روشن ایک علم کا چراغ آج ہوا

سرسبز ہوا مطیع احمد کا پسر
غیرت دہ صد بہار باغ آج ہوا

پھولے پھلے شجر عنایت احمد
دل اپنا خوشی سے باغ باغ آج ہوا

فارغ ہوا علم سے جو وہ برخوردار
تاریخ مذاقؔ لکھ فراغ آج ہوا ۱۲۹۶

تاریخ وفات مولوی الہ یار شاہ صاحب مرحوم

عالم الہ یار شاہ ملک عدم کو گیا
علم حدیث و کتاب شہر میں معدوم ہے

بسکہ خوش اخلاق تھا عالم و صوفی حکیم
رحلت خوش خلق سے خلق بھی مغموم ہے

علم میں اے دل ہجرت الہ یار کی
یار کا سال وصال کچھ تجھے معلوم ہے

واصل رحمت ہوا جبکہ وہ حق گو مذاقؔ
رحمت حق نے کہا واعظ مرحوم ہے ۱۲۸۹ ہجری

تاریخ وفات جناب حافظ شاہ نصیر صاحب مرحوم

عالم اکبر حدیث و فقہ
ہے مفسر کبیر کی تاریخ

قطب لشکر گوالیار و کن
حافظ ملک گیر کی تاریخ

عاشق اہلبیت مصطفوی
قادریہ فقیر کی تاریخ

ذاکر پنجتن کا ذکر وصال
شاکر چار پیر کی تاریخ

جس سے روشن ہو حال ماہ و سال
ہے وہ روشن ضمیر کی تاریخ

سنہ ہجری ہوں بارہ سو اسّی ۱۲۸۰
ایسی ہو شیخ پیر کی تاریخ

صبح روز سہ شنبہ بست و ششم
ہے جماد اخیر کی تاریخ

لامکانی فقیر نے ہے سیر
شخص ہیوست وا پاؤ عالم گرد
ترک جان وجہان مین تھا بیمثل
ہو چکی موت قبل موت اوسے
جیتے جی مرچکا ہے وہ مغفور
ہاتف غیب سے سنی مغفور

ہے شہ نے سریر کی تاریخ
ہی جہان بین بصیر کی تاریخ
ہی یہ اُس بے نظیر کی تاریخ
کیا کہون زندہ پیر کی تاریخ
کیا مذاق اوس فقیر کی تاریخ
شاہ حافظ نصیر کی تاریخ

١٢٦٨

خاتمة الطبع

تاریخ مکان قاضی موسی رضا

بیت تاریخ بنا ربیت

مذاق جیسے مکین نے پوچھا بنا کی تاریخ کہیئے کیا ہی
صدا یہ آئی کون مکان ہے آئی مکان موسی رضا بنا ہی

تاریخ مسجد حلوائیان

سعی فخر الدین حلوائی سے خوب | بنگئی ہے مسجد ایک لطیف
مصرع تاریخ بنا کہیئے مذاق | وہ وہ ہی نقل بیت لطیف

قطعہ تاریخ طبع کلام مرشدی والی رحمۃ اللہ علیہ از بندہ محمد ایثار علی عفا اللہ عنہ

کلام مرشد برحق مذاق جان والیست
کہ در دنیا و دین شد مقتدا و رہنمائے ما
چو شد مطبوع بہر سال طبعش اینچنین گفتم
کلام رہنما و مقتدا و پیشوا ائے ما

١٣١٤ھ

صحت نامہ کتاب مستطاب کلام ولدار علی مذاق رحمۃ اللہ علیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	لسیند	سسیند	۲۸	۱۱	پیدبام	پیدابام	۵۰	۱	کوصاحب	کوتوصاحب
۱	۳	حمید	حمید ہو	۲۸	۱۶	محمود	ممدوح	۵۰	۱۴	خلوت خانہ نزا	جلوت خانہ نزا
۱	۶	احمد	صمد	۳۱	۶	آسے فنے	آئی	۵۱	۸	فطر	فطرہ
۳	۳	مشیر	مسیر	۳۲	۷	اخیرین	اخرین	۵۱	۱۳	مژدہ	مژد
۳	۱۰	بجتاہی سے ہی یہہ	بجتی سے ہوا یہی	۳۲	۷	اولین سب	اولین ہین سب	۵۳	۷	ٹوٹتا	ٹوٹتا
۳	۱۲	(ننثا)	انت	۳۳	۷	ہومومتون	مومنو	۵۵	۳	مرا	سرا
۵	۱۴	خسروا	خسروانہ	۳۳	۱۲	غلام الغیوب	علام الغیوب	۵۶	۴	بر	ہر
۶	۱۱	اتقی وشاہ نقی	تقی وشاہ نقی	۳۳	۱۵	صرف	حرف	۵۶	۱۰	پیہ	پیہ
۷	۱۵	مشا	کشا	۳۴	۶	جیش ولوا	جیش خدا	۵۸	۳	نہ پاہین	نہ پائی
۸	۱۷	ہوگا احسان	ہیگانہ احسان	۳۵	۱	تا	نا	۵۸	۴	توہی	ہی تو
۸	۱۷	ہین خدا	ہین ہو خدا	۳۵	۱۴	تام خدا	صل علے	۵۸	۷	صلوا بین	صلا بین
۱۰	۲۰	ایل	قابل	۳۶	۲	علیہ آل	علیہ وآل	۵۸	۱۰	لاامکان	لاکلام
۱۲	۵	کہ	کر	۳۶	۱۴	رد قبول	ورد قبول	۵۸	۱۶	فرشتے	تجہے فرشتے
۱۳	۵	اللہ	یا اللہ	۳۶	۱۵	یاس	یا یقین	۶۱	۵	ویتے	آویتے
۱۳	۸	معجزہ	معجزنے	۳۶	۷	جان تہمر	جان سے تپہر	۶۱	۴	سنی	بہنی
۱۴	۴	حق ہین	جی ہین	۳۷	۲	بندی	سندی	۶۲	۲	کی ہیر	کی ہی پہر
۱۴	۱۱	علم	علم	۴۲	۳	بر	ہر	۶۲	۵	تیاون کہتنک	تیاون کیونکر
۱۶	۹	و	وہ	۴۲	۱۷	کی	پر	۶۳	۱۲	اللہ	آلہ
۱۶	۹	محب و	محبو	۴۳	۱۵	تہ اسمان تک	تو اسمان ہین	۶۴	۱۴	نہ	تو
۱۸	۱۴	بجتے	جبش	۴۴	۸	خدا ایک	خدا ایک	۶۴	۱۶	ہی کام	کا ہی کام
۱۹	۴	چہرتے	جیبوستے	۴۵	۶	غلان	غلمان	۶۶	۱	ہون	ہو
۲۰	۱۴	نہیں	ہین	۴۵	۸	جہانسے	جہان سے	۶۷	۴	صاف	ہا صاف ہی
۲۲	۱۵	جانی ومالی	مالی وجانی	۴۵	۱۲	سوق	شرق	۶۸	۳	کوہی	ہی کو
۲۳	۳	سبیح الاولین	بریح اولین	۴۵	۱۵	خرخ	چرخ	۶۹	۷	ور	اور
۲۵	۱	ہیر	ہیر	۴۷	۹	صنور	حضور	۷۰	۴	خمسہ بر غزل	مخمس
۲۶	۸	آپ کی	آپ ہی کی	۴۷	۴	اسم اچہا	اسم اعظم	۷۰	۲	مین	
۲۷	۱	تحال	حال	۴۹	۵	قران	قرآن	۷۳	۴	اللہ سے	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۷	۲	حمیدہ کا	حمیدہ کی
۱۹۸	۷	ذی الحجہ	ذی الحج
۲۰۳	۱۲	ہم ارا ت	تم اراوت ہو
۲۰۵	۵	غرب	عرب
۲۰۵	۶	دیکھتا	دیکھنا
۲۰۶	۲	یا	و
	۱۴	مرگان	مژگان
[illegible]	۱۶	سہارے بترے	سہارے سے تیرے
[illegible]	۳	کلبر ہی	کلیری
۲۱[illegible]	۱۵	رہبر ہی	رہبری
۲۱۱	۱	بہاوالدین	بہاء دین
۲۱۲	۱۶	نیکھو	دیکھوت
۲۱۷	۸	جدر	جدریا
۲۱۸	۱۷	جنبر	جنبر
۲۲۰	۵	ہجر	شجر
۲۲۱	۲	ہی	جی
۲۲۱	۲	کا ہووے	ہووے
۲۲۱	۱۰	ہعس	ہوں
۲۲۲	۶	پیہ ستاک	پیہ پیشاک
۲۲۳	۷	ہیم رہے	غم رہے
۲۲۳	۱۶	دیدرالمدین	وہ بدرالدین
۲۲۴	۵	مستعبون	مستفیضون
۲۲۵	۷	اوس	ہون اوس
۲۲۵	۱۵	بدرجی	بدر جبرچے
۲۲۵	۱۶	دوادو	دادو
۲۲[illegible]	۵	بھیری	تری
۲[illegible]	۵	ربکب	اک
	۱۱	حشم	جسم
۲۲۵	۹	ظاہر باطن	طاہر باطن
۲۲[illegible]	۱۳	عطار	عطا
۲[illegible]	۱۲	خدا	خدا ہو
۲۲۶	۳	بتول	بتول و

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۹	۷	حمد وثنا	حمد وثنا
۲۲۹	۷	مصفی	مصطفی
۲۲۹	۹	ذوالعدر	ذوالعلا
۲۲۹	۱۴	انبار	ایتار
۲۲۹	۱۳	ہر دم	ہر دم رکھے
۲۳۰	۷	حسن عاقبت	حسن عاقبت
۲۳۲	۱۰	مذاق علی	ولدار علی
۲۳۲	۱۲	پہی	بہی
۲۳۲	۱۵	غفو	عفو
۲۳۳	۴	شیخ معروف	خواجہ معروف
۲۳۳	۷	حضرت زراق	سید رزاق
۲۳۳	۸	انیرجی	انیرچی
۲۳۴	۷	یاروان	یار دلن
۲۳۴	۹	ہین خدا	ہین ظل خدا
۲۳۴	۱۲	فرید الدین سکر	فرید الدین شکر
۲۳۶	۳	فرید الدین سکر	فرید الدین شکر
۲۳۶	۶	نما	ما
۲۳۶	۷	ما	خدا
۲۳۶	۱۳	مہدی	مہندی
۲۳۶	۱۵	معین الدین	معین الدین چشتی
۲۳۶	۱۷	عبدالق	عبدالحق
۲۳۷	۱۶	لگانہ نہ	لگانہ
۲۳۷	۱۷	حام	جام
۲۴۰	۱	طرفا	طرفہ
۲۴۲	۳	گمان	گمان ہو
۲۴۲	۹	سر مگین	شرمگین
۲۴۲	۱۲	بڑا دیا	بڑیا دیا
۲۴۳	۸	نقش پا	نقش پا
۲۴۵	۲	پوچھنا	پوچھیا
۲۴۵	۴	پیغام	پیام
۲۴۵	۹	شیفتہ ہی	نہ شیفتہ ہی
۲۴۵	۱۷	مزار	نگار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۸	۲	زندون	رندون
۲۴۸	۱۴	متقال	متقابل
۲۴۸	۱۶	سے روضہ	سے زیادہ
۲۴۹	۲	خندان آیا	خندان ہوا
۲۵۰	۳	اللہ ورسول	اللہ رسول
۲۵۰	۱۱	سرادانہ	نیا دانہ
۲۵۰	۱۳	رنگوانا	رنگ لانا
۲۵۰	۱۵	ہوا ہی	ہوا سے
۲۵۱	۶	رنگ ہین	رنگ اے
۲۵۱	۱۵	دلنے	دلی
۲۵۲	۱۶	بایندہ	گوندہ
۲۵۳	۹	مشتری ماہ	مشتری وماہ
۲۵۳	۱۱	اسکو	اوسکو
۲۵۳	۱۶	لعل وہین	لعل ہین
۲۵۳	۱۷	دکھلا تو	دکھا تو
۲۵۴	۱۱	پوشاک	پوشاک
۲۵۴	۱۵	کی کرن	کی ہجران
۲۵۵	۲	کا ہی	کی ہی
۲۵۵	۴	بھولے بھولے	بھولے کے بجالے
۲۵۵	۴	شاہ دین	سادہ ہین
۲۵۵	۱۳	سبو	سبیل
۲۵۷	۱	رونگی	رند ونجی
۲۵۷	۳	بیہوش	مینوش
۲۶۰	۱۳	پوچھتا	پوچھنا
۲۶۲	۶	چھپے ہو	
۲۶۴	۱۳	کسدن	کب تک
۲۶۴	۱۵	مین	ہین
۲۶۵	۴	حدا	خدا
۲۶۵	۸	یون	جیون
۲۶۵	۱۰	جیبے	بتیجے
۲۶۵	۱۷	رہ گے	[illegible]
۲۷۰	۴	العد	الغد